



سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2007



سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2007

بدھ 28، جمعرات، 29-مارچ 2007  
(یوم الاربعاء، 8، یوم الخمیس 9-ربیع الاول 1428ھ)

چودھویں اسمبلی: اتنیسواں اجلاس

جلد 29: شماره جات 1 تا 2

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اتیسواں اجلاس

بدھ، 28-مارچ 2007

جلد 29: شماره 1

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1 -----	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-1
3 -----	ایجنڈا	-2
5 -----	ایوان کے عہدیدار	-3
11 -----	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-4
12 -----	چیئرمینوں کا پینل	-5
	ڈی پی او اوکاڑہ کی جانب سے جناب محمد اشرف خان سوہنا ایم پی اے	-6

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
13	کی گرفتاری کی اطلاع	
14	پوائنٹ آف آرڈر اپوزیشن کی جانب سے دی گئی ریکوزیشن کو جعلی قرار دینا سوالات (حکمہ خوراک اور ماہد ادا بہی)	7-
40	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	8-
61	کورم کی نشاندہی	9-
61	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	10-
70	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	11-
	تحریر استحقاق	
98	وکلاء کے ساتھ اظہارِ بیعتی کرنے پر لاہور پولیس کا معزز ممبران سے ناروا سلوک	12-
99	ایس ایچ او تھانہ صدر جہلم اور ایس ایس پی جہلم کی جانب سے معزز رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹے مقدمہ کا اندراج	13-
100	ڈی او کالج راولپنڈی اور پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نفسیاتی آمیز رویہ	14-
105	جمخانہ مال روڈ لاہور کی انتظامیہ کا معزز رکن اسمبلی کو کلب کے اندر جانے سے روکنا	15-
106	ڈی او (آر) اوکاڑہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ (--- جاری)	16-
	تحریر التوائے کار	
109	لوہاری گیٹ لاہور کی میڈیکل مارکیٹ میں سرکاری ہسپتال سے چوری ہونے والی ادویات کی برآمدگی	17-

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18-	چائلڈ لیبر کے خلاف قانون سازی اور انہیں ماہانہ مالی امداد دینے کا مطالبہ	116
19-	لاہور اور راولپنڈی کی فیکٹریوں کا دریائے راوی اور نالہ لئی میں ہزاروں ٹن مضر صحت waste کا پھینکنا	117
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
20-	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000-1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	118
	رپورٹیں (توسیع)	
21-	تحریر استحقاق نمبر 71,72/2004،	
	3,5/2007 اور 2,32,33,34,37,51/06 کے بارے میں	
119	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
22-	تحریر استحقاق نمبر 38-58/05 اور	
	1,9,11,28,29,30,41,43,44,46/06	
120	کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	
	رپورٹیں (توسیع)	
23-	نشان زدہ سوال نمبر 8671 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز	
121	کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	
24-	تحریر استحقاق نمبر 6/06 کے بارے میں سب کمیٹی فنانس	
122	کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	
25-	مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	123 -----
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
26-	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب (اراکین کی تنخواہیں، الاؤنسز اور مراعات) مصدرہ 2007	124 -----
	جمعرات، 29- مارچ 2007	
	جلد 29: شماره 2	
27-	ایجنڈا	127 -----
28-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	129 -----
	پوائنٹ آف آرڈر	
29-	حکومت کے ایماء پر اوکاڑہ پولیس کا معزز رکن اسمبلی کو جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کرنا	130 -----
	سوالات (محکمہ زراعت)	
30-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	140 -----
31-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	166 -----
	توجہ دلاؤ نوٹس	
32-	فیروز والا میں محنت کش کے تین سالہ بیٹے کا اغواء اور قتل	192 -----
	پوائنٹ آف آرڈر	
33-	مولانا شبیر ہاشمی پر ناجائز مقدمات ختم اور انہیں رہا کرنے کا مطالبہ	193 -----
	تحریر استحقاق	

34-	وکلاء کے ساتھ اظہارِ تکجہتی کرنے پر لاہور پولیس کا معزز اراکین اسمبلی سے ناروا سلوک (۔۔۔ جاری)	196
	نمبر شمار	مندرجات
35-	تھانہ وارث خان (راولپنڈی) پولیس کا معزز رکن اسمبلی کے دفتر پر ناجائز چھاپہ	203
36-	مجسٹریٹ (اوکاٹھ) کا بلا وارنٹ گرفتاری معزز رکن اسمبلی کو گرفتار کرنا	204
37-	اجلاس بلانے کے لئے اپوزیشن کی ریکوزیشن پر وولنگ محفوظ ہونے کے باوجود وزیر قانون کا کانفرنس منعقد کرنا	206
	تحریر کے لئے	
38-	تھیٹر ڈراموں میں ذومعنی جملے اور فحاشی	212
39-	چائلڈ لیبر کے خلاف قانون سازی اور انہیں ماہانہ مالی امداد دینے کا مطالبہ (۔۔۔ جاری)	216
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
40-	مسودہ قانون (ترمیم) (انضباط) فروخت اراضی بذریعہ ترقیاتی ادارہ جات مصدرہ 2007	219
41-	کورم کی نشاندہی	222
42-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	224
43-	انڈکس	





1

## اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

**No.PAP-Legis-1(112)/2007/905. 21<sup>st</sup> March, 2007.** The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Ch Muhammad Afzal Sahi**, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 28 March 2007, at 3:00 p.m. in the Assembly Chambers, Lahore.

**Dated Lahore the  
SAHI  
21<sup>st</sup> March 2007**

**MUHAMMAD AFZAL  
SPEAKER”**

ایجنڈا  
برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب  
منعقدہ، 28-مارچ 2007  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات

(محکمہ خوراک اور آمداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب (اراکین کی تنخواہیں،

الائسنس اور مراعات) مصدرہ 2007

## صوبائی اسمبلی پنجاب

### 1- ایوان کے عہدیدار

- 1- جناب سپیکر : چودھری محمد افضل ساہی  
 2- جناب ڈپٹی سپیکر : سردار شوکت حسین مزاری  
 3- قائد ایوان : چودھری پرویز الہی  
 4- قائد حزب اختلاف : جناب قاسم ضیاء

### 2- چیئر مینوں کا پینل

- 1- ملک نذر فرید کھوکھر : ایم پی اے، پی پی-192  
 2- چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) : ایم پی اے، پی پی-228  
 3- ملک جلال دین ڈھکو : ایم پی اے، پی پی-222  
 4- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : ایم پی اے، ڈبلیو-338

## 3- کابینہ

- (1) گروپ کینیڈن (ر) مشتاق احمد کیانی : وزیر ٹینجمنٹ و پیشہ ورانہ ترقی
- (2) کرنل (ر) شجاع خانزادہ : وزیر سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی امپلی مینٹیشن  
اینڈ کوآرڈینیشن
- (3) کرنل (ر) ملک محمد انور : وزیر کوآپریٹو
- (4) جناب مناظر حسین رانجھا : وزیر کالونیز
- (5) چودھری عامر سلطان چیمہ : وزیر آبپاشی
- (6) جناب گل حمید خان روکھڑی : وزیر ریونیو، ریلیف اینڈ کنسالیدیشن
- (7) جناب محمد سبطین خان : وزیر کالمنی و معدنیات
- (8) جناب سعید اکبر خان : وزیر جیل خانہ جات
- (9) ڈاکٹر محمد شفیق چودھری : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (10) چودھری ظہیر الدین خان : وزیر مواصلات و تعمیرات / انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ \*
- (11) ڈاکٹر اشفاق الرحمن : وزیر جنگلات
- (12) محترمہ آشفہ ریاض فقیانہ : وزیر ترقی خواتین
- (13) چودھری محمد اقبال : وزیر صحت / ایس اینڈ جی اے ڈی \*
- (14) ڈاکٹر سہیل ظفر چیمہ : تجارت و سرمایہ کاری
- (15) راناشمشاد احمد خان : وزیر آبکاری و محصولات
- (16) چودھری شوکت علی بھٹی : وزیر ثقافت و امور نوجوانان
- (17) جناب محمد بشارت راجہ : وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی / انسانی وسائل  
اضافی چارج قانون و پارلیمانی امور داخلہ / جنگلی
- (18) میاں عمران مسعود : وزیر تعلیم

حیات \*

- (19) جناب محمد اجمل چیمہ : وزیر صنعت  
 (20) سید اختر حسین رضوی : وزیر زرعہ مارکیٹنگ  
 (21) جناب ارمان سبجانی : وزیر قوت برقی

\* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB.II/2-3/2002 مورخہ 9 جنوری 2005ء وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ  
 محکمہ جات برائے اجلاس (28 تا 29 مارچ 2007) تفویض کئے گئے۔  
 دیگر

7

- (22) سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور  
 (23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید : وزیر خصوصی تعلیم  
 (24) جناب عبدالعلیم خان : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی  
 (25) میاں محمد اسلم اقبال : وزیر سیاحت  
 (26) سردار حسن اختر موکل : وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ  
 (27) سید رضا علی گیلانی : وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی  
 (28) جناب محمد معین الدین ریاض قریشی : وزیر سپورٹس  
 (29) رانا محمد قاسم نون : وزیر محنت و انسانی وسائل  
 (30) جناب حسین جمانیاں گردیزی : وزیر خوراک  
 (31) جناب محمد ارشد خان لودھی : وزیر زراعت  
 (32) جناب غلام محی الدین چشتی : وزیر / چیف ڈھپ / ٹرانسپورٹ  
 (33) سردار حسنین بہادر دریشک : وزیر خزانہ  
 (34) سید ہارون احمد سلطان بخاری : وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ  
 (35) میاں خادم حسین وٹو :  
 المعروف محمد اختر خادم : وزیر زکوٰۃ و عشر  
 (36) جناب محمد اعجاز شفیع : وزیر بیت المال  
 (37) مخدوم اشفاق احمد : وزیر انسانی حقوق

- (38) سردار محمد درعمیہ خان فیاض : وزیر ماہی پروری  
 (39) محترمہ نسیم لودھی : وزیر بہبود آبادی  
 (40) ڈاکٹر انجم امجد : وزیر تحفظ ماحولیات  
 (41) محترمہ جوئس روہین جوئس : وزیر اقلیتی امور

\* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB.II/2-3/2002 مورخہ 9۔ جنوری 2005 وزیر کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ  
 محکمہ جات برائے اجلاس (28 تا 29 مارچ 2007) تفویض کئے گئے۔  
 دیگر

8

#### 4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

- (1) چودھری محمد کامران علی خان : مال  
 (2) راجہ راشد حفیظ : مقامی حکومت و دیہی ترقی  
 (3) جناب اعجاز حسین فرحت : ہاؤسنگ، شہری ترقی  
 (4) سید محمد تقلید رضا\*  
 (5) چودھری نذر حسین گوندل : تعلیم  
 (6) ڈاکٹر ملک مختار احمد بھر تھ\*  
 (7) ملک محمد آصف بھا : بیت المال  
 (8) جناب محمد وارث کلو : کالونیز  
 (9) چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) : لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ  
 (10) جناب محمد قمر حیات کاٹھیا\* :

- (11) بریگیڈیر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) : صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی
- (12) حاجی مدثر قیوم نہرا : ماہی پروری
- (13) چودھری خالد اصغر گھرال : سپورٹس
- (14) چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ : قانون
- (15) مس حمیدہ وحید الدین : خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
- (16) جناب محمد عارف گوندل چوآنہ : ایس اینڈ جی اے ڈی
- (17) لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس : مواصلات و تعمیرات
- (18) بیگم ربیحانہ جمیل \*
- (19) جناب محمد شعیب صدیقی : انفارمیشن
- (20) جناب اعجاز احمد سیہول : آبکاری و محصولات
- (21) جناب جاوید منظور گل : کانکشن و معدنیات
- (22) آغا علی حیدر : ثقافت و امور نوجوانان
- (23) ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ) : اشتغال

\* بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722 مورخہ 7- اگست 2003 پارلیمانی بیکر ٹریڈ مقرر کئے گئے۔

9

- (24) ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ) : پارلیمانی امور
- (25) دیوان اخلاق احمد : آبپاشی
- (26) رائے منصب علی : کوآپریٹوز
- (27) جناب محمد عامر اقبال شاہ : محنت و انسانی وسائل
- (28) جناب طاہر حسین خان ملیزئی : خصوصی تعلیم
- (29) ملک محمد اجمل جوینیہ : پنجاب ایسپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن
- (30) جناب ولایت شاہ کھلگہ : زراعت

- (31) جناب آفتاب احمد خان : ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (32) چودھری وحید اصغر ڈوگر : پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- (33) جناب جاوید اقبال خان کھچی : جنگلات
- (34) سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
- (35) جناب طارق احمد گورمانی : جنگلی حیات
- (36) ملک جواد کامران کھر\* :
- (37) میاں امتیاز علیم قریشی : زکوٰۃ و عشر
- (38) ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی، آئی۔ اینڈ سی
- (39) جناب اللہ وسایا عرف چنوں خان لغاری : سیاحت اور ترقی تفریحی
- (40) سید محمد قائم علی شاہ : مذہبی امور و اوقاف
- (41) ملک اللہ بخش سمتیہ : ٹرانسپورٹ
- (42) مہر فضل حسین سمر : جیل خانہ جات
- (43) جناب احمد نواز : ریلیف
- (44) ڈاکٹر محمد افضل\* :
- (45) سید نذر محمود شاہ\* :
- (46) جناب محمود احمد : خوراک
- (47) بیگم زینت خان : ترقی خواتین
- (48) ڈاکٹر فرزانہ نذیر : صحت

\* بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 4-62/2003/2722 مورخہ 7- اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

- (49) محترمہ لبنی طارق : سیاحت
- (50) سیدہ بشری نواز گردیزی : امور داخلہ
- (51) محترمہ شملارا ٹھور : سماجی بہبود



- (52) محترمہ سعدیہ ہمایوں : تحفظ ماحولیات
- (53) محترمہ روبینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ) : ٹیوٹا (TEVTA)
- (54) محترمہ زاہدہ سرفراز : بہبود آبادی
- (55) مس نگہت سلیم خان : ہائر ایجوکیشن
- (56) مس شگفتہ انور : انٹی کرپشن
- (57) مسز نیئر تقی لون : قوت برقی
- (58) جناب پیٹرک جیکب گل : اقلیتی امور

## 5- ایڈووکیٹ جنرل

ایم آفتاب اقبال چودھری

## 6- ایوان کے افسران

- (1) سیکرٹری اسمبلی : جناب سعید احمد
- (2) ایڈیشنل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جویمہ
- (3) ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلیکیشن) : جناب عنایت اللہ لک
- (4) ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) : مقصود احمد ملک

## صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا اسیسواں اجلاس

بدھ، 28- مارچ 2007

(یوم الاربعاء، 8- ربیع الاول 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 10 منٹ

پر زیر صدارت

جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہاہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمٰوٰتِ مَآءً  
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الشَّجَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفَلَکَ لِتَجْرِیَ  
فِی الْبَحْرِ یَاْمُرُۃً وَّسَخَّرَ لَكُمْ الْاَنْهٰرَ ۝۳۲ وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ وَ  
القَمَرَ دٰیْبِیْنَ وَّسَخَّرَ لَكُمْ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝۳۳ وَاَنْتُمْ مِّنْ کُلِّ مَا  
سَالْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعَدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصَوْنَ اِنَّ الْاِنْسَانَ  
لَظَلُوْمًا کَفٰرًا ۝۳۴

سورة ابراهيم آیات 32 تا 34

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا (32) اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا (33) اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکر ہے (34)

وما علینا الا البلاغ ۝

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

### چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

- 1- ملک نذیر فرید کھوکھر، ایم پی اے پی پی۔ 192
  - 2- چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے پی پی۔ 228
  - 3- ملک جلال دین ڈھکو، ایم پی اے پی پی۔ 222
  - 4- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، ایم پی اے ڈبلیو۔ 338
- شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ہمارے معزز ایم پی اے، محمد اشرف خان سوہنا، جن کا تعلق اوکاڑہ سے ہے، وہ Arrest ہوئے ہیں۔ میں ان کے Arrest Order پڑھنا چاہتا ہوں۔ جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر: رولز کے مطابق ہمارے پاس اس حوالے سے جو اطلاع آئی ہے، آرڈر آئے ہیں وہ میں نے ہاؤس میں پڑھنے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وہ تین مرتبہ گرفتار ہوئے ہیں لہذا آپ تینوں آرڈر پڑھ دیں۔

ڈی پی او اوکاڑہ کی جانب سے جناب محمد اشرف خان سوہنا ایم پی اے  
کی گرفتاری کی اطلاع

جناب سپیکر: رانا صاحب! پہلا آرڈر میں نے پڑھ دیا تھا، اس روز آپ واک آؤٹ کر گئے تھے۔  
DPO Okara, vide his letter No. 4709, dated 27-3-2007, has  
communicated intimation about arrest of Mr. Muhammad Ashraf Khan  
Sohna, MPA(PP-190), as required under rule 77 of Rules of Procedure of  
Provincial Assembly of the Punjab 1997. The intimation is read as under:-

I have the honour to inform you that I have found it my duty,  
in the exercise of my powers under section 54 of the Criminal  
Procedure Code 1898 to direct Mr. Muhammad Ashraf Khan  
Sohna, Member of the Provincial Assembly, Punjab be  
arrested in case FIR No.64 dated 13-2-2007 under section  
506 PPC PS A division, Okara.

Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohnha, Member of the  
Provincial Assembly of the Punjab was accordingly arrested  
at 08:00 PM (time) on 25-03-2007 and is at present lodged in  
the Central Jail District Sahiwal.

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے بچوں کی طرف سے شیم شیم کے نعرے لگائے گئے)

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، فرمائیے!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے آرڈر پڑھا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اشرف سوہنا صاحب  
کو یہ تیسری دفعہ گرفتار کیا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

اپوزیشن کی جانب سے دی گئی ریکوزیشن کو جعلی قرار دینا

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف صاحب سے معذرت چاہتے ہوئے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان کا خطاب سر آنکھوں پر، وہ بات کریں گے ہم بالکل انشاء اللہ تعالیٰ اطمینان سے سنیں گے لیکن یہ ایک technical معاملہ ہے جس پر میں اس وقت بات کرنا چاہتا ہوں۔ جب قائد حزب اختلاف بات کریں تو کم از کم اس ہاؤس کو in order ہونا چاہئے۔ اگر یہ ہاؤس in order نہ ہو تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری بات irrelevant ہو جاتی ہے، پھر ان کے بات کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ میں irrelevant اس حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ موجودہ اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر طلب کیا گیا ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ یہ اپوزیشن کا حق بنتا ہے۔ وہ جب چاہیں اجلاس ریکوزیشن کریں اس کے لئے مطلوبہ تعداد کو پورا کریں اور اجلاس بلائیں۔ آج ہاں میں سب سے پہلے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے genuinely requisition آئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے حکومتی پنچوں کے ممبران ان کے کورم کو پورا کریں گے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! ہمارا کورم پورا ہے، آپ چیک کروالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! میں تو کورم کی بات ہی نہیں کر رہا۔ میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر کورم نہ بھی ہو تو ہم پورا کروائیں گے لیکن میرا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ جو ریکوزیشن اس اجلاس کے لئے دی گئی ہے وہ جعلی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اپنے الفاظ دہرانا چاہتا ہوں کہ جو ریکوزیشن دی گئی ہے وہ جعلی ہے۔ میں پھر تیسری دفعہ دہرانا چاہتا ہوں کہ جو ریکوزیشن دی گئی ہے وہ جعلی ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جھوٹ، جھوٹ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ ریکوزیشن میرے ہاتھ میں ہے۔ اب میں جب جعلی کہہ رہا ہوں تو میں کسی بنیاد پر ہی اسے جعلی کہہ رہا ہوں۔ میں کوئی زبانی بات نہیں کر رہا۔ میں قواعد و

ضوابط کے مطابق، باقاعدہ ایک document کی بنیاد پر یہ بات کر رہا ہوں۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے صرف ایک لمحے کے لئے کہوں گا۔ چونکہ ارشد محمود گو صاحب بات کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور بات کریں لیکن میں یہ شرط رکھنا چاہتا ہوں کہ اگر اپوزیشن اس بات کو چیلنج کرتی ہے کہ یہ جعلی نہیں ہے تو یہ پہلے اسے چیلنج کریں میں پھر اسے جعلی ثابت کرتا ہوں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ثابت کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: آپ بات کریں میں پھر ثابت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ارشد محمود گو صاحب!

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! آپ اس اسمبلی کی ساڑھے چار سالہ تاریخ ملاحظہ فرمائیں۔ راجہ بشارت صاحب ہمارے بڑے قابل احترام اور محترم بھائی ہیں لیکن میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اسمبلی کے پہلے دن سے لے کر آج تک [\*\*\*\*\*]

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! ہم نے سیکرٹری کو ریکورڈیشن دی ہے اور جناب نے اس ریکورڈیشن پر اجلاس طلب کیا ہے۔ اگر وہ دستخط جعلی تھے یا وہاں پر کوئی ایسی بات تھی تو انھیں آپ کے علم میں لانا چاہئے تھا۔ راجہ صاحب!۔۔۔ ذرا گل سن لو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے تو دستخطوں کے الفاظ بھی استعمال نہیں کئے۔ میں تو یہ گستاخی کر ہی نہیں سکتا۔ میں تو ایک گنہگار انسان ہوں اور آپ پر ہیرنگار ہیں اور میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں قطعی طور پر نہیں کہہ رہا کہ آپ جعل سازی کر سکتے ہیں۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ جعلی ہے۔ میں نے دستخط جعلی ہونے کی تو بات ہی نہیں کی۔

معزز ممبران: کیا جعلی ہے؟

\* بحم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں بتا دوں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس ریکوزیشن پر ایسے شخص کے دستخط موجود ہیں جو اس ایوان کا ممبر نہیں ہے۔ رانا تجمل نام کا شخص اس ایوان کا ممبر ہے؟

معزز ممبران حزب اقتدار: جی، No

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! رانا تجمل کے اس ریکوزیشن پر دستخط موجود ہیں۔ یہ جعلی نہیں تو اور کیا ہے؟ میں نے یہ ایک مثال دی ہے۔ آج میں چاہوں گا کہ اس ہاؤس کی کمیٹی بنے اور ہم جعلی سازی کرنے والوں کے خلاف ریفرنس لے کر آئیں گے۔ ریکوزیشن میرے ہاتھ میں ہے آئیں بات کریں۔ اس پر میرے ساتھ بات کریں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہم راجہ صاحب کا یہ چیلنج قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ یہ جعلی دستخط ہوئے ہیں ہم یہ چیلنج بھی قبول کرتے ہیں اور ہم یہ چیلنج بھی قبول کرتے ہیں کہ راجہ صاحب نے اس اسمبلی میں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! چودھری صبغت اللہ صاحب اور دوسرے سارے ہمارے بھائی ہیں یہ ذرا بڑے ٹھنڈے دل سے سن لیں۔

جناب سپیکر: پلیز سن لیں۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ رانا تجمل نامی شخص کے دستخط اس ریکوزیشن پر موجود ہیں۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کی کمیٹی بنی چاہئے اور انکو آڑی ہونی چاہئے۔



جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! لیکن اس issue پر ہی نہیں بلکہ آج تک اس ہاؤس میں جتنے جھوٹ اور غلط بیانیاں ہوئی ہیں ان پر بھی انکوائری ہونی چاہئے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت صبر کے ساتھ ہماری بات سنتی۔۔۔

جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔ (نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب! آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ (نعرے بازی)

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! اگر ان میں ذرا بھی جمہوری روایات ہیں تو یہ میری بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آپ نے تو مجھے موقع دیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ تو کھسیانی بلی کھمبانو ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کون جھوٹا

ہے؟ میں تو ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ آج اپنے گریبان میں منہ ڈالیں تو آپ

کو ڈوب مرنے چاہئے، ڈوب مرنے چاہئے، ڈوب مرنے چاہئے۔ میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس

وقت صورتحال یہ ہے کہ میں نے ایک قانونی نکتہ اٹھایا ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: یہ غلط ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: غلط ہے تو اسے آپ نے غلط ثابت کرنا ہے میں نے نہیں۔ یہ جو

document میرے پاس ہے یہ میرا ذاتی نہیں ہے بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے authentic

document مجھے ملا ہے۔ میں نے اس بنیاد پر بات کی ہے۔ کیا یہ بھی جھوٹ ہے؟ اب میں دوسری بات کرتا

ہوں کہ رانا آفتاب صاحب میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں وہ بہت با اصول انسان ہیں بعض اوقات بہت

آئین اور قانون کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ وہ حلفاً بتادیں کہ اس document پر ان کے دستخط موجود

ہیں؟ نہیں ہیں، نہیں ہیں، نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نکتہ ذاتی وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ آپ کے دستخط موجود ہیں؟ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں کہتا ہوں کہ جھوٹ ہے۔ آپ کہیں کہ جھوٹ ہے تو میں تسلیم کرتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ مجھے موقع ہی نہیں دے رہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جھوٹ کو کیا موقع دیں۔ آپ کے دستخط نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am on a point of personal clarification.

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am on a point of personal clarification! جب یہ

ریکوزیشن دی گئی ہے تو میں نے اس وقت دستخط کئے ہیں اور میں خود رانا ثناء اللہ خان اور قاسم ضیاء صاحب

کے ساتھ سیکرٹری صاحب کے پاس گیا ہوں۔ اس سے بڑی کیا بات ہوتی ہے، کیا میں نے دستخط نہیں کئے ہوں

گے؟ انھوں نے دوسری بات کی ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں on oath کہتا ہوں کہ انھوں نے دستخط نہیں کئے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے on oath کہا ہے کہ جب ریکوزیشن دی گئی ہے اس وقت میں

ساتھ تھا اور دستخط کر کے گیا ہوں اور after Press Conference گیا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں on oath کہتا ہوں کہ ان کے دستخط موجود نہیں ہیں۔ میں قسم کھا کر

کہتا ہوں کہ ان کے دستخط موجود نہیں ہیں۔ رانا صاحب! کیوں جھوٹ بولتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان: راجہ صاحب! آپ بنک آفیسر نہیں ہیں کہ آپ میرے دستخط چیک کرتے ہیں۔ میں کہتا

ہوں کہ یہ میرے دستخط ہیں؟ How can you say? کہ یہ میرے دستخط نہیں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! بات ختم ہو گئی۔ یہ فیصلہ ہو گیا۔ رانا آفتاب

صاحب کا کہنا یہ ہے کہ انھوں نے دستخط کئے ہیں اور میں کون ہوتا ہوں دستخط چیک کرنے والا؟ میں کہتا ہوں کہ

دستخط ہیں ہی نہیں۔ ہیں ہی نہیں۔ انھوں نے دستخط کئے ہی نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انھوں نے eraze کر دیئے ہیں۔ میں نے تو کئے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! تشریف رکھیں، میں آپ کو موقع دوں گا۔ شیخ صاحب! آپ بھی ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بھی موقع دوں گا آپ پہلے میری بات تو سن لیں۔ رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ رانا صاحب وزیر قانون صاحب یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ کے دستخط نہیں ہیں اور کسی اور نے آپ کے دستخط کئے ہیں۔ جو ریکورڈیشن اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اس میں آپ کے نام کے آگے کسی کے بھی دستخط نہیں ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جب آپ نے یہ ریکورڈیشن جمع کروائی اس وقت سیکرٹری کے آفس میں آپ تشریف لے کر گئے تھے۔ سیکرٹری اسمبلی نے مجھے بتایا تھا لیکن اسی وقت سیکرٹری اسمبلی نے مجھے آکر بتایا اور وہ ریکورڈیشن بھی دکھائی جس پر آپ سب کے دستخط ہیں میں نے خود دیکھا کہ اس میں آپ کے نام کے آگے بالکل خالی جگہ تھی اور وہاں پر دستخط نہیں تھے۔ وہ یہ چیلنج نہیں کر رہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

رانائثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! میں عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔ رانا صاحب آرڈر پلیز۔۔۔ (قطع کلامیاں)

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ کی بھی اور محترم وزیر قانون صاحب کی بھی اس بارے میں توجہ چاہوں گا۔ معاملہ یہ ہے کہ یہ آپ کا استحقاق ہے آپ کے آفس کا استحقاق ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جو معاملات بھی ہوتے ہیں ان کے متعلق اگر کسی نے بات کرنی ہو تو

وہ آپ کے چیئرمین میں جا کر بات کرے۔ یعنی اسمبلی سیکرٹریٹ کے متعلق ہاؤس میں بات کرنے کی روایت نہیں ہے۔ یہ ایک privilege اور honour ہے جو آپ کے آفس کے ساتھ attach ہے مجھے انتہائی افسوس ہے کہ وزیر قانون نے جو معاملہ آپ کے سیکرٹریٹ سے متعلق ہے اور اس معاملے کو انہوں نے یہاں ہاؤس میں discuss کرنا شروع کیا۔ بات یہ ہے کہ ریکوزیشن اپوزیشن نے جمع کروادی۔ جمع کروانے کے بعد اس کے اوپر دستخط کس کے ہیں یہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور آپ کے آفس نے determine کرنا ہے کہ کتنے دستخط ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے۔ رولز کے مطابق requirement ہے اور اس کے مطابق جب آپ کے آفس نے اس ریکوزیشن کو اس قابل سمجھا اور انہوں نے آپ کو اس بات کی advice بھیجی کہ آپ اس پر اجلاس summon کریں اور آپ نے اجلاس summon کر لیا اور اگر اس معاملے کو انہوں نے اٹھانا ہی تھا تو یہ آپ کے چیئرمین میں اٹھاتے۔ یہ ایک وزیر قانون کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اس طرح سے رولز کی violation کرتے ہوئے Chair کے conduct کو اس ہاؤس میں discuss کرے۔

آپ اس پر مجھے رولنگ دیں کہ یہ معاملہ in House discuss ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اقبال صاحب!۔۔ (قطع کلامیاں)

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہوں گا کہ لاء منسٹر صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر دو اعتراضات اٹھائے ہیں اور دونوں قانون اور ضابطے کے مطابق اٹھائے ہیں کہ ایک تو وہ صاحب ہیں جو اسمبلی کے ممبر ہی نہیں ہیں اور ان کے دستخط ہو گئے ہیں اور دوسرا اعتراض انہوں نے رانا آفتاب احمد خان صاحب کے بارے میں اٹھایا ہے کہ ان کے دستخط موجود نہیں ہیں۔ دو چیزیں ریکارڈ کے مطابق آپ نے دیکھنی ہیں

اور You are the best judge sir.

خاص طور پر اسمبلی کا ایک ممبر اڑھائی تین لاکھ کا نمائندہ ہے اور اتنے ووٹ لے کر اسمبلی کے اندر وہ آتا ہے اور اس کا ایک character ہوتا ہے اور خود اس کی ایک ذات ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک responsible آدمی سمجھا جاتا ہے لیکن ایک ممبر کا irresponsible attitude کا میں نہایت افسوس کے ساتھ عرض کروں گا کہ اور ممبر بھی رانا آفتاب احمد خان صاحب کے قدم کا ہو تو اس کو یہ زیب نہیں دیتا ایک تو میرا یہ اعتراض ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک بندہ جو اسمبلی کا ممبر ہی نہیں ہے اس کے دستخط کر کے ریکوزیشن دے دینا اور پھر رانا ثناء اللہ خان صاحب کا اس کو defend کرنا یہ دونوں باتیں سمجھ

سے باہر ہیں اور دونوں بڑے افسوسناک واقعات ہیں۔ اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔  
جناب سپیکر: راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آج اصل مسئلہ جو ہمارا ہے۔ چیف جسٹس صاحب کو جو غیر فعال کیا گیا ہے اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اور راجہ بشارت صاحب نے بڑی فنکاری کے ساتھ سارے ہاؤس کا رخ اور طرف موڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں 94 آدمی چائینس ہمارے دستخط 99 ممبران کے تھے اور اس وقت بھی ہمارے 95 یا 96 ممبران ایوان میں موجود ہیں۔ جب ہمارا کورم پورا ہے تو ان کے پاس اس بات کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا کہ فلاں کے دستخط تھے اور فلاں کے نہیں تھے ہمارا اگر کورم پورا نہیں ہے تو آپ اجلاس نہ کریں اور جو اصل ایجنڈا ہے جو آپ نے [\*\*\*\*] جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد: ہم تو اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اور آج راجہ بشارت صاحب ایک ایسے issue پر جو کوئی بات ہی نہیں ہے اس پر بات کر رہے ہیں اور [\*\*\*\*] (قطع کلامیاں)  
(اس مرحلہ پر اپوزیشن اراکین نے گومشرف گو کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ رانا مشہود احمد خان صاحب!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آج جب سے اسمبلی کی proceeding start ہوئی ہے میں نے ایک انتہائی عجیب چیز دیکھی ہے اس اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے اخباروں میں حکومت کا موقف آ رہا تھا کہ جی ہم لوگ آئیں گے اور لابی میں بیٹھ کر دیکھیں گے اگر اپوزیشن کی تعداد پوری نہ ہوئی تو ہم ہاؤس کو نہیں چلنے دیں گے اور وہیں سے باہر کو چلے جائیں گے اور اس سلسلے میں منسٹرز کا باقاعدہ اخبارات میں quote کیا گیا تھا۔ آج جو اس اجلاس کے اندر ہوا ہے یعنی کھسیانی بلی کھبنا نوپے والے محاورے کے مترادف ہے کہ آج جب یہاں پر ہم نے ہاؤس کے اندر اپنی تعداد پوری کر کے دکھادی ہے تو اس طرح کے اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں جو سکولوں میں بھی نہیں اٹھائے جاتے جو سکولوں کے بچے آپس میں اعتراضات نہیں اٹھاتے۔

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ایک ممبر کا استحقاق اس سے زیادہ کیا مجروح ہو گا کہ جب دستخط کئے ہوئے ہیں اور یہاں پر بیٹھ کر پوری تعداد میں گواہی دی جا رہی ہے کہ اس ہاؤس کے بلانے میں convene کرنے میں ان تمام ساتھیوں کے دستخط موجود ہیں۔ یہ تو ہمارا اس ایوان کے اندر استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔  
جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ ایک اور بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ شیخ اعجاز صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب والا! میں یہاں پر ایک بات اور کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ اعجاز احمد صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری بات تو پوری ہونے دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! سن لیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا انتہائی اہم پوائنٹ ہے۔ میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: سن لیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! صرف دو منٹ اور لوں گا۔ صرف دو منٹ کی بات ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ اس ہاؤس کے سامنے میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گا۔ اسلام آباد راولپنڈی کے اندر جو انہوں نے ایک ناکام فلاپ شو کیا ہے۔ اخبارات کے اندر آیا ہے کہ اس شو کو کرنے کے لئے حکومت کا 22 کروڑ روپے ایک محتاط اندازے کے مطابق خرچہ آیا ہے جو کہ کم از کم 80 منٹ ہے اور فی منٹ لاگت 10 لاکھ روپے اور ایک آدمی۔/ 3600 روپے میں پڑا ہے۔ یہ حکومت بوکھلا گئی ہے اور چیف جسٹس کے معاملے میں ناکام ہو گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کے لیڈر کو ٹائم دیا ہے۔ قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب! اجلاس تو اپوزیشن نے requisite کیا تھا جیسا کہ راجہ ریاض صاحب نے کہا کہ پچھلی دفعہ اجلاس میں حکومتی نیچوں والے لاء اینڈ آرڈر کی بحث سے بھاگ گئے تھے۔ ہماری تو کوشش تھی کہ

عوام کو آج کے حالات کا پتا چلے لیکن اس اجلاس سے لے کر آج تک جو کچھ ہوا آپ کو پتا ہے۔ جس طرح پرامن احتجاج کو روکنے کے لئے اس حکومت پنجاب نے مرد تو مرد خواتین کو بھی رات کے اندھیرے میں میانوالی جیل تک بھیجا گیا۔

جناب سپیکر! ساجدہ میر ہماری پارٹی کی لاہور کی صدر ہیں جس کو رات کے اندھیرے میں، یہ چودھریوں کی رواداری ہے، چودھری کہتے ہیں کہ پنجاب میں رواداری کی سیاست کرتے ہیں۔ یہ رواداری کی سیاست ہے کہ کارکنوں کو جیلوں میں بند کیا جائے جبکہ سپریم کورٹ بھی اب اس کانوٹس لے رہا ہے کہ جب پرامن احتجاج ہو تو عوام اور شہریوں کا حق بنتا ہے کہ وہ پرامن احتجاج کر سکیں۔

جناب سپیکر! آپ نے اشرف سوہنا کا ایک آرڈر تو پڑھ دیا لیکن پہلے اس کو detain کیا گیا، بہاولپور جیل لے جایا گیا۔ جب ہم نے اس پر شور ڈالا، جب باقی کیسوں میں اس کی ضمانت ہوئی تو اسے جیل سے پھر قید کیا گیا اور اس پر ایک ناجائز اسلئے کا پرچہ کاٹا گیا۔ ان چودھریوں کی یہ کہاں کی رواداری ہے جو اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم بہت بڑے چودھری ہیں اور پنجاب میں چودھراہٹ قائم کرنے آئے ہیں۔ جس طرح ابھی مشہور نے کہا کہ جنرل مشرف کے کل کے جلسے پر اس حکومت پنجاب کے خزانے سے آپ کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں اور وہ بھوک اور افلاس سے مرنے والی اس قوم کا پیسا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں ایک ایک آدمی کتنے ہزاروں میں پڑا ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ عوام ان کے ساتھ ہے۔ عوام ساتھ ہوتی تو یہ جو وکلاء کا کنونشن بلانا چاہتے ہیں ان کے ساتھ ایک وکیل نہیں کھڑا۔ آج تمام کے تمام وکیل، پورا پاکستان، پورے عوام، چیف جسٹس اور عدلیہ کی بحالی کے لئے باہر نکل آئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ان کو اتنا دکھ ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ عوام ان کے ساتھ ہیں تو ہمارے کارکنوں کو کیوں گرفتار کرتے ہیں، اشرف سوہنا کو کیوں گرفتار کرتے ہیں، کیوں ایم پی ایز کو روکتے ہیں۔ ایم پی ایز کو آنے دیں۔ ہمارا آج چونکہ کورم پورا ہے اس لئے شاید یہ چپ کر کے بیٹھے ہیں۔

وزیر زراعت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! پہلے یہ توفیصلہ کر لیں کہ یہ اجلاس بھی ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ آپ نے اجازت دی ہے یا نہیں دی ہے۔ ایک غیر ممبر دستخط کر کے اس اجلاس کو بلائے، Ijlaas? Is it an Ijlaas? یا باضابطہ اجلاس ہے؟

اس پر بولنے کی اجازت کس نے دی ہے، پہلے اجلاس کا فیصلہ کریں کہ یہ اجلاس legal ہے یا illegal ہے؟  
وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! قاسم ضیاء صاحب جتنی مرضی بات کریں میں ان کی بات سنوں گا  
لیکن میری گزارش سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جیسے رانا صاحب نے کہا کہ یہ معاملہ آپ کا تھا، سپیکر کے آفس کا تھا کہ آپ  
ریکوزیشن کرتے ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی غلطی تھی یا آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسی بات تھی  
تو آپ ہم سے کہتے یا آپ کئی دفعہ ہماری قراردادیں واپس کر دیتے ہیں۔ اس کو بھی واپس کرتے اور کہتے کہ  
اسے in order کر کے لائیے وہ ایک اور بات ہوتی۔ ہم اس پر اپنا عملدرآمد کرتے لیکن آج لاء منسٹر صاحب کو  
ہماری ریکوزیشن اٹھا کر لانی یاد رہی لیکن اپنے جنرل مشرف کا وہ خط نہیں لاسکے جو پچھلی بار میں نے دکھایا تھا اور  
جس پر انہوں نے اپنے وزراء کو کہا تھا کہ استعفیٰ دیں۔ ایک چیف جسٹس کو suspend کر دیا ہے لیکن وزیر ہاں  
بیٹھے ہیں۔ جوئے خانے اور شراب خانے کے اڈے لاہور میں چل رہے ہیں تو انہیں وہ خط لانا تو یاد نہیں رہا  
جو جنرل مشرف نے انہیں لکھا ہے۔ اس میں بھی کہیں کہ اس پر جعلی دستخط ہیں وہ اس لئے نہیں لائے کیونکہ وہ  
ایوان صدر سے آیا تھا۔ آج تک اس پر تو کوئی معاملہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس پر عمل کریں گے  
اور ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ آج مجھے ہاؤس میں کھڑے ہو کر بتائیں کہ اس میں جن لوگوں کے نام تھے  
ان کے خلاف انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟ کوئی وکیل ایک خط لکھ دیتا ہے تو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو  
suspend کر دیا جاتا ہے لیکن ان کے بقول صدر پاکستان، ہمارا تو صدر نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ غیر آئینی  
صدر ہے اور آج بھی وردی میں بیٹھا ہے۔ اس وردی والے کے حق میں بھی ہاں پر قراردادیں پیش کرتے ہیں  
لیکن وہ جو خط بھیجتا ہے اس پر عملدرآمد نہیں کرتے۔ میں آج لاء منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ ہاں  
پر وضاحتیں کر رہے ہیں بتائیں کہ آج تک اس خط کا انہوں نے کیا کیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ (قطع  
کلامیاں)



جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ آپ لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے۔ لاء منسٹر کی بات بھی سن لیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ جس document کی بنیاد پر یہ اجلاس بلا یا گیا ہے وہ ایک فحش document ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے ایک بات تو رانا آفتاب صاحب کی آپ کے سامنے ثابت ہو گئی۔ دوسرا رانا نجم صاحب ہیں ان کو یہ لے آئیں جن سے انہوں نے دستخط کروائے ہیں۔ میں نے تو نہیں کئے۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ آپ انکو آڑی کروائیں اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ یہ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ رانا نجم کا نام کس نے لکھا ہے، رانا نجم کے دستخط کس نے کئے ہیں؟ آپ اس شخص کے خلاف پرچہ کروائیں۔ میں کہتا ہوں کہ جب تک اس معزز ایوان کے ساتھ جعل سازی کرنے والے کی نشاندہی نہیں ہو جاتی، جب تک اس شخص کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ انکو آڑی کروائیں، پرچہ درج کروائیں اور اس میں یہ حلفا بتائیں کہ انہوں نے یہ ریکوزیشن کیسے تیار کی ہے۔ ان تمام ممبران کے خلاف پرچہ ہوتا ہے جو ریکوزیشن جمع کروانے کے لئے آئے تھے جس میں میرے بھائی رانا آفتاب کے دستخط تھے پھر بھی پھنسیں گے، دستخط نہیں کئے پھر بھی پھنسیں گے کیونکہ جعل سازی کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب تک یہ معاملہ طے نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ ہاؤس نہیں چل سکتا۔ یہ نئی ریکوزیشن دیں اجلاس بلائیں ہم ان کی باتیں سنیں گے لیکن جعلی کارروائی کی بنیاد پر خدا کے لئے اجلاس نہ بلائیں۔ (قطع کلام)

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں پر ہمیشہ قواعد و ضوابط کے امین رہے ہیں اور اس پر عملدرآمد کروایا ہے۔ آج جناب لاء منسٹر نے یہاں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر نشاندہی کی ہے اس سے بہت سے سوالات اٹھتے ہیں ایک تو یہ ہے کہ اپوزیشن کے لوگ کوئی document دینے میں کتنے serious ہوتے ہیں انہوں نے اس کو پڑھا، انہوں نے غور سے دیکھا۔

میں جعل سازی کا لفظ بھی استعمال کرتا ہوں، اس میں جعل سازی بھی ہے اور اس کی non-seriousness بھی ہے۔ ان کی جعل سازی اس قدر ہے کہ ایک شخص جو اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے اس سے بھی دستخط کروائے گئے اور یہاں پر لے کر آئے۔ میرے فاضل دوست ارشد بگو صاحب جو یہاں پر تشریف فرما ہیں آج انہوں نے سویٹر بھی مسلم لیگ کے رنگ کا پہنا ہوا ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ میں کسی حوالے سے سچی بات کرتا ہوں۔ کل کی بات ہے کہ بے نظیر بھٹو نے ان کی ہڑتال کے بارے میں کہا تھا کہ ایم ایم اے والوں سے دور رہیں جیسے کہ شاید ان میں سے کسی کو اچھوت کی بیماری ہے۔ یہ ان کی غلط بات کی بھی تائید کر رہے ہیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس پر رولنگ دیں۔ جعلی document دے کر اجلاس کو جاری رکھنا، یہ پھر ایک رسم پڑ جائے گی۔ اگر ان کے پاس بندے ہیں انہیں بٹھانا چاہتے ہیں تو دوبارہ دیں، سہ بارہ دیں، چوتھی بار دیں لیکن جعلی document کی بنیاد پر ایسا نہ کریں۔ میں لاء منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہاں پر ایک جعل سازی کی نشاندہی کی۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس issue پر یہ ساری بحث ہو رہی ہے۔ میں تو مختصر رانا ثناء اللہ صاحب کی بات دہراؤں گا کہ انہوں نے جو نکتہ اٹھایا اور آپ کی رولنگ چاہی کہ یہاں پر جو معاملہ discuss ہو رہا ہے کیا یہ آپ کے چیئرمین میں discuss ہونا چاہئے تھا۔ یہ روایت آج سے قائم کی جائے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور آپ کے چیئرمین میں discuss ہونے والے جو معاملات ہیں آئندہ سے اس ہاؤس میں ہوں گے۔ میں اس کی صرف ایک مثال دوں گا کہ اکبر بگٹی کے قتل پر میں نے ایک resolution دی۔ وہ سیکرٹریٹ نے ایک ایسی دفعہ لگائی جس کا رولز میں کوئی وجود نہیں تھا، لگا کر انہوں نے مجھے واپس کر دی۔ میں نے اپنے سینئر رانا آفتاب صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب سے پوچھا کہ یہ resolution واپس کی گئی ہے اور جس رول کا حوالہ دیا گیا ہے وہ اس پوری بک میں موجود نہیں ہے تو ان دونوں صاحبان نے مجھے کہا کہ آپ یہ معاملہ اس ہاؤس میں مت لے کر آئیں چونکہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا مسئلہ ہے۔ یہ آپ سیکرٹریٹ اسمبلی سے discuss کریں یا جناب سپیکر کے چیئرمین میں کریں۔ بات یہ ہے کہ بہت بحث ہو گئی ہے۔ ہم جیسے نئے لوگ روزانہ کوئی نہ کوئی بات سیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں آپ کی رولنگ ضرور چاہئے کہ لاء منسٹر صاحب یہاں جو معاملہ take up کر رہے ہیں میں تو بالکل یہ نہیں کہتا کہ نام ہیں، نہیں ہیں، sign ہیں نہیں ہیں یعنی اب لاء منسٹر پہلے تو یہاں اس

ہاؤس میں سی ایم کے اختیار استعمال کرتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ آج ایسے لگ رہا ہے کہ لاء منسٹر سپیکر کے اختیار بھی استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں فرض کریں کہ انہوں نے کہا ہے کہ رانا آفتاب کے خلاف ایف آئی آر درج کریں۔ انہوں نے کہا کہ جی ریفرنس لے کے آئیں گے۔ یہ آپ نکلوالیں۔ یہ سارا کچھ تو آپ کا حق ہے۔ راجہ بشارت صاحب بڑے سینئر ہیں یہ سی ایم کے اختیارات استعمال کریں یہ ان کی پارٹی کا معاملہ ہے لیکن یہ چیز جتنی ان کی ہے اتنی ہی ہماری ہے۔ ہم اس کے اختیار کسی صورت راجہ بشارت کو استعمال نہیں کرنے دیں گے اور میں کہتا ہوں کہ جیسے بھی ہے یہ ہاؤس آپ نے call کیا ہے یعنی رولز کے تحت جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کے حوالے سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جو business conduct ہوتا ہے اور آپ کی چیئر کے جو معاملات ہیں ان کو اگر اس طرح ہاؤس میں discuss کرنے کی اجازت دی گئی اگر آپ نے آج اس بارے میں رولنگ نہ دی تو اس دن پھر ان کے پاس کیا جواب ہوگا۔ یہ پھر اس دن کس گریبان میں جھانکیں گے جب ہم وہ معاملہ discuss کریں گے کہ ایک گن مین پانچویں گریڈ سے پچھلے آٹھ سال میں 20 ویں گریڈ میں پہنچ گیا ہے اور سپیشل سیکرٹری اسمبلی بن گیا ہے۔ پھر اسمبلی سیکرٹریٹ میں ہونے والی باقی جعل سازیاں جو انہوں نے کروائی ہیں تو پھر اس دن یہ کس گریبان میں جھانکیں گے اس لئے آپ رولنگ دیں کہ آیا یہ discuss ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں کس طرح ان لوگوں کو سمجھاؤں۔ میرا صرف یہ استدلال ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب جو کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے دستخط کئے ہیں۔ یہ میرے بھائی ہیں، یہ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے دستخط کر کے دیئے ہیں۔ میں بات ختم کرنا چاہتا ہوں اور صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ان کو مہلت دیں کہ یہ رانا تجمل کو لے آئیں۔ یہ ثابت نہ کریں کیونکہ یہ تو معزز لوگ ہیں یہ تو جھوٹ بولتے ہی نہیں۔ رانا تجمل آپ کے سامنے یہ ثابت کرے کہ جس تاریخ کو انہوں نے یہ ریکورڈیشن دی ہے۔ اس تاریخ کو وہ اسمبلی کے ممبر تھے یا نہیں تھے۔ اگر وہ ممبر تھے تو آپ یہ اجلاس چلائیں اس لئے ہم آپ کو ٹائم دینا چاہتے ہیں کہ آپ انکو آئی کریں اور اس کے بعد اجلاس چلائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شکریہ

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب چونکہ اس معاملے میں بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ میں ان کی آسانی کے لئے عرض کر دوں کہ رانا تجمل یا شیخ امجد عزیز جو لوگ ظلم کا شکار ہوئے اور جن کو انہوں نے خلاف قانون اور خلاف آئین deceit کیا۔ میں ان کو آج بھی اپنے پارلیمانی گروپ کا ممبر سمجھتا ہوں۔ میں انہیں اپنی پارلیمانی میسنگز میں بلاتا ہوں اور وہ حاضری sign کرتے ہیں۔ میں نے صرف ان لوگوں کو خارج کیا ہے جن لوگوں نے ضمیر بیچا ہے اور لوٹے بن کر ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج آپ کے سامنے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلی دفعہ جب اجلاس چل رہا تھا اور وکلاء پر تشدد کیا گیا، اس تشدد پر ہم نے یہاں پر صدائے احتجاج بلند کی۔ اس صدائے احتجاج بلند کرنے کے بعد ہم وکلاء کے ساتھ اظہار تکلیف کرنے کے لئے مال روڈ سے ہوتے ہوئے ہائی کورٹ کی بلڈنگ میں پہنچے ہیں۔ اس وقت جب حکومت کو پتا چلا کہ اگر یہ اجلاس چلا تو یہ جو ہمارے سیاہ کار نامے ہیں تو اپوزیشن اس کو expose کرتی رہے گی۔ [\*\*\*\*\*]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ آج شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار بننے کا شوق اس وقت یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے اندر پنپ رہا ہے اور راجہ بشارت صاحب جس طرح نمک حلائی میں اتنا آگے جا چکے ہیں کہ انہوں نے آج اسمبلی کی تمام روایات کو، اسمبلی کی تمام کارروائی کو ایک نیا رخ دینے کے لئے یہاں پر ایک نیا ڈرامہ رچایا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آج یہاں پر جو ماحول پیدا کیا گیا ہے وہ صرف اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ جنرل مشرف موجودہ حکمرانوں کو طول دینے کے لئے جس تنگ و دو میں لگا ہوا ہے۔ ان کو پتا ہے کہ اگر یہ اسمبلیاں functional رہیں اور اپوزیشن نے بات کی تو وہ بات میڈیا نے، میں یہاں پر میڈیا کو بالخصوص خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس کو گرانے کے لئے انہوں نے میڈیا پر حملہ کیا۔ اگر حیات خان کے بازو پیچھے باندھ کر پشاور میں گولیاں ماری گئیں لیکن اس کی جو روایات ہیں۔۔۔

\* جنم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری اقبال صاحب! وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ دنیا میں دستور رہا ہے اور ہر آدمی سے غلطی ہو سکتی ہے۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ نے اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے اور آپ اس ہاؤس کے محافظ ہیں۔ سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ آپ کے آفس کو دھوکا دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ اس ہاؤس کی روایات دیکھ لیں کہ جب سے یہ ہاؤس بنا ہے، آج تک ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ سپیکر کے آفس کو disgrace کرنے کی کوشش کی جائے یا سپیکر کے آفس کو derail کیا جائے یا سپیکر کے آفس کو غلط بیانی کی جائے۔

جناب سپیکر! نہایت افسوسناک بات ہے اور میں نہایت افسوس سے یہ بات کر رہا ہوں کہ اتنے اتنے پرانے پارلیمنٹیرین اور اچھا بولنے والے بندے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے نہایت ہی محترم رانا ثناء اللہ صاحب نے confession کی ہے کہ وہ لوگ جو قانون کے ضابطے میں اس ہاؤس کے ممبر نہیں رہے، وہ آج بھی ان کو ممبر سمجھتے ہیں۔ یہ ان کے دستخط کر وار ہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو ہاؤس کے اندر لائیں گے۔ اگر ان کو ہاؤس کے اندر غیر قانونی طور پر لاکر ہاؤس کو چلانا ہے تو پھر ہم اس کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے۔ آپ لائیں، چلائیں اور جس طرح آپ کی مرضی ہے ویسے کریں۔ ہم نے ایوان کو قانون اور ضابطے کے مطابق چلانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اس سے بڑی افسوسناک بات اس ہاؤس کی پوری روایات میں نہیں ہو سکتی، یہ بڑا serious معاملہ ہے، آپ اس کا serious notice لیں اور اس پر آپ کا باقاعدہ action اور ruling آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! گورنمنٹ بچوں کی طرف سے بڑی اچھی روایات کا آغاز کیا گیا ہے کہ ایک نشاندہی کی گئی ہے کہ یہاں پر جھوٹ بولا گیا ہے، یہاں پر جعل سازی کی گئی ہے اس کی نشاندہی ہونی چاہئے اور اس کی انکوائری ہونی چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ ہر باضمیر شخص کی یہ آواز ہونی چاہئے اور کسی باضمیر ایوان کے اندر اس کی پاسداری بھی ہونی چاہئے۔ یہ ہمارا آپ کا اور ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم اس بات کو ضرور دیکھیں کہ کون لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور ان کا محاسبہ ہونا چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کی اس بات کو بھی لیا

جائے۔ آج ابھی جو آرڈر پڑھ کر سنایا گیا جو آپ کو اشرف سوہنا کے متعلق ملا ہے۔ اس پر بھی یہ دیکھا جائے کہ اس پر کس کس نے جھوٹ بولا ہے۔ آپ کو جو تحریر ملی ہے اس میں کتنا جھوٹ تھا، اس کی بھی انکوائری کی جائے۔ اس کے بعد یہ بھی دیکھا جائے کہ اس ایوان کے اندر [\*\*\*]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر: اچھا۔ جن لوگوں نے ایک بھلائی اور اچھائی کی خاطر اپنی جماعت کو چھوڑ کر دوسری جماعت میں چلے گئے ہیں۔ ایک اچھے ضمیر کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے بہترین ضمیر کا مظاہرہ کیا۔ ان کے پارلیمانی لیڈروں نے لکھ کر دیا کہ ان کا ریفرنس پیش کیا جائے ان کے ریفرنس نہ بھیجے گئے۔ اس کے اندر کس شخص نے جھوٹ بولا ہے، کن کن لوگوں نے جھوٹی شہادتیں دی ہیں ان کا ریفرنس آج تک نہ بھیجا گیا ہے۔ اس ایوان کے اندر اس بات کا بھی تعین کیا جائے کہ اس ملک کا سب سے بڑا جھوٹا شخص کون ہے۔ یہ ہمارا، آپ کا اور سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم نے اس بات کو تلاش کرنا ہے۔ یہ اس پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ آج اس ایوان کے اندر اس بات کو تلاش کیا جائے کہ اس ملک کے اندر سب سے بڑا جھوٹ کس شخص نے بولا ہے۔ اس ملک کے اندر ٹی وی پر، ایوان کے اندر، ریڈیو پر کس شخص نے جھوٹ بولا ہے۔ اس شخص کو تلاش کیا جائے۔ میں اس کا نام نہیں لیتا۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ شخص کون ہے اس کو بھی سزا ملنی چاہئے۔ وہ کون اور کس ضمیر کا آدمی تھا۔ اس کے متعلق بھی انہیں کہنا چاہئے تھا۔ انہیں کہنا چاہئے کہ جس شخص نے قوم کے آگے جھوٹ بولا وہ بھی اس ملک کا سب سے بڑا بے ضمیر شخص ہے۔ ان کو یہ بات کہنی چاہئے ہم ان کے ساتھ ہیں اور ہم انشاء اللہ ان کے ساتھ چلیں گے۔ اگر یہ جھوٹ سے پردہ اٹھاتے ہیں جو ٹی وی پر جھوٹ بولا گیا، قوم کے سامنے جھوٹ بولا گیا اور پوری دنیا کے سامنے جھوٹ بولا گیا کسی کے ماتھے پر کوئی سلوٹ نہیں آئی۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ چودھری ظہیر صاحب سے اگر یہ پوچھا جائے کہ جعل سازی کیا ہوتی ہے، اس کے معنی کیا ہوتے ہیں، اس کی definition کون سی ہے، ضابطہ فوجداری میں کن چیزوں سے

\* جنم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

مل کر جعل سازی ہوتی ہے تو وہ یہ نہیں بتا سکیں گے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ پوری دنیا میں، پورے پاکستان میں لوگ ماتم کر رہے ہیں، لوگ رو رہے ہیں کہ ہماری عدلیہ۔۔۔  
(اوائے اوئے کی آوازیں)

یہ جو اوائے اوئے کر رہے ہیں۔ ان کو شرم آنی چاہئے کہ عدلیہ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ آج پورے پاکستان میں ستون گرائے جا رہے ہیں اور ہمہاں بیٹھ کر hooting کر رہے ہیں۔ ہم کیا message دے رہے ہیں کہ یہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی سب سے بڑی اسمبلی ہے۔

جناب سپیکر! جب روم میں آگ لگی تھی تو نہرو بانسری بجا رہا تھا آج وہی صور تھال ہے۔ اگر جعل سازی ہوئی ہے تو ان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایف آئی آر درج کروائیں۔ جعل سازی کا اختیار جناب کے پاس نہیں ہے لیکن اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین آپ ہیں، کل آپ کو بھی گرایا جائے گا جس طرح چیف جسٹس پر حملہ کیا گیا، جس طرح صدر پاکستان پر حملہ کئے گئے۔۔۔  
جناب سپیکر: عباسی صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس چیز کو سنجیدگی سے لہجئے۔ پوری دنیا میں جگ ہنسائی ہو رہی ہے جس بھونڈے طریقے سے چیف جسٹس کو کبھی غیر فعال کیا گیا، کبھی اسے معطل کیا گیا اور ایک ہفتے کے بعد اسے جبری رخصت پر بھیج دیا گیا۔ اگر جعل سازی ہوئی ہے تو مقدمہ درج کرائیں۔ راجہ بشارت صاحب کو یہ اخلاقی جرأت ہونی چاہئے کہ ضابطہ فوجداری کے تحت مقدمہ درج کروائیں، ان کی پولیس انکوائری کرے گی۔ آپ کو یا راجہ بشارت صاحب کو یا ظمیر صاحب کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ جعل سازی کے حوالے سے اس طرح بات کریں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! شکریہ۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے اور رولنگ مانگی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ یہ تقریباً چالیس سینٹا لیس منٹ سے جو بحث ہو رہی تھی دو چیزیں سامنے آئی ہیں جس پر میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کو اتفاق ہے۔ ایک تو یہ کہ اپوزیشن کی طرف سے ارشد محمود بگو صاحب نے کہا اور جو پوائنٹ لاء منسٹر صاحب نے raise کیا کہ جو ریکوزیشن پیش ہوئی ہے اس میں ایک sign ایسے ہوئے ہیں جو کہ اس معزز ایوان کے ممبر ہی نہیں ہیں تو اس پر پورے ایوان نے حکومتی پارٹی نے بھی اور اپوزیشن نے بھی رولنگ چاہی ہے۔ دوسرا یہ کہ اس پر پورے ایوان کا اتفاق ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو پورے معاملات کی انکوائری کرے۔ ایک تو میں معزز ممبران کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میں in detail رولنگ بعد میں دے دوں گا جسے میں ابھی reserve رکھتا ہوں لیکن اتنا میں ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر جب raise کیا جاتا ہے، رانا صاحب کا یہ سوال تھا کہ یہ اسمبلی کا معاملہ تھا اور اگر کسی کو اعتراض تھا تو وہ سپیکر چیئرمین میں جا کر سپیکر سے بات کر لے۔ میں رانا صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی تحریک اسمبلی سے ہو کر ہی ہاؤس میں put ہوتی ہے مثال کے طور پر تحریک استحقاق ہے یا تحریک التوائے کار ہے سپیکر صرف اجازت دیتا ہے کہ یہ تحریک ہاؤس میں put کر دیں یا نہ کریں۔ ہاؤس میں put کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ جو بھی تحریک آئے گی وہ منظور ہو جائے گی۔ ادھر discussion ہونی ہے محرک نے بولنا ہے، حکومتی پارٹی کی طرف سے جواب آنا ہے پھر سپیکر نے decide کرنا ہے کہ اس کو in order یا out of order قرار دینا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی ریکوزیشن آگئی اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ چیئرمین میں بات کرتے اور کئی دوستوں نے کہا ہے کہ یہ اجلاس بلانا ہی نہیں چاہئے تھا۔ ایک تو میں یہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس بلانے کے لئے 93 ممبرز چائیمس اور یہ دو ممبر اگر minus بھی کر لیں، جیسے رانا آفتاب کے دستخط نہیں ہوئے اور دوسرے کے بگس دستخط ہوئے ہیں اس کے باوجود بھی 93 سے زائد بنتے تھے اور میں نے اس لئے یہ سیشن summon کیا ہے۔

دوسرا میرے ذہن میں یہ بھی تھا کیونکہ حکومت چاہتی تھی کہ اجلاس ہونا چاہئے پچھلا جو سیشن ہوا ہے اس میں، میں نے بھی اور حکومتی پارٹی نے بھی کوشش کی کہ اجلاس کو چلنے دیا جائے اور آپ کے واک آؤٹ کے باوجود آپ کا بزنس میں نے pending کیا تھا dispose of نہیں کیا تھا اس لئے کہ شاید آپ واپس آئیں تو یہ کارروائی چل سکے اور اس دن ویسے ایجنڈا ہی آپ کا تھا تو میں نے کہا کہ چلو یہ بات کرنا چاہیں گے تو کر لیں گے لیکن اس پر جیسے میں نے کہا کہ in detail رولنگ تو میں بعد میں دوں گا۔ اجلاس بلانے کی وجہ یہ تھی



کہ اپوزیشن کا موقف سنا حکومت بھی چاہتی ہے اور یہ بھی چاہتی ہے کہ روزمرہ کے بزنس کو بھی چلنے دیا جائے۔ اس میں قطعاً مجھے کسی نے کہا ہے کہ اجلاس سے avoid کیا جائے اور نہ کوئی خدا نخواستہ as such میری نیت تھی کہ اجلاس سے avoid کیا جائے۔ اس دن بھی آپ ہی کے واک آؤٹ کر جانے کی وجہ سے اجلاس نہ چل سکا۔ بہر حال آپ نے جو ریکوزیشن دی ہے یہ ایک علیحدہ issue ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ کم از کم یہ تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ جو آدمی اس ایوان کا رکن نہیں ہے اس کے sign ہوئے ہیں، وہ دستخط تو کسی دوست نے ہی کئے ہوں گے، یہ تو ہمیں تہہ تک پہنچنا چاہئے کہ وہ کس دوست نے دستخط کئے ہیں۔ بعد میں معاملہ آیا جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایف آئی آر درج ہونی چاہئے تو اس کا فیصلہ کمیٹی کرے گی۔ کمیٹی کا چونکہ حکومتی پارٹی کی طرف سے بھی کہا گیا ہے اور ارشد بگو صاحب کی طرف سے بھی کہا گیا ہے تو میں سات رکنی کمیٹی تشکیل دیتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے لیکن ساتھ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ان چار سالوں میں جتنے ہماں پر جھوٹ بولے گئے ہیں اس پر بھی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جناب سپیکر: لیکن ابھی جو سر دست معاملہ ہے اس کو تو کر لینے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! آپ نے 13 تاریخ کو اجلاس ملتوی کیا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کے احتجاج پر اجلاس 13 کو ملتوی کیا گیا۔ احتجاج تو ہم پہلے دن سے کر رہے ہیں اور آپ ہمارا احتجاج بڑے صبر و تحمل سے سن رہے تھے اور اسی طرح ہم نعرے بھی لگاتے تھے اور احتجاج بھی کرتے تھے لیکن آپ نے ہاؤس کے اجلاس کو ختم نہیں کیا۔ چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونی تھی اور ہمیں پتا تھا کہ حکومت لاء اینڈ آرڈر پر 14 اور 15 تاریخ کو بحث نہیں کروانا چاہتی اور یہ اجلاس کو حقیقتاً ختم کریں گے، یہ ہمارے خدشات تھے۔ آپ ریکارڈ نکال لیں میں نے کہا تھا کہ حکومت لاء اینڈ آرڈر پر بحث نہیں کروانا چاہتی اسی لئے 13 تاریخ کو جان بوجھ کر اور ایک سازش کے تحت اس ہاؤس کا اجلاس ختم کیا گیا۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں آپ کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا۔ میری گزارش ہے کہ اس پر کمیٹی بنی جائے لیکن یہ کمیٹی کو تھوڑا سا وسیع کر لیں کہ یہاں پر جتنے جھوٹ اور جتنی غلط بیانیوں کی گئی ہیں اس پر بھی کمیٹی فیصلہ کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس میں ایک پوائنٹ اور شامل کرنا چاہتا ہوں کہ جناب کا یہ فرمانا کہ کمیٹی بنائی جائے میں اس میں باقاعدہ ایک چیز اور شامل کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن یہ ریکوزیشن فائل کی گئی تھی، پھر میں ریکارڈ پیش کروں گا کہ اس دن ظاہری بات ہے کہ آپ نے دستخط valid وہی قرار دینے ہیں کہ جس دن ریکوزیشن پیش کی گئی ہے کہ اس دن ممبر ملک میں ہیں کہ نہیں؟ میں لاہور کی بات نہیں کرتا بلکہ میں ملک کی بات کرتا ہوں کہ کچھ ممبرز ایسے ہیں کہ جس دن ریکوزیشن پیش کی گئی اس تاریخ کو وہ ملک میں ہی موجود نہیں تھے۔ یہ پہلے سے تو نہیں طے ہوتا کہ جب وہ پیدا ہوئے تو آپ نے ریکوزیشن تیار کر والی۔ یہ بھی میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس دن وہ ملک میں ہی موجود نہیں تھے، یہ جھوٹ جھوٹ کی بات کرتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: بگو صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بگو صاحب! اگر آپ معاف فرمائیں اور غصہ نہ کریں تو اس قوم کے ساتھ سب سے بڑا جھوٹ تو آپ لوگوں نے بولا ہے، دیں استعفیٰ اور جائیں باہر۔ میرے لئے سب قابل احترام ہیں۔ اصغر چودھری صاحب کہہ رہے تھے کہ سب سے بڑا جھوٹا کون ہے اور پھر اگر پیچھے سے آواز آئی تو پھر آپ بیٹھ جائیں گے۔ آپ لوگوں نے پوری قوم کے ساتھ مذاق بنایا ہوا ہے۔ وہ آپ کو دکھ دیتے ہیں کہ نکلیں اور جہاں آپ بیٹھیں گے وہ وہاں بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور آپ پھر بھی ان کی گود میں جاتے ہیں۔ کوئی خدا کا خوف کریں۔

ڈاکٹر اسد معظم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اسد معظم!

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! Law Minister کی باتیں سن کر میرا جی چاہتا ہے کہ پنجاب میں بھی ایک عمدہ نکالا جائے جس کا نام ہو "دا-لا-منسٹر" رکھا جائے۔ جس دن یہ اجلاس آپ نے prorogue کیا تھا اسی دن اپوزیشن نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم اگلے اجلاس کے لئے ریکوزیشن بھیجیں گے اور ہم سے باری باری دستخط کروائے گئے۔ جس دن رانا آفتاب صاحب نے یا باقی اپوزیشن لیڈران نے ریکوزیشن سیکرٹری اسمبلی کو جمع کروائی اس دن یہ تین لوگ ہی لاہور میں موجود تھے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ رولز آف پروسیجر میں یہ بات کہاں موجود ہے کہ جس دن ریکوزیشن جمع ہو اسی دن یہ دستخط کرائے جائیں۔ کیا راجہ بشارت صاحب اس کو explain کریں گے۔ یہ بتائیں کہ یہ کہاں موجود ہے؟ جناب! ان کا کام صرف "دا" لگانا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری بھی ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ یہ اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر طلب کیا گیا ہے اور اس کا ایک ایجنڈا بھی ہم نے لکھ کر دیا تھا لیکن آج جو ایجنڈا تقسیم کیا گیا ہے اس میں اس ایجنڈا کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس کی بجائے یہ کوئی ٹرانسپورٹ کے ذریعے سے خوراک دینے کے لئے کچھ ممبران کو راضی کرنے کے لئے، ان کے پیسے بڑھانے کے چکر کا ایک ایجنڈا تقسیم کر دیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس بارے میں بھی رہنمائی فرمائیں کہ جو اجلاس ریکوزٹ کیا جائے اس کا جو ساتھ ایجنڈا دیا جائے کیا وہ ایجنڈا آج تقسیم ہونا چاہئے تھا یا نہیں؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایجنڈا حکومت کی طرف سے ہوتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ہم نے بھی ریکوزیشن کے ساتھ ایجنڈا دیا تھا۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ راجہ صاحب ہم سے ناراض ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ اصل میں کل راولپنڈی میں نالہ لئی ایکسپریس کا جو نام رکھا گیا ہے وہ شیخ رشید صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنرل مشرف نے یہ بہت اچھا کام کیا ہے کیونکہ نالہ لئی میں اور شیخ رشید میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جس طرح کا گند انالہ ہے اسی طرح کا شیخ رشید ہے۔ راجہ صاحب شاید اس لئے ناراض ہیں کہ اس سڑک کا نام راجہ صاحب پر کیوں نہیں رکھا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ اچھا کیا کہ ان کے نام پر نہیں رکھا۔ یہ نالہ لئی سے تھوڑے سے بہتر ہیں شیخ رشید بالکل نالہ لئی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ ایک تو کمیٹی کے نام سن لیں میں اس کا اعلان کر رہا ہوں۔ نام یہ ہیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب اس کو convene کریں گے۔ اس کے علاوہ عظیم نوری گھمن صاحب، وارث کلو صاحب، گوندل صاحب، آجاسم شریف صاحب، جناب محمد ریاض شاہد اور ارشد محمود بگو صاحب۔ یہ سات ممبران پر مشتمل کمیٹی ہوگی اور چودھری ظہیر الدین اس کو convene کریں گے اور یہ پورے معاملے کی چھان بین کریں گے کہ وہ دستخط کس نے کئے، ایسا کیوں ہوا اور آگے ان کے خلاف کیا ایکشن لینا چاہئے؟

رانائثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ایک تو میں جو آپ نے یہ کمیٹی تشکیل دی ہے میں اس کو oppose کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل لا حاصل ہے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں اپنے پارلیمانی گروپ کے جتنے بھی اجلاس بلاتا ہوں ان میں، میں ان ممبرز کو بلاتا ہوں اور یہ باقاعدہ حاضری لگاتے ہیں۔ یہ جو لسٹ دی ہے اس کے اوپر دستخط رانا نجل کے ہیں اور رانا نجل اس پارلیمانی گروپ کے اجلاس میں موجود تھا آگے بات ہے آپ کی کہ جب آپ کو ہم نے دستخط کر کے ریکوزیشن دی ہے۔ مجھے یہ پتا تھا کہ آپ اس دستخط کو reject کر دیں گے اور آپ اس کو ممبر کی حیثیت سے نہیں لیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدمی کے ساتھ ظلم ہوا ہے، اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، اسے de-seat کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ دستخط نہیں کر سکتا۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس بات کو own کر رہا ہوں اب کمیٹی کیا کرے گی۔

جناب سپیکر: اس کا نام کیسے آگیا۔

رانائثناء اللہ خان: میں کتنا ہوں کہ کمیٹی کیا کرے گی میں تو کتنا ہوں کہ اس نے دستخط کئے ہیں اور یہ sign میں نے لگائے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں اور میں رانائثناء اللہ صاحب کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ رانائثناء اللہ صاحب خود یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ انہوں نے وہ دستخط کر کے آپ کو بھیجے۔ جب آپ کو بھیجے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ on the basis of that

strength جو آپ کے پاس آئی ہے آپ ہاؤس کا اجلاس ریکوزیشن کریں۔ دوسرا میں سمجھتا ہوں اور رانا صاحب کو آج پڑھا لکھتے ہوئے مجھے تھوڑی سی شرم آرہی ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ پارلیمانی روایات ہیں، ڈیال صاحب یہاں پر موجود ہیں جس دن انہوں نے حلف لیا اس معزز ایوان میں رانا صاحب موجود تھے اور ان کی موجودگی میں جب legally, constitutionally ایک شخص نے حلف اٹھایا اس کے مد مقابل جو کہ ممبر نہیں ہے اس کو رانا صاحب کہتے ہیں کہ وہ اس کے دستخط کر کے آپ کو بھیجتے ہیں اس سے بڑھ کر زیادتی کیا ہو سکتی ہے۔ ایک اور بات یہ کہ رانا صاحب نے اسی سیٹ پر سے ایک شخص کو ٹکٹ دیا اور اس کی campaign کی اور آج کہتے ہیں کہ میں رانا نچمل کو ممبر سمجھتا ہوں۔ یا خدا کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس اجلاس کو ملتوی کیا جائے اور جب تک کمیٹی کی رپورٹ نہیں آتی میں تو کہتا ہوں ان کی ریکوزیشن رہنے دیں لیکن کم از کم جب تک جھوٹ اور سچ کا تنازعہ نہ ہو جائے آپ یہ جعلی اجلاس مت چلائیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ایک تو گزارش یہ ہے کہ راجہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ اس میں ایک کمیٹی کی اور انکو آئری کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس بات کو own کرتا ہوں۔ اس میں بہت سارے issues ہیں، میری پولیٹیکل conviction ہے کہ میں ایک بات کو جائز سمجھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست ہے۔ اگر جنرل مشرف کو میں صدر نہیں سمجھتا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ غیر آئینی صدر ہے تو یہ میری پولیٹیکل conviction ہے اس سے راجہ صاحب کے ان کو صدر سمجھنے میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب میری اپنی ایک conviction ہے کہ وہ آدمی میری پارلیمانی گروپ کا ممبر ہے اور اس کے ساتھ جو کیا گیا ہے وہ غیر قانونی اور غیر آئینی یہ میری پولیٹیکل conviction ہے۔ اب بات یہ ہے کہ میں نے یہ بات تسلیم کر لی کہ میں نے جو دستخط اپنی پارلیمانی پارٹی کے دیئے ہیں ان میں رانا نچمل کے دستخط شامل تھے۔ اب آپ نے ان دستخطوں کو دیکھا اور آپ نے ان میں سے دو دستخط رانا نچمل اور آفتاب صاحب کے نکال دیئے اور اس کے بعد آپ نے کہا کہ یہ 91 سے اوپر ہیں اس لئے آپ نے 93 سے اوپر ممبرز کے دستخط کو درست تسلیم کرتے ہوئے آج کا ہاؤس بلا یا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ راجہ صاحب کس طرح کہہ رہے ہیں کہ یہ اجلاس illegal ہے کبھی اجلاس کو بلانے کا آرڈر بھی illegal ہو سکتا ہے۔ یہ اجلاس legal ہے، feed کرنا چاہئے اور باقی مجھے اس بات

پر فخر ہے کہ آج میں نے کوئی ایسی بات کی ہے جس پر راجہ صاحب کو بھی شرم آرہی ہے۔ (قطع کلامیاں)  
وزیر صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!۔۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی۔ (قطع کلامیاں)

وزیر صحت: جناب والا! میں پھر نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ یہ بات یہاں نہیں رکے گی۔ رانا صاحب کی اپنی conviction ہے، اپنی سوچ ہے میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں لیکن میں پھر آپ کو یاد کرواؤں گا کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ نے اس ہاؤس کو رولز اینڈ ریگولیشن کے مطابق چلانا ہے، آپ بتائیں کہ رولز اینڈ ریگولیشن کے مطابق میں کل کو ایک گاؤں کے بندے کا نام لکھ کر یا لمبر دار کا نام لکھ کر لے آتا ہوں کہ ریکوزیشن ہونی چاہئے اور اجلاس بلا یا جائے۔ رانا صاحب آپ اجلاس بلا لیں گے۔ آپ ممبران کی ریکوزیشن پر اجلاس بلائیں گے۔ اس وقت وہ بندہ ممبر ہے یا نہیں ہے یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ ان ممبران کی خواہش کے مطابق کیونکہ this is the question of sanctity of the House کہ ہاؤس کا ممبر ہونا ضروری ہے وہ اس ریکوزیشن کو sign کر سکتا ہے اور رانا صاحب اس کے اوپر ایسے ہی اڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ بات غلط کی ہے اور اس کو تسلیم کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ دوبارہ ریکوزیشن دے دیں اور دوبارہ اجلاس بلا لیں کیونکہ اس پر اڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات عرض کروں کہ یہ attitude ہاؤس کے اندر بالکل tolerable نہیں ہونا چاہئے کہ آپ ایک رولنگ دے رہے ہیں we are here to assist you پورے ہاؤس نے Custodian کو assist کرنا ہوتا ہے۔ آپ ایک رولنگ دے رہے ہوں تو میں اٹھ کر کھڑا ہو کر یہ کہہ دوں کہ میں آپ کی رولنگ کو نہیں مانتا۔ یہ طریقہ ہاؤس کے اندر نہیں چلتا۔ very kind of you, sir!

رانائثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر ریکوزیشن پر 93 دستخط ہوتے اور 93 ویں دستخط رانا تھمل کے ہوتے تو پھر چودھری اقبال صاحب کی بات بالکل درست ہے لیکن جب 93 دستخط اس کے علاوہ موجود ہیں تو اجلاس بالکل قانونی طور پر بلا یا ہے۔

رانامشہود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانامشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پچھلی دفعہ بھی جب اجلاس ختم کیا گیا تھا تو صرف اس بات پر کیا گیا تھا کہ اپوزیشن امن وامان پر بات کرنا چاہتی تھی اور آج بھی حکومت جو ٹائم ضائع کر رہی ہے تو

---

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس پر بات بڑی تفصیل کے ساتھ ہو چکی ہے۔

رانامشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ پہلے ہی ہاؤس میں رولنگ دے چکے۔ آپ نے فرمایا کہ 93 کے دستخط ہونے چاہئیں۔

وزیر انسانی حقوق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے signature recognize کر کے ان کو reject کر دیا ہے۔ اگر آپ سے خدا نخواستہ غلطی ہو جاتی تو کل یہ court میں جاتے کہ جناب سپیکر نے تو اس کو ممبر مان لیا ہے۔ اب یہ کیسے نہیں مانتے۔ تو یہ ہاؤس کا مذاق ہے اور سپیکر سے مذاق ہے۔

جناب سپیکر: میں معزز اراکین اسمبلی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک تو میں نے جو سات رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ ان کا فیصلہ آنے پر، میں نے جو کہا ہے کہ in detail رولنگ آئے گی تو وہ in detail بھی دوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے چونکہ اجلاس summon کیا ہے اور یہ اجلاس آج چلے گا۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن: بچوں سے نعرہ ہائے تحسین اور راجہ ریاض احمد

نے جناب سپیکر زندہ باد کے نعرے لگائے)

رانا صاحب کا یہ سوال کہ 93 بندے ہمارے تھے تو آپ نے اجلاس summon کیا اور اجلاس چلنا چاہئے تو اس حد تک تو ان کی بات ٹھیک ہے لیکن ان کا یہ کہنا کہ کمیٹی کا فائدہ کوئی نہیں تو کمیٹی کا فائدہ یہ ہے کہ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جو آدمی اس معزز ایوان کارکن نہیں ہے اور اسے اس معزز ایوان کارکن ظاہر کیا گیا ہے وہ کون لوگ ہیں اور کمیٹی نے یہ بھی decide کرنا ہے کہ ان کے خلاف کیا ایکشن لیا جائے اس لئے میں نے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

### سوالات

(محکمہ خوراک اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم Question Hour شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک اور امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔

رانائثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! گزشتہ اجلاس میں بھی یہ بات آپ کے چیئرمین میں آپ کے روبرو decide ہوئی تھی کہ دو دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے رکھے جائیں گے۔ ہم چاہتے تھے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے ذرا پہلے دن رکھے جائیں لیکن راجہ صاحب نے یقین دہانی کروائی کہ آپ اس بات کی فکر نہ کریں اور کسی قیمت پر بھی اجلاس prorogue نہیں ہوگا اور ہم لاء اینڈ آرڈر پر بحث کریں گے۔ اب لاء اینڈ آرڈر پر بحث سے ایک دن پہلے اجلاس prorogue ہو گیا۔ ہم نے ریکوزیشن اس لئے دی تھی کہ ہم لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے اور لاء منسٹر صاحب کی بھی خدمت میں یہ عرض کروں گا اور میرا خیال ہے کہ وہ اس بات کو تسلیم کریں گے کہ آپ آج باقی بزنس کو مؤخر فرمادیں اور آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کیا جائے اور اپوزیشن لیڈر قاسم ضیاء صاحب اس کا آغاز کریں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! گزارش یہ ہے کہ آپ ماشاء اللہ بڑے پرانے اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں تو کیا



ایڈوائزر کی کمیٹی کی میٹنگ کی آپ سب دوستوں کو اطلاع تھی؟

رانائثناء اللہ خان: نہیں۔ جناب سپیکر! آج ایڈوائزر کی کمیٹی کی میٹنگ کی ہمیں اطلاع نہیں تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ملک صاحب کہہ رہے ہیں کہ تحریری بھی اور ٹیلی فون پر بھی اطلاع کی گئی تھی۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! نہیں۔ ایڈوائزر کی کمیٹی کی میٹنگ کی اطلاع بالکل نہیں تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ باتیں تو ایڈوائزر کی کمیٹی کی میٹنگ میں ہونی تھیں اور میں انتظار کرتا رہا ہوں۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آج ضروری نہیں تو کل کر لیں گے یا اس سے اگلے دن ہو جائے گی۔

رانائثناء اللہ خان: لیکن جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے ہم نے ریکورڈیشن دی تھی تو راجہ صاحب کا اس بارے میں موقف سن لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آج کا ایجنڈا تو دیا ہوا ہے اس لئے کل کر لیں گے۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آج کا ایجنڈا کل کے لئے مؤخر ہو سکتا ہے اور اس بارے میں راجہ صاحب سے رائے لیں کہ کیا وہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ہم بالکل لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے لیکن ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق ہی آپ نے چلانا ہے۔ ابھی question hour شروع ہونا ہے اس کے بعد تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کارآنی ہیں اور اس کے بعد ہم نے جو سرکاری ایجنڈا دیا ہوا ہے وہ ہو گا اور جب وہ ختم ہو گا تو ہم آگے بات کریں گے۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار کے بعد لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنی ہے تو چلو ٹھیک ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آج بحث ہو اور ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ان کا مقصد ہے کہ جو ایجنڈا انہوں نے یعنی گورنمنٹ نے آج دیا ہوا ہے تو آج وہی ہو گا۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا فیصلہ ایڈوائزر کی کمیٹی کی میٹنگ میں ہونا تھا تو اس کا اجلاس ہی نہیں ہو

سکا۔ اس کی اطلاع ہی نہیں کروائی گئی اور راجہ صاحب کو بھی اطلاع نہیں تھی۔  
وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اطلاع بالکل مجھے تھی اور ٹیلی فون پر بھی مجھے بتایا گیا تھا کہ ایک بچے  
بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی اور میں اپنی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ختم کر کے سیدھا آپ کے چیمبر میں  
آیا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کل کر لیں گے۔ اس سے کیا فرق پڑ جانا ہے؟  
رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آج کے ایجنڈے میں کون سی اتنی اہم بات ہے اور لاء اینڈ آرڈر سے اہم کوئی  
اور بات ہے یعنی اس وقت ملک میں امن و امان کی جو صورت حال آج ہے اور جو آئینی بحران ہے۔۔۔  
جناب سپیکر: رانا صاحب! آج کی بجائے اگر کل ہو جائے تو اس میں کون سی حرج والی بات ہے۔  
رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ آج کا بزنس کل کے لئے مؤخر کر دیں اور آج لاء اینڈ  
آرڈر پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کل کروالیں گے۔ یہ پہلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔  
تشریف نہیں رکھتے، question dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی، شاہ  
صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 7225 ہے لیکن منسٹر صاحب تو نظر نہیں آ رہے تو  
کون جواب دے گا؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! منسٹر کو آپرٹیو عمرہ کے لئے گئے ہوئے ہیں لہذا اس کو dispose of کرنے کی  
جائے pending کر لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: ٹھیک ہے۔ جناب!

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد: Sir on his behalf سوال کا نمبر 5130 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

راجہ ریاض احمد: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

2002 تا حال محکمہ خوراک ساہیوال کو فراہم کردہ رقم اور اخراجات کی تفصیل

\*5130: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع ساہیوال کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟  
 (ب) کتنی رقم سے گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ کی گئی؟  
 (ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟  
 (د) کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی؟  
 (ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس خورد برد کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) مالی سال 2001-02 (جولائی 2001-02 سے آج تک یعنی 2003-04 تک محکمہ خوراک

ساہیوال کو درج ذیل فنڈز فراہم کئے گئے:-

مالی سال	اسٹیبلشمنٹ	59701 بہت
2001-02	77,62,160/-	7,09,66,070/-
2002-03	73,68,246/-	5,83,30,583/-
2003-04	67,40,512	4,96,64,890/-

(ب) خرید گندم

مالی سال	مقدار خرید گندم	ادائیگی
2001-02	210,070.35 میٹرک ٹن	1,57,97,29,032/-
2002-03	1,65,010.400 میٹرک ٹن	1,23,36,97,360/-
2003-04	(مئی 2004 تک)	1,69,16,87,271/-

1,89,485.850 میٹرک ٹن

اخراجات

مالی سال	تنخواہ افسران و عملہ	ٹی اے/ڈی اے
2001-02	59,47,126/-	99,050/-
2002-03	53,39,434/-	96,718/-
2003-04	57,09,905/-	14,939/-

(ج) مالی سال وار اخراجات درج ذیل ہیں:-

مالی سال	مقدار خرید گندم	ادائیگی
2001-02	1,10,888/- روپے خرچ ہوئے۔	7,772/- روپے خرچ ہوئے۔
2002-03	77,837/- روپے خرچ ہوئے۔	2,32,690/- روپے خرچ ہوئے۔
2003-04	64,762/- روپے خرچ ہوئے۔	3,040/- روپے خرچ ہوئے۔

(د) اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	ٹیلی فون	بجلی
2001-02	1,40,118/- روپے خرچ ہوئے۔	45,930/- روپے خرچ ہوئے۔
2002-03	1,02,741/- روپے خرچ ہوئے۔	47,374/- روپے خرچ ہوئے۔
2003-04	30,000/- روپے خرچ ہوئے۔	37,331/- روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران ایک پائی کی بھی خورد برد نہ ہوئی ہے اس لئے نہ ہی کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

راجہ ریاض احمد: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں ہے کہ کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی تو 2001-02 میں ایک لاکھ 40 ہزار 118 روپے ٹیلی فون کی مد میں تو اس کی تفصیل ذرا بتا دیں کہ اس جگہ پر کون کون سے ٹیلی فون نمبرز ہیں اور کس کس افسر کے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! نہیں یہ اسی سے متعلقہ ہے۔ آپ نے پہلے ہی ان کی بہت امداد کر دی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس میں امداد والی کوئی بات نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ صرف اتنا بتادیں کہ یہ کتنے فونز کا بل ہے۔ ایک فون کا ہے، دو کا ہے؟ اس سے زیادہ تو میں کچھ نہیں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی آئیڈیا ہے کہ کتنے فون ہیں؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ تو ایک fresh question بنتا ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! "تو سی پیلے ای ایناں نوں سکھا دتا اے"

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ڈپٹی ڈائریکٹر آفس میں اور ڈی ایف سی آفس میں مختلف نمبرز چلتے رہتے ہیں اور

کچھ پر چیز کے سیزن میں عارضی کنکشن بھی لگائے جاتے ہیں اس لئے اس وقت کوئی exact نمبر بتانا تو ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ شاہ صاحب! اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری محمد اکرم گجر صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پہلے سوال کا جواب ہمارے منسٹر علیم خان صاحب دے سکتے تھے ان کو بہت معلومات ہیں سارے پلاٹ ہی انہوں نے بیچے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ انہی سے متعلقہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: انہوں نے سارے پلاٹ ہی بیچ کر کھائے ہیں جواب تو انہوں نے دینا ہے منسٹر صاحب بچاروں کو کیا پتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر کو آپرٹیونے جواب دینا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اکرم گجر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء قریشی کا ہے۔ محترمہ! اس کو pending کر لیں کیونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7540 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں قائم فلور ملز / مالکان کے نام اور جنوری 2005 تا حال

سرکاری کوٹا سے گندم کی فراہمی کی تفصیل

\*7540: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) لاہور میں کتنی فلور ملز ہیں، ان کے نام، مالکان کے نام اور ان سے روزانہ کتنا آٹا نکلتا ہے؟
- (ب) یکم جنوری 2005 سے آج تک ان ملوں کو کتنی گندم حکومت کے گوداموں سے فراہم کی گئی تفصیل مل وار فراہم کی جائے؟
- (ج) کن کن ملوں کو کوٹا سے زیادہ گندم فراہم کی گئی ہے؟
- (د) کن کن ملوں کو کوٹا سے کم گندم فراہم کی گئی ہے؟
- (ه) اس عرصہ کے دوران جن ملز کے خلاف بے قاعدگی پر کارروائی کی گئی ہے ان کے نام اور جس بے قاعدگی پر کارروائی کی گئی ہے، اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک:

- (الف) لاہور میں 38 عدد فلور ملیں ہیں ان سے روزانہ تقریباً 1500 میٹرک ٹن آٹا بنتا ہے۔ فلور ملز اور مالکان کے نام درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	فلور ملز	نام مالکان
1-	داتا فلور ملز	میاں فیاض، محمد اکرم
2-	پریسٹر فلور ملز	محمد خالد، عارف
3-	لاہور فلور ملز	اظہار کے حق
4-	راوی فلور ملز	میاں احمد
5-	سپریم فلور ملز	خلیق ارشد
6-	ساجد فلور ملز	ساجد عبداللہ
7-	افضل فلور ملز	میاں افضل
8-	رحمت فلور ملز I	بختیار علی باہر
9-	رحمت فلور ملز II	- ایضاً۔
10-	یعقومیہ فلور ملز	میاں اشرف
11-	فردوس فلور ملز	ملک مجید شجاع
12-	گڈلک فلور ملز	عبدالستار
13-	ناصر فلور ملز	احسن رضا
14-	مدینہ فلور ملز	نوید مظہر

ایف اے فلور ملز	نوازش علی	15-
ذیشان فلور ملز	محمد ارشد	16-
صفدر فلور ملز	محمد صفدر	17-
فائیو سٹار فلور ملز	حاجی عاشق	18-
پاکستان فلور ملز	محمد طارق	19-
شیخ برادر فلور ملز	میاں اکبر	20-
بادامی باغ فلور ملز	حاجی محمد امین وغیرہ	21-
سنی فلور ملز	حاجی عبداللہ	22-
ماڈرن فلور ملز	چودھری وجاہت حسین	23-
فیروز فلور ملز	میاں خالد	24-
حیات فلور ملز	صوفی محمد بلال	25-
طارق فلور ملز	شیخ عارف	26-
بھٹی فلور ملز	عبدالرشید	27-
سرتاج فلور ملز	میاں اخلاق احمد	28-
قیصر فلور ملز	قیصر رشید	29-
عظیم فلور ملز	شیرا گلن	30-
گلستان فلور ملز	میاں خالد	31-
النور فلور ملز	محمد ایوب	32-
شبح فلور ملز	صلاح الدین	33-
الرائی فلور ملز	میاں محمد ندیم	34-
عوامی فلور ملز	ملک محمد طاہر	35-
سلیم فلور ملز	رفاقت علی	36-
اے بی فوڈ فلور ملز	علی محمد	37-
برکت فلور ملز	محمد امجد	38-

(ب) یکم جنوری 2005 سے مورخہ 05-12-23 تک ان فلور ملوں کو گورنمنٹ کے گوداموں سے کل

-/506,61,20 بوری گندم جاری کی گئی۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فلور ملز	مقرر کردہ کوٹا بوریاں	اجراء کردہ بوریاں	کم اجراء بوریاں	زائد اجراء بوریاں
1-	داتا	110366	89350	21016	X

X	21305	89034	110339	پریمیر	-2
X	18939	82146	101085	لاہور	-3
X	15420	59617	75037	راوی	-4
X	12649	81869	94518	سپریم	-5
X	22655	61929	84584	ساجد	-6
X	20530	73390	93920	افضل	-7
X	14137	63988	78125	رحمت-I	-8
X	9957	43981	53938	رحمت-II	-9
X	11326	41784	53110	یعقوبیہ	-10
X	18907	39376	52283	فردوس	-11
X	12920	52162	65082	گڈلک	-12
X	19801	57521	77322	ناصر	-13
X	6331	28080	34411	مدینہ	-14
X	4441	21964	26405	ایف اے	-15
X	3849	16700	20549	ذیشان	-16
X	2650	10752	13402	صنذر	-17
X	4263	12720	16983	فائیونٹار	-18
X	5574	21906	27480	پاکستان	-19
X	6000	218489	224489	شیخ برادر	-20
X	xx	95895	95895	بادامی باغ	-21
X	11000	57989	68989	سنی	-22
X	xx	108523	108523	ماڈرن	-23
X	8255	57191	65446	فیروز	-24
x	27010	53503	80513	حیات	-25
x	8000	43542	51542	طارق	-26
x	x	54767	54767	بھٹی	-27
x	7000	54506	61506	سرتاج	-28
x	7000	44789	51789	قیصر	-29
x	x	54168	54168	عظیم	-30
x	6650	43627	50277	گلستان	-31
x	7000	66750	73750	النور	-32
x	6040	46211	52251	شیخ	-33



x	7000	45167	52167	الراعی	-34
x	4000	29422	33422	عوامی	-35
x	4000	27886	31886	سلیم	-36
x	2500	8012	10512	ابے بی نوڈ	-37
x	x	2800	2800	برکت	-38
x	358125	2061506	2419631	کل میزان	

(ج) کسی بھی مل کو ان کے کوٹا سے زائد گندم کا اجراء نہ کیا گیا۔

(د) اس بارے میں جز (ب) کے کالم "کم اجراء" میں تفصیل دی گئی ہے۔ تاہم ملوں نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق محکمہ خوراک سے گندم حاصل کی۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران جن ملوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان ملوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1- گلستان فلور ملز:- منسٹر نوڈ انسپکشن ٹیم کی انسپکشن مورخہ 05-02-18 کے وقت مل بند تھی۔ آٹھ ہاڈیوں کی پیمائش بوجہ بجلی لوڈ شیڈنگ چلو کر پیمائش نہ کی جاسکی۔ گیٹ سیل رجسٹر میں اندراجات نہ کئے گئے تھے۔ کیش میمورٹب نہ کی گئی تھی۔ گیٹ رجسٹر/کیش میمورٹب نہ کی گئی تھی۔ فرضی ڈیلی رپورٹ مرتب کر کے کوٹا گندم حاصل کیا گیا۔ گلبرگ سنٹر سے آمدہ گندم کے ملز ریکارڈ/رجسٹر میں مکمل اور درست اندراجات نہ تھے۔ نوڈ گرین رجسٹر تصدیق شدہ نہ تھا۔ شوکاز نوٹس جاری کیا گیا جس پر کارروائی جاری ہے۔

2- صفدر فلور ملز: سیل کے اعداد میں تضاد تھا۔ ڈیلی ٹاک رجسٹر اور گیٹ رجسٹر محکمہ کی ہدایات کے مطابق مرتب نہ تھے۔ موقع پر تعداد تھید اور ظاہر کردہ تعداد میں فرق تھا۔ صفدر اور ذیشان فلور ملز کا اکٹھا رجسٹر بنایا گیا تھا۔ منسٹر ٹیم مل پر آمدہ ٹاک گندم کے ریکارڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے پیمائش نہ کر سکی۔ فلور ملز بند تھیں۔ شوکاز نوٹس جاری کیا گیا جس پر کارروائی جاری ہے۔

3- فردوس فلور ملز: 20 کلوگرام کا آٹا تھید۔/228 روپے کی بجائے دکاندار کو۔/245 روپے میں سیل کیا گیا تھا جس پر فلور ملز کو شوکاز نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ مجاز اتھارٹی نے فلور ملز کو وارننگ جاری کر دی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال (ہ) جز کے حوالے سے ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ انسپکشن ہوئی تھی اور انہوں نے اس میں پانچ allegations لگائے ہیں اور کہا ہے کہ انہیں شوکاز نوٹس جاری کیا گیا

ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج اس سوال کو آئے ہوئے تقریباً پندرہ ماہ ہو گئے ہیں ان شوکاژ نوٹس کا آج تک کیا بنا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! انکو آڑی کی گئی تھی اور ان کو وارننگ دے دی گئی تھی۔

حاجی محمد اعجاز: یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ذرا تفصیل سے بتائیں کہ کیا وارننگ دی گئی خالی وارننگ کیا ہوتی ہے؟ وزیر خوراک: اعجاز صاحب! وارننگ کا مطلب وارننگ ہی ہوتا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! مجھے اس کا مفصل جواب چاہئے انہوں نے پانچ allegations لگائے ہیں۔

جناب سپیکر: وارننگ کا مطلب ہوتا ہے کہ آئندہ احتیاط کریں ایسی حرکت نہیں ہونی چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے وارننگ کی بات کی ہے۔ فیصل آباد میں فلور ملز میں جن کے پاس کنکشن بھی نہیں ہے ان کو یہ کوٹا دے رہے ہیں۔ Under the law یہ ہے کہ یہ اس کی capacity نہیں ہے مل کے پاس کنکشن نہیں ہے اور میرا سوال گو کہ قانون و ضوابط کے مطابق اس لسٹ میں ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہے اس لئے میں وزیر صاحب کے علم میں یہ بات لایا ہوں کہ کیا انہوں نے اس پر کوئی ایکشن لیا ہے؟ کیونکہ میں نے ان کو بتایا بھی تھا اور اس مل میں ابھی بھی کنکشن نہیں ہے اور یہ ان کو کوٹا دے رہے ہیں اور وہ کوٹا مارکیٹ میں بیچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب نے یہ کیس میرے نوٹس میں دیا تھا لیکن میں اس کی وضاحت یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے ایسی پالیسی ہوا کرتی تھی کہ اگر کسی کا واپڈا کا کنکشن نہیں ہوتا تھا ان کو گورنمنٹ کی طرف سے کوٹا نہیں دیا جاتا تھا لیکن اس کے بعد 2005 سے جو نئی پالیسی وضع کی گئی تھی اس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ جن کے پاس اپنے جنریٹر ہیں ان کو بھی کوٹا دیا جائے گا اور وہ مذکورہ مل جس کا رانا صاحب نے کہا تھا اس کے

پاس اپنا ایک جنریٹر موجود ہے جو بجلی فراہم کرتا ہے جس سے گرائنڈنگ ہوتی ہے اور ہم نے انسپکشن بھی کی ہے اور وہ جنریٹر کے ذریعے وہ مل سے گرائنڈنگ کر رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی پر بات کرتا ہوں under the law جس الیکٹرک انپکٹر سے جو آپ electricity produce کرتے ہیں اس کا آپ کو لائسنس لینا ہوتا ہے۔ نمبروں کے وہ لائسنس مل کے پاس نہیں ہے۔ نمبر ٹو کہ دس ہاڈیوں کی ایک مل ہے اور اس پر generation capacity جنریٹ ہوتی ہے وہ ایک ہاڈی نہیں چل سکتی یہ اس کو دس ہاڈیوں کا کوٹا دے رہے ہیں کیونکہ this is the malafide of the department کہ جو میں نے ان کو یہ بتایا اور میرا سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جنریٹر بھی آپ afford کریں electricity is cheaper than the generator اس کے پاس کنکشن ہی نہیں ہے۔ دوسرا اگر اس کے پاس ہے تو اس کے لئے اس کو license چاہئے کہ وہ کتنی بجلی جنریٹ کر رہا ہے مل چلانے کے لئے۔ پہلی جو اس کے پاس دس ہاڈیاں ہیں اس کے لئے ان کے پاس 650 KV کا جنریٹر ہونا چاہئے وہ اس کے پاس نہیں ہے کیونکہ یہ کوٹا دے رہے ہیں وہ آگے ملوں کو بیچ رہا ہے اور گورنمنٹ ہر روز تقریباً ستر اسی لاکھ روپے مارکیٹ اپ pay کر رہی ہے۔ مل جو چوری ہو رہی تھی، جو embezzlement ہو رہی تھی اور جو سبسڈی دی جا رہی تھی اس کی نشاندہی کی تھی اگر ان کے علم میں یہ بات نہیں ہے تو it is fair enough

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! انسپکشن کی گئی اور ڈپٹی ڈائریکٹر فیصل آباد نے جو تفصیلی رپورٹ بھیجی اس میں ان کے پاس ساڑھے پانچ ہزار KV کا جنریٹر موجود ہے جو اس مل کو چلانے کے لئے کافی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I challenge this statement! اگر ان کے پاس اس capacity کا جنریٹر ہو تو آپ مجھے جو مرضی چاہیں سزا دیں۔ یہ غلط کہہ رہے ہیں ان کے پاس جو جنریٹر ہے اس سے دو ہاڈیز بھی نہیں چل سکتی ہیں وہ ہر روز تقریباً 8000 بیگ لے کر دوسری مل کو بیچتے ہیں۔ These are about 35 thousand rupees without anything اصل تو یہ issue ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا اس کو دوبارہ دیکھ لیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، حاجی محمد اعجاز!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں ارشاد فرمایا ہے فردوس فلور ملز جو 20 کلوگرام آٹے کا تھیدہ -/228 روپے کی بجائے دکاندار کو -/245 روپے میں سیل کیا تھا۔ ایک تو یہ بتائیں کہ اس مل نے دکانداروں کو جو تھیلے فروخت کئے تھے ان کی تعداد کیا تھی؟ دوسری یہ بات کہ جو extra رقم دکاندار نے مل مالکان کو ادا کی وہ رقم دکانداروں کو واپس دلوائی گئی یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! جو رپورٹ آئی ہے اس کی ہم مزید انکوائری کر رہے ہیں اور اس کی liability بتا لگنے پر ہم ایکشن لیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ -/228 روپے کا تھیدہ -/245 روپے میں دکانداروں کو فروخت کیا گیا۔ میری ان سے گزارش ہے کہ ذرا یہ بتادیں کہ کتنے تھیلے -/245 روپے میں فروخت کئے گئے اور جو اضافی رقم دکانداروں سے وصول کی گئی کیا وہ رقم مل مالکان نے دکانداروں کو واپس کی یا نہیں کی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ طے کرنا تو ممکن نہیں ہے کہ کتنے تھیلے فروخت کئے۔ جب انسپکشن کی گئی یا انکوائری کی گئی تو اس وقت وہ فروخت ہوتے ہوئے پائے گئے تھے جس پر ان کے خلاف کیس بنا دیا گیا تھا۔ سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 38 ملز ہیں جن کو گورنمنٹ گندم کا کوٹا فراہم کرتی ہے ان میں سے ایک ماڈرن فلور مل ہے جن کے مالک چودھری وجاہت حسین صاحب ہیں۔ چودھری وجاہت حسین صاحب کی مل کو سالانہ گندم کی بوری دینے کا کوٹا مقرر کیا گیا ہے 108523۔ ان 38 فلور ملز میں یہ دوسرے نمبر پر ہیں جن کو سب سے زیادہ بوری دینے کا کوٹا فراہم کیا جاتا ہے۔ صرف تین ملیں ہیں جن کو پورا کوٹا فراہم کیا گیا باقی کسی مل کو پورا کوٹا فراہم نہیں کیا گیا سب کو کم دیا گیا ہے اور اس کی تعداد بھی انہوں نے آگے لکھی ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ باقی سب کو تو انہوں نے کم اجراء کیا ہے اور صرف ان تین ملوں کو انہوں نے

اجراء پورا کیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! حکومت کی پالیسی کے مطابق پچاس بوری فی باڈی ہر ماہ ہر مل کو کوٹا دیا جاتا ہے اور اس کوٹا میں کسی مل کے ساتھ کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں کی جاتی کچھ ملوں نے اپنی خوشی سے جو ان کا فکس کوٹا ہے اس سے کم گندم اٹھائی ہے گو اس میں حکومت کی طرف سے یا گلے کی طرف سے ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فرما رہے ہیں کہ کچھ ملوں نے اپنے کوٹے سے کم کوٹا اٹھایا ہے۔ یہ ذرا ان کے نام بتادیں جنہوں نے اپنی request پر کم کوٹا اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب والا! جواب کے ساتھ تفصیل لف کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے ساتھ detail لف ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ ذرا اسی تفصیل کو ہی پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! داتا فلور ملز کا مقرر کردہ کوٹا 4,80,540 بوری ہے۔ انہوں نے 3,03,239 بوری اٹھائی ہے۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! داتا فلور ملز کا مقرر کردہ کوٹا 1,10,366 بوری ہے جبکہ اجراء 89,350 بوری ہوئی ہیں۔۔۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں جو اعداد و شمار پڑھ رہا ہوں یہ بالکل updated figures ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: پھر ہمیں غلط figures کیوں فراہم کی گئی ہیں؟ ہماری تو updated figures ہونی چاہئیں۔

وزیر خوراک: جب سوال print ہوا تھا تو تب یہ figure تھی۔

سید احسان اللہ وقاص: یہ تو پہلے رولنگ آچکی ہے کہ update کیا جائے۔  
وزیر خوراک: اگر آپ سابقہ figures مانگتے ہیں تو وہی دے دیتے ہیں۔  
جناب سپیکر: وزیر خوراک صاحب! آپ پڑھ دیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! داتا فلور ملز کا کوٹا 4,80,540 بوری بنتا ہے لیکن انھوں نے 3,03,239 بوری اٹھائی ہے۔ انھوں نے 1,77,000 بوری کم اٹھائی ہے۔ پریسٹر فلور ملز کا کوٹا 4,58,000 بوری بنتا ہے لیکن انھوں نے 1,75,291 بوری اٹھائی ہے۔ لاہور فلور ملز کا کوٹا 4,35,162 بوری بنتا ہے لیکن انھوں نے 2,34,619 بوری اٹھائی ہے۔ راولی فلور ملز کا کوٹا 2,55,087 بوری بنتا ہے لیکن انھوں نے 2,09,146 بوری اٹھائی ہے۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہرانا چاہتا ہوں اور وزیر خوراک صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ جو کوٹا ملوں کا مقرر تھا انھوں نے خود request کر کے اپنا کوٹا کم کیا ہے۔ یہ definitely انھوں نے ان کو لکھا ہو گا کہ ہمیں اتنا کوٹا نہیں بلکہ اتنا چاہئے۔ کیا ان کے پاس ان کی کوئی ایسی تحریر موجود ہے کہ یہ بتا سکتے ہیں کہ انھوں نے جس میں یہ request کی ہو کہ ہمارا جتنا کوٹا ہے اس سے کم کوٹا اٹھائیں گے؟

جناب سپیکر: وہ نام بتا رہے ہیں ناں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ تو یہ خود کہہ رہے ہیں جبکہ میری اطلاع یہ ہے کہ ان کو جان بوجھ کر یہ کم کوٹا دیا گیا ہے۔ دیکھیں! کون سی مل ہے جو کم کوٹا اٹھائے گی؟ ملوں والے تو گندم لینے کے لئے پیچھے پیچھے بھاگتے ہیں کہ ہمیں پوری گندم دی جائے لیکن گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کچھ ملیں پرائیویٹ طور پر بھی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! پرائیویٹ نہیں۔ گورنمنٹ نے ملوں کو کوٹا دینا ہوتا ہے۔ انھوں نے یہ کہا ہے کہ ملوں کا جو کوٹا مقرر ہے اس سے کم کوٹا اس لئے ہم دیتے ہیں کہ وہ ملیں خود request کرتی ہیں۔ یہ مجھے اس floor پر بتادیں کہ کیا کوئی تحریر ان ملوں نے ان کو دی ہے کہ جس میں request کی گئی ہو کہ ان کا کوٹا کم

کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ملوں کا کوٹا across the board بغیر کسی تفریق کے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ پچاس بوری per body, per month fixed ہے اور یہ across the board ان کو sanctioned کوٹا ہے لیکن ہر مل نے ہر مہینے جتنی گندم اٹھانی ہوتی ہے اتنی گندم کا وہ پیسا بنک میں ڈیپازٹ کراتے ہیں، چالان ڈیپازٹ کر کے وہ کھلمے میں جاتے ہیں کہ یہ ہمارا چالان ہے اس کے مطابق گندم بھیج دی جائے۔ اس چالان کے مطابق ان کو گندم issue کر دی جاتی ہے۔ اس میں جو بھی مل جتنی گندم اٹھانا چاہتی ہے وہ اتنے پیسوں کا چالان جمع کراتی ہے۔ اس کے لئے ان پر بھی حکومت کی طرف سے یہ سختی نہیں ہو کرتی کہ آپ نے اتنی گندم ضرور اٹھانی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی بھی مل کی طرف سے کوئی ایسی شکایت آئی ہے کہ پچاس بوری سے کم کوٹا لینا چاہتے تھے اور نہیں ملا تو ہم اس کے خلاف ایکشن لینے کو تیار ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔  
جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ زینب النساء قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ یہ بھی چونکہ منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو بھی pending کر لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ رولنگ دے کر کوآپریٹو کے سارے سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: مہربانی۔

جناب سپیکر: آگے ہے حاجی محمد اعجاز صاحب!۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس آدھے گھنٹے کے لئے adjourn ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے ہاؤس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے وقفہ کے بعد بوقت 5:20 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: Next question: سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! نماز کے وقت سے پہلے آپ نے سوال نمبر 7541 پکارا تھا جو صوبے میں شوگر ملوں کی تعداد کے متعلق تھا۔ اسی دوران چونکہ نماز عصر کی اذان ہو گئی تو میں انہی شوگر ملوں سے متعلق وزیر صاحب سے ایک سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے cotton areas میں شوگر ملز لگانے کی اجازت نہیں ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ مظفر گڑھ اور رحیم یار خان جو cotton growing areas ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر شوگر ملز لگانے پر پابندی ہے تو کیا ان قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس ملک کی وفاقی حکومت کی اہم ترین شخصیات دو شوگر ملیں وہاں پر بنا رہی ہیں؟

MR. SPEAKER: Minister for Food.

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ماضی میں اس طرح ہوتا تھا کہ cotton areas میں شوگر ملیں نہیں ہو کرتی تھیں لیکن اب مرکزی حکومت نے کچھ علاقوں میں یہ اجازت دی ہے اور یہ معاملہ بھی مرکزی حکومت سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، Next سید حسن مرتضیٰ صاحب! یہ question چونکہ امداد باہمی سے متعلقہ ہے، منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ pending کیا جاتا ہے۔ Next question میاں ماجد نواز صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، question disposed of ہوا۔ Next question 8161 بھی سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ یہ بھی pending کیا جاتا ہے۔ Next question ہے۔ چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، question disposed of ہوا۔ Next question 8575 رانا سرفراز احمد خان صاحب کا ہے۔۔۔ یہ بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ Next question چودھری جاوید احمد صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 7908 question No. -On his behalf

پاکپتن / ساہیوال۔ گندم کے گوداموں، گنجائش اور متعلقہ دیگر تفصیلات

\*7908: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع پاکپتن اور ساہیوال میں گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر گودام میں کتنی گندم سٹور کرنے کا انتظام ہے؟



- (ج) آنے والے سیزن میں کتنی گندم حکومت نے ان اضلاع سے خرید کرنے کا ارادہ کیا ہے؟
- (د) ان اضلاع میں کسانوں سے گندم خریدنے کے لئے حکومت نے کہاں کہاں سنٹر قائم کئے ہیں یا قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) ضلع پاکپتن اور ساہیوال کے گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ضلع پاکپتن

نمبر شمار	واقع / مقام	تعداد گودام
1-	پاکپتن	11
2-	نورپور	17
3-	بونگہ حیات	11
4-	بنی شیل عارف والا	43
5-	پی آر عارف والا	01 اور 142 بنز
6-	احمد یار	11
	میران	94

ضلع ساہیوال

نمبر شمار	واقع / مقام	تعداد گودام
1-	ساہیوال	04
2-	138-9 L	02
3-	کمیر	08
4-	ہڑپہ	04
5-	چیچہ وطنی	15
6-	کسوال	16
7-	اقبال نگر	04
8-	کماند	02
9-	غازی آباد	08
10-	170-9L	02

03 -11 داد قتیانہ

02 -12 182-9 L

84 میزان

(ب) اضلاع ہذا کے گوداموں میں درج ذیل گندم سٹور کرنے کے انتظامات ہیں۔

### ضلع پاکپتن

نمبر شمار	سنفر گودام	گنجائش ذخیرہ گندم (میٹرک ٹن)	معیاری	اپریشنل
-1	پاکپتن	5500	8270	
-2	بنی شیل عارف والا	64500	96750	
-3	احمد یار	7300	10950	
-4	پنی آ عارف والا	5500	5750	
-5	بونگہ حیات	7300	10950	
-6	نور پور	12000	18000	

### ضلع ساہیوال

نمبر شمار	سنفر گودام	گنجائش ذخیرہ گندم (میٹرک ٹن)	معیاری	اپریشنل
-1	ساہیوال	11000	14000	
-2	138-9L	2000	3000	
-3	کمیر	8400	12600	
-4	ہڑپہ	9300	13900	
-5	چیچہ وطنی	15800	21000	
-6	کسوال	13000	19500	
-7	اقبال نگر	4000	6000	
-8	کماند	2200	3300	
-9	غازی آباد	8000	12000	
-10	170-9L	17600	24400	
-11	داد قتیانہ	3000	4500	
-12	182/9-L	2000	3000	

(ج) حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے آنے والے سیزن سال 2006-07 میں ضلع پاکپتن اور ساہیوال کے لئے بالترتیب 35000 اور 95000 میٹرک ٹن خریداری گندم کے ابتدائی اہداف مقرر کئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے ضلع پاکپتن اور ساہیوال سے گندم خریدنے کے لئے مندرجہ ذیل سنٹر قائم کئے ہیں۔

#### ضلع پاکپتن

نمبر شمار	نام ضلع	خریداری سنٹر
1-	پاکپتن	بنی شیل عارف والا
2-	ایضاً۔	پی آر عارف والا
3-	ایضاً۔	احمد یار
4-	پاکپتن	رنگ شاہ
5-	ایضاً۔	26-EB
6-	ایضاً۔	چوک مرالے

#### ضلع ساہیوال

نمبر شمار	نام ضلع	خریداری سنٹر
1-	ساہیوال	پی آر ساہیوال
2-	ایضاً۔	138-9.L
3-	ایضاً۔	ہڑپہ
4-	ایضاً۔	کمیر
5-	ایضاً۔	چیچہ وطنی
6-	ایضاً۔	182-9-L
7-	ایضاً۔	غازی آباد
8-	ایضاً۔	170-9.L
9-	ایضاً۔	کسووال
10-	ایضاً۔	اقبال نگر

- 11- ایضاً۔ داد قنیانہ  
12- ایضاً۔ اوکانوالہ  
13- ایضاً۔ 90-12-L

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گزشتہ مالی سال میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے حکومت نے کتنے نئے گودام تعمیر کئے ہیں اور آئندہ مالی سال میں کتنے نئے گودام تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ہم سفر کے دوران سڑکوں پر دیکھتے ہیں کہ سائڈ پر مٹی کی ڈھیریاں لگا کر اس کے اوپر گندم رکھی جاتی ہے اور اچھی خاصی گندم خراب ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے وزیر موصوف کوئی بیان فرمائیں۔

**MR. SPEAKER:** Minister for Food.

وزیر خوراک: جناب سپیکر! گزشتہ مالی سال میں مجھے نے کوئی نئے گودام نہیں بنائے تھے لیکن اس سال حکومت نے ایک تین سالہ منصوبہ بنایا ہے جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عام گوداموں کی بجائے wheat surplus areas میں sailors مکمل کرنے جائیں گے جن میں گندم زیادہ عرصے کے لئے سٹور کی جاسکے گی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ جی۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے وزیر قانون صاحب نے یہ پوری کوشش کی کہ وہ کسی نہ کسی طریقے سے آج کے اجلاس کو illegal قرار دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ وزیر قانون نے پوری کوشش کی کہ اجلاس کو illegal قرار دے کر اجلاس ختم کرائیں لیکن آپ کو خراج تحسین ہے کہ آپ نے جرات اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ وزیر قانون نے یہ بھی کہا کہ ہم پارلیمانی پارٹی پر پرچہ کرائیں گے تو میں انہیں well come کہتا ہوں کہ وہ پارلیمانی پارٹی پر پرچہ درج کرائیں اور اگر آج کا اجلاس illegal قرار دیا جاتا تو یہ آپ کے خلاف ایک سازش

تیار کی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں آپ۔ رانا سرفراز احمد خان صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

### کورم کی نشاندہی

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ جو بات ہے کہ لاء منسٹر نے اجلاس نہیں ہونے دیا تو راجہ صاحب! حکومتی اراکین کو میں باہر بھجواتا ہوں۔ آپ کی ریکوزیشن پر اجلاس بلا یا گیا ہے، کورم پورا کیجئے۔ اگر نہیں ہو گا تو ہم آکر پورا کریں گے اور اجلاس چلائیں گے۔ میں کورم پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں اور بعد میں ہم پورا کریں گے۔ گھنٹیاں بچیں گی اور ہم پورا کریں گے۔

(اس مرحلہ پر حکومتی اراکین لابی میں تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔ 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(--- جاری)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔ اب ہاؤس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے اور سوال نمبر 7908 زیر بحث ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ اپوزیشن کی ریکوزیشن پر۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اگر آج یہ اپوزیشن کاریکوزیشن اجلاس چل رہا ہے تو آپ کے فیصلے کے احترام میں چل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اجلاس چلے گا تو جب تک آپ چاہیں گے اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ اجلاس چلے گا اور اس کے بعد اگر آج آپ بات کریں گے، چودھری پرویز الہی کی حکومت پر تنقید کریں تو آج اسی کے صدقے آپ بات کرنے کے قابل بھی ہوئے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آج آپ نے جو ملاحظہ فرمایا ہے کہ صبح سے جو صورتحال اسمبلی میں پیدا کی گئی ہے۔ میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ آج راجہ بشارت صاحب بالکل اپنا tempo loose کر بیٹھے ہیں۔ اب ان کا حال یہ ہے کہ پہلے جب ہم نے یہ concern show کیا تھا کہ آج ہم اس بات پر اپنا concern show کر رہے ہیں کہ لاء منسٹر صاحب پہلے سی ایم صاحب کے اختیارات تو استعمال کرتے تھے۔ جیسے پنجابی کا ایک مقولہ ہے کہ "گوانڈی داروپ نہ آوے تے مت ضرور آجاندی اے" راجہ صاحب نے جتنے دھمکی آمیز اور ہتک آمیز لہجے میں حکومتی بچوں کے ممبروں کو باہر نکالا ہے۔ اس پر بھی ہم اپنا concern show کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب تشریف رکھیں۔ رانا سرفراز احمد خان صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 7935۔

محکمہ خوراک میں سال 2003 تا حال بھرتی کی تفصیل

\*7935: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سال 2003 سے آج تک پنجاب محکمہ فوڈ نے کتنے ملازمین بھرتی کئے، ضلع وار، تحصیل وار ان ملازمین کی تعلیمی قابلیت، عمدہ اور پتاجات تفصیل سے بتائیں؟

وزیر خوراک:

محکمہ خوراک نے سال 2003 سے آج تک 109 ملازمین بھرتی کئے، جن کی تفصیل ڈویژن وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! مجھے نے جواب میں 109 ملازمین کی بھرتی کا بتایا ہے جبکہ 2 جو نیئر کلرک اور 6 کلاس چہارم کے ملازمین بہاولپور ڈویژن سے بھرتی کئے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کس اخبار میں اشتہار دیا تھا اور اس کمیٹی کا سربراہ کون تھا اور کتنے لوگوں نے درخواستیں دی تھیں جن میں سے صرف یہ چھ بندے بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب والا! روزنامہ ”خبریں“ اور روزنامہ ”جناح“ میں اشتہار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ competent authority نے ہی بھرتی کئے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 109 بندے بھرتی کئے ہیں۔ اس میں جو ضلع وار تفصیل مانگی گئی تھی وہ بھی انہوں نے دی ہے۔ اس تفصیل میں، میں نے دیکھا ہے کہ تین ڈویژن ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان کے اندر 18 بندے بھرتی ہوئے ہیں جبکہ ایک ڈویژن راولپنڈی میں 30 بھرتی ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ گندم کا growing area تو جنوبی پنجاب ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہاں پر کم بندے بھرتی کئے گئے ہیں اور راولپنڈی میں تین ڈویژن کی نسبت زیادہ بھرتی کئے گئے ہیں۔ کیا اس طرف ضرورت نہیں تھی یا اس طرف کوئی مجبوری تھی؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! جتنی اسامیاں خالی ہوں تو بھرتی اس حساب سے ہوتی ہے اس لئے جن علاقوں میں زیادہ اسامیاں تھیں وہاں پر زیادہ بھرتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے، چونکہ منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد محسن خان لغاری صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اعجاز احمد سماں صاحب کا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: سوال نمبر 8074۔

صوبہ میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش اور دیگر تفصیلات

\*8074: چودھری اعجاز احمد سماں: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ خوراک پنجاب میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش بیان فرمائی جائے؟  
 (ب) گنجنی میں سٹاک گندم کتنے عرصہ میں gluten level میں فرق آتا ہے؟  
 (ج) اگر فرق ظاہر ہوتا ہے، تو تفصیلاً آگاہ کریں؟  
 (د) پنجاب کی سرزمین پر ذخیرہ گندم میں آج تک gluten کم ہونے کے واقعات سے تفصیلاً آگاہ کریں؟

وزیر خوراک:

(الف) محکمہ خوراک پنجاب میں گندم کو گوداموں میں ذخیرہ کرنے کی کل معیاری گنجائش 22.95 لاکھ میٹرک ٹن ہے۔

(ب) محکمہ خوراک صوبہ کی ضروریات کے مطابق گندم ذخیرہ کرتا ہے جو اوسطاً 28 لاکھ ٹن ہوتی ہے اور 57 سے سال بھر میں فلور ملوں کو جاری کر دیتا ہے۔ تقریباً 10 لاکھ ٹن گندم گنجنیوں کی شکل میں ذخیرہ کی جاتی ہے جس کی ذخیرہ کاری کی زیادہ سے زیادہ میعاد 6 تا 8 ماہ ہوتی ہے۔ پاکستانی گندم کی مختلف اقسام میں گلوٹن کی مقدار 28 تا 32 فیصد ہوتی ہے اور ایک سال کی ذخیرہ کاری پر تقریباً اوسط 30 فیصد بنتی ہے اور کھلے میں ذخیرہ کاری سے گلوٹن کی مقدار پر کوئی اثر نہ پڑتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا جا چکا ہے۔

(د) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ آج تک محکمہ کو کسی بھی طرف سے gluten level کی کمی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب گندم کو open (جس کو گنجنی بولتے ہیں) جب سٹاک کرتے ہیں تو اس کا کتنے عرصے کے بعد gluten level ختم ہو جاتا ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ٹیکنیکل سوال کیا گیا ہے تو اس کا ٹیکنیکل جواب یہ ہے کہ open گندم سٹاک کرنے



سے اس کے gluten level پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! چار سال پہلے ایک سیکرٹری خوراک تھے جو بعد میں اسلام آباد shift ہو گئے۔ پنجاب کی تاریخ میں پچاس لاکھ ٹن سے زیادہ گندم انھوں نے خرید کی تھی۔ انھوں نے اور پاسکو نے جو 800 روپیہ بوری کاریٹ تھا وہ 500 روپے میں open auction کیا اور اس میں یہ لکھا گیا تھا اور categorically report ہے کہ اس کا gluten level ختم ہو چکا ہے اگر نہیں تو میں ان کو چیلنج کروں گا اور ریکارڈ کے مطابق کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! gluten level اس وقت کم ہوتا ہے جب گندم میں moisture زیادہ ہو اور excessive heat بھی پہنچتی رہے۔ یہ چار پانچ سال پرانی بات کر رہے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ کہیں ایسی جگہ پر گندم سٹاک کی گئی ہو جہاں پر اس کا humidity level increase ہو یا وہاں پر گیا ہو اور ساتھ ہی وہاں پر heat بھی زیادہ ہو تو اس وجہ سے وہ خراب ہوئی ہو otherwise جو گندم dry condition میں سٹور کی جائے اور اس میں excess wheat نہ ہو جب moisture کے ساتھ heat add ہوتی ہے تب gluten level affect ہوتا ہے otherwise نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! سوال داخل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک بین الاقوامی اصول ہے کہ پہلے مقامی زمینداروں کی گندم بیچی جائے بعد میں import کی جائے۔ انہوں نے دو سال پہلے دس لاکھ ٹن گندم import کی۔ پنجاب کی ساٹھ سالہ تاریخ میں یکم دسمبر 2005 کو issue کیا گیا۔ ہمیشہ محکمہ فوڈ کی پالیسی یہ ہے کہ 14۔ اگست، یکم ستمبر، 14۔ اکتوبر، یکم نومبر یعنی اس دوران یہ اپنے سٹاک کو release کرتے ہیں۔ پچھلے وزیر خوراک صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے تھے انہوں نے یکم دسمبر کیوں کیا؟ پچھلے سال 67 لاکھ روزانہ سود کی مد میں یہ پیدا دیتے تھے۔ اس سال جنوری تک ایک کروڑ 23 لاکھ ہے، پاسکو کا ریکارڈ چیک کرالیں، پنجاب فوڈ کاریکارڈ چیک کرالیں گندم کو زیادہ دیر open سٹاک کرنے سے اس کا gluten level ختم ہو جاتا ہے اور وہ انسانی کھانے کے قابل نہیں رہتی۔

راجہ ریاض احمد: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! ابھی آپ نے غور فرمایا ہو گا کہ منسٹر موصوف نے خود یہ کہا ہے کہ اگر گندم خشک ہو اور سنور میں ہو تو اس کا gluten level کم نہیں ہوتا۔ اب پوچھنا یہ گیا ہے کہ جو open جگہ پر گندم ہے اس کا gluten level کتنے عرصے میں ختم ہوتا ہے؟ منسٹر صاحب تو خود یہ اقرار کر رہے ہیں کہ جو سنور میں ہو جہاں پر نمی نہ ہو وہاں پر کم نہیں ہوتا۔ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! راجہ ریاض صاحب کو ذرا دیر سے سمجھ آتی ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جہاں پر heat زیادہ نہ ہو اور moisture زیادہ نہ ہو، چاہے وہ گنجیوں کی شکل میں سنور کی ہو یا کسی shed میں سنور کی ہو اس کا gluten level affect نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8287 چودھری زاہد پرویز صاحب کا ہے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! سوال 8287 کو چھوڑ دیں۔ میں اگلا سوال 8288 کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر اس کو dispose of کر دیں؟

چودھری زاہد پرویز: جی، جناب!

جناب سپیکر: سوال نمبر 8287 dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، چودھری صاحب! اگلا سوال پکاریں۔

چودھری زاہد پرویز: سوال نمبر 8288۔

دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ میں تعینات سٹاف، گندم کی خرید و خورد برد کی تفصیل

\*8288: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ کے ماتحت گریڈ 11 اور اس سے اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، جگہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس وقت جن ملازمین کے خلاف گندم کی خورد برد کے سلسلہ میں محمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے؟

(ج) مذکورہ ڈپٹی ڈائریکٹر کے ماتحت اضلاع میں سال 2004 اور 2005 میں کتنی گندم خرید کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کس کس جگہ اور گودام میں گندم کی خورد برد ہوئی؟  
وزیر خوراک:

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ کے ماتحت گریڈ 11 اور اس سے اوپر ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عمدہ	گریڈ	جگہ تعیناتی	عرصہ تعیناتی
1-	سردار احتشام الحق	DDF	18	ریجنل آفس گوجرانوالہ	01-09-2005 تا حال
2-	محمد اقبال ڈوگر	ADF	17	- ایضاً	18-04-2006 تا حال
3-	حبیب اللہ ورک	S&EO	16	- ایضاً	01-09-2004 تا حال
4-	رانا محمد یونا	AAO	17	- ایضاً	17-01-2005 تا حال
5-	محمد اکرام قریشی	Supdt:	16	- ایضاً	17-01-2004 تا حال
6-	محمد سردار احمد	- ایضاً	16	- ایضاً	01-01-2005 تا حال
7-	نور علی	Asstt:	11	- ایضاً	06-09-2002 تا حال
8-	جاوید حسین قریشی	- ایضاً	11	- ایضاً	- ایضاً
9-	رانا شاہد شفیق	- ایضاً	11	- ایضاً	17-01-04 تا حال
1-	چودھری محمد فاروق	DFC	16	ضلعی مختار خوراک گوجرانوالہ	03-04-06 تا حال
2-	محمد ارشد باجوہ	Supdt:	16	- ایضاً	27-2-2006 تا حال
3-	محمد یعقوب سندھو	- ایضاً	11	- ایضاً	26-04-2006 تا حال
4-	حاجی نیاز احمد	- ایضاً	11	پنی آر سنفر گوجرانوالہ-I	20-04-2004 تا حال
5-	خلیل احمد گوجر	- ایضاً	11	پنی آر سنفر گوجرانوالہ-II	20-04-2006 تا حال
6-	مشتاق احمد چیمہ	- ایضاً	11	پنی آر سنفر گوجرانوالہ-III	05-4-2005 تا حال
7-	حبیب الرحمن خان	- ایضاً	11	پنی آر سنفر گھڑ	13-4-2006 تا حال
8-	مشتاق احمد بھنڈر	- ایضاً	11	پنی آر سنفر کاموکی	27-09-2004 تا حال
9-	محمد عارف	- ایضاً	11	پنی آر سنفر ایمن آباد	05-4-2005 تا حال
10-	نصر اللہ خان ندیم	- ایضاً	11	پنی آر سنفر نوشہہ ورکاں	- ایضاً
11-	عبدالحی خان	- ایضاً	11	- ایضاً	05-4-2005 تا حال
12-	علی امام زیدی	- ایضاً	11	پنی آر سنفر علی پور چٹھہ	20-4-2003 تا حال
1-	روحیل بٹ	DFC	16	ضلعی مختار خوراک سیالکوٹ	2-1-2004 تا حال
2-	سید سیاف علی عباس	AFC	11	پنی آر سنفر سیالکوٹ	31-3-2004 تا حال
3-	شماہنواز چوہان	AFC	11	پنی آر سنفر سرانوالی	31-03-04 تا حال
4-	رانا مسرور احمد خان	- ایضاً	11	پنی آر سنفر ڈسکہ	12-4-06 تا حال
5-	رانا مختار احمد خان	- ایضاً	11	صدر آفس، سیالکوٹ	- ایضاً
6-	خواجہ علاؤ الدین	- ایضاً	11	پنی آر سنفر سمبڑیاں	- ایضاً

7-	عبدالقہار خان	- ایضاً	11	پنی آر سنٹر نارووال	- ایضاً
1-	میاں ریاض الدین	DFC	16	ضلعی مختار خوراک	24-5-2006
2-	ذکاء اللہ	AFC	11	پنی آر سنٹر گجرات	11-4-2006 تا حال
3-	سلیم اللہ	- ایضاً	11	پریچر سنٹر منگوال	19-4-2006 تا حال
4-	راجہ قمر الزمان	- ایضاً	11	پنی آر سنٹر لالہ موسیٰ	1-3-2004 تا حال
5-	محمد اشرف	- ایضاً	11	پنی آر سنٹر ملکوال	29-4-2003 تا حال
6-	چودھری محمد نذیر مانگٹ	- ایضاً	11	صدر آفس گجرات	1-5-2006 تا حال

(ب) اس وقت ایک انکوائری بر خلاف حاجی عقیل الرحمن، جو نیو اینالسٹ، گریڈ 7 کی ضلعی مختار خوراک، سیالکوٹ کے پاس چل رہی ہے، جس کی آئندہ تاریخ پیشی 23-06-06 ضلعی خوراک سیالکوٹ نے مقرر کی ہے، مذکورہ اہلکار دو مختلف خورد برد کے کیسوں میں ملوث ہیں۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ کے ماتحت اضلاع میں سال 2004 اور 2005 میں خرید کی گئی، گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 2004 گوجرانوالہ	95757.850 ٹن
سیالکوٹ	106609.150 ٹن
گجرات	41322.100 ٹن
سال 2005 گوجرانوالہ	72466.000 ٹن
سیالکوٹ	48654.800 ٹن
گجرات	33884.700 ٹن

(د) ان سالوں میں گوجرانوالہ ڈویژن میں کسی بھی جگہ اور کسی بھی گودام میں گندم کی خورد برد نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ اس وقت ایک انکوائری بر خلاف حاجی عقیل الرحمن جو نیو اینالسٹ گریڈ 7 کی ضلعی مختار خوراک، سیالکوٹ کے پاس چل رہی ہے جس کی آئندہ تاریخ پیشی 23-06-06 ضلعی خوراک سیالکوٹ نے مقرر کی ہے۔ مذکورہ اہلکار دو مختلف خورد برد کے کیسوں میں ملوث ہیں۔ یہ جو انکوائری چل رہی ہے اس کی تاریخ 11-06-06 گزر چکی ہے اس کا کیا بنا ہے اور اس کے خلاف جو خورد برد کے مختلف کیس چل رہے ہیں ان کا کیا بنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! جو فاضل رکن نے سوال کیا ہے مجھے صحیح طرح سمجھ نہیں آیا ہے لیکن جو میں سمجھ چکا ہوں اس کے مطابق جواب دیتا ہوں کہ جس مذکورہ آفیسر کے خلاف انکوآئری ہو رہی تھی وہ abscond کر رہا تھا اور اب in absentia ex-part inquiry اس کے خلاف ہو چکی ہے اور ڈگری ہو چکی ہے۔ اب آفیسر ex-part کر رہا ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی سوال تھا تو وہ repeat کریں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کے خلاف انکوآئری ہو چکی ہے۔ آگے اس کا کیا پروسیجر ہے اس کو کسی کورٹ میں بھیجنا ہے یا محکمہ سزا دے گا ذرا اس کی وضاحت کر دیں؟ وزیر خوراک: جناب سپیکر! مجھے نے اس کے خلاف ex-part claim ڈگری کر دیا ہے اور اس کے خلاف ہم کورٹ میں کیس بھی کریں گے، پرچہ بھی درج ہوگا۔

رانا آفتاب احمد خان: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے خود کہا ہے کہ انکوآئری میں findings ہیں کہ بندہ abscond کر رہا ہے اور charges prove ہو گئے ہیں۔ ایف آئی آر درج کروانے میں کیا قباحت ہے یہ تو کسی وقت بھی کروا سکتے ہیں۔ جب انکوآئری رپورٹ آگئی ہے تو according to the findings of the report اس کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں۔ اس کے لئے کیا اجازت کی ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس کے خلاف عنقریب پرچہ درج ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ خوراک جھنگ، 2002 تا حال، فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

\*5129: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک جھنگ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟  
 (ب) کتنی رقم سے گندم خریدی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ کی گئی؟  
 (ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟  
 (د) کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی؟  
 (ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس خورد برد کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک کل بجٹ اسٹیبلشمنٹ -/3,21,44,000 روپے اور گندم کی خرید کے لئے -/87,56,59,000 روپے ضلع جھنگ کو فراہم کئے گئے۔  
 (ب) جنوری 2002 سے آج تک گندم کی خرید کے لئے -/87,56,59,000 روپے کی الاٹمنٹ ہوئی اس دوران میں 66,708.400 میٹرک ٹن گندم خرید ہوئی جس پر -/5,39,21,87,475 روپے خرچ ہوئے۔ مزید برآں افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں پر -/2,18,74,449 روپے اور ٹی۔ اے، ڈی۔ اے پر -/1,24,921 روپے خرچ ہوئے۔  
 (ج) جنوری 2002 سے آج تک گاڑیوں کی مرمت کا کل بجٹ -/26,000 روپے اور کل خرچ -/

18,008 روپے ہوئے جبکہ پٹرول کا کل بجٹ-/1,95,000 روپے اور خرچ-/1,63,141 روپے ہوئے۔

(د) جنوری 2002 سے آج تک ٹیلی فون ہیڈ 522 کا کل بجٹ-/2,81,000 روپے اور خرچ-/1,33,991 روپے خرچ ہوئے جبکہ بجلی ہیڈ 533 کا کل بجٹ-/1,93,000 روپے اور خرچ-/62,631 روپے ہوئے۔ اس طرح Incidental Charges-597 میں ٹیلی فون بجلی کی مد میں-/14,38,000 روپے کی گرانٹ موصول ہوئی جس میں -/12,65,602 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران کچھ بھی خورد برد نہ ہوا۔

الائٹمنٹ، عہدیداران اور آڈٹ رپورٹس سے متعلقہ تفصیل

\*7225: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ میں سابق ممبران کے کتنے پلاٹس بوجہ نادہندگی منسوخ کئے گئے سابق ممبران کو کس قیمت پر پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے یہ پلاٹ منسوخ کرنے کے بعد کس قیمت پر کتنے ممبران کو کس تاریخ کو الاٹ کئے گئے؟

(ب) سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران کون ہیں اور بائی لاز کے مطابق یہ عہدیدار کب تک ان عہدوں پر فائز رہیں گے نئے عہدیداران کا انتخاب کب ہوگا سوسائٹی بائی لاز کے مطابق کوئی عہدیدار کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی مرتبہ فائز رہ سکتا ہے؟

(ج) سوسائٹی کا آڈٹ کب تک ہو چکا ہے، سابق آڈٹ رپورٹس میں نشاندہی کی گئی ہے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں کیا آڈیٹر کی تجویز پر بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے زیر دفعہ 50A-22-A بمطابق کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر جواب ”ناں“ میں ہے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) سابق (Latest) آڈٹ رپورٹ میں درج اہم بے ضابطگیوں کی تفصیل بیان فرمائیں نیز اس سوسائٹی کی زبان زد عام بے ضابطگیوں کے باوجود، ہماں کی انتظامیہ کو معطل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ میں کل 187 پلاٹس منسوخ کئے گئے تھے ان میں سے 85 پلاٹس ہولڈرز نے سوسائٹی ہذا سے تصفیہ کر لیا ہے اور سوسائٹی سے پلاٹس لے لئے ہیں۔ مزید برآں 22 افراد نے تصفیہ کے لئے رضامندی ظاہر کر دی ہے جبکہ 61 پلاٹس ہولڈرز کے قانونی معاملات تاحال مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں سوسائٹی کے 100 ممبران نے قبضہ کے حصول کے لئے رجوع کیا ہے۔ جونہی ممبران اپنے ذمہ بقایا جات مع ترقیاتی اخراجات سوسائٹی کو ادا کر دیں گے قبضہ زمین مروجہ بائی لاز اور قوانین کی روشنی میں ممبران کے حوالے کر دیا جائے گا آخری پلاٹ مورخہ 25- اپریل 2002 کو مبلغ -/1,25,000 روپے فی کنال کے حساب سے الاٹ کیا گیا تھا۔

(ب) سوسائٹی کے عہدیداران بمطابق بائی لاز حسب ذیل ہیں:-  
صدر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد افضل جنجوعہ، نائب صدر شاہد بٹ، سیکرٹری عبدالعلیم خان، فنانس سیکرٹری طارق صدیق  
ممبران کمیٹی:-

فراز احمد چودھری، کرنل ریٹائرڈ محمد احسان الحق، میجر ریٹائرڈ اللہ رکھا، ڈاکٹر، محمد اشرف چودھری  
یہ عہدیداران اپنے عہدوں پر نومبر 2008 تک فائز رہیں گے۔ ان عہدیداران کا انتخاب 4- دسمبر 2004 کو ختم ہوا تھا جبکہ انتخاب کا عرصہ ختم ہونے سے قبل یہی عہدیداران 28- نومبر 2004 کو مزید چار سال کے لئے منتخب ہو چکے ہیں۔

(ج) سوسائٹی کا آڈٹ مورخہ 30- جون 2003 تک مکمل ہو چکا ہے۔ جن بے ضابطگیوں کی نشاندہی آڈٹ رپورٹ میں کی گئی ہے ان پر ضابطہ کی کارروائی کی جا رہی ہے۔

(د) - ایضاً۔

پنجاب گورنمنٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور، اجلاس عام، آڈٹ  
اور بائی لاز پر عملدرآمد کی تفصیل

\*7226: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-



- (الف) پنجاب گورنمنٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور میں سالانہ اجلاس عام کب سے نہیں ہوا سالانہ اجلاس عام نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟
- (ب) اس ادارہ کاب تک کا آڈٹ مکمل ہو چکا ہے اور آڈٹ میں کن بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، چند اہم کی تفصیل بیان فرمائیں اور ان بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ اعلیٰ افسران کو مارکیٹ ریٹ سے بہت کم قیمت پر سوسائٹی کے قیمتی پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں، کیا ایسا کرنا کوآپریٹو کے قوانین کے مطابق درست ہے؟ جن سرکاری افسران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، پلاٹ کا سائز، الاٹمنٹ کی تاریخ اور وصول شدہ قیمت سے آگاہ فرمائیں۔
- (د) محکمہ کوآپریٹو کے طے کردہ ماڈل بائی لاز جو پورے صوبہ کی دیگر تمام سوسائٹیز میں تقریباً نافذ العمل ہو چکے ہیں اس سوسائٹی میں کیوں نافذ نہیں کئے گئے وجوہات سے آگاہ فرمائیں اور یہ بھی کہ محکمہ کی ہدایت پر کب تک ماڈل بائی لاز سوسائٹی کے اجلاس عام میں پیش کئے جائیں گے سوسائٹی ہذا کو ماڈل بائی لاز کے نفاذ کے لئے کتنی مرتبہ متوجہ کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی:

- (الف) مئی 2003 کے بعد، مارچ 2004 میں منعقد کی گئی جس میں پیٹنگ کمیٹی کے آٹھ ممبران بشمول وائس چیئرمین اور خزانچی منتخب کئے گئے۔ دسمبر 2004 میں وائس چیئرمین محمد اکرم برار کمیٹی کے متواتر تین اجلاس سے غیر حاضری کی وجہ اپنے آفس سے فارغ ہو گئے۔ دوسرے پانچ منتخب ممبران مارچ 2005 سے کمیٹی کے اجلاس سے غیر حاضری اور اپنے منفی رویہ کی وجہ سے کمیٹی سے باہر ہیں۔ اب صرف خزانچی اور ایک منتخب ممبر کام کر رہے ہیں۔ لہذا منتخب ممبران کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کی وجہ سے 2005 میں منعقد نہ ہو سکی۔
- (ب)

- (1) اس سوسائٹی کا آڈٹ ہر سال باقاعدگی سے کیا جاتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی دونوں آڈٹ 30۔ جون 2004 تک مکمل ہو چکے ہیں اور آئندہ سال یکم جولائی 2004 سے 30۔ جون 2005 تک کا اندرونی آڈٹ انٹرنل آڈٹ کے حوالے کیا جا رہا ہے۔

- (2) اور اب تک کسی آڈٹ میں بھی کسی طرح کی بے ضابطگی کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔
- (ج) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ پوزیشن یہ ہے کہ یہ ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہے جس کے ممبران گورنمنٹ ملازمین ہوتے ہیں اور سوسائٹی کے بائی لاز کے مطابق جس ملازم کی سروس 10 سال یا عمر 35 سال ہو سوسائٹی کا ممبر بننے اور پلاٹ کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست دینے کا اہل ہے۔ وقتاً فوقتاً جیسے پلاٹ مہیا ہوتے ہیں۔ پیچنگ کمیٹی بائی لاز کے تحت اہل ممبران کو پلاٹ الاٹ کرنے کے لئے قیمت جہاں سائز کے مطابق مقرر کی جاتی ہے وہاں پر اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ قیمت سوسائٹی کی زمین کی خرید کردہ قیمت سے اور ترقیاتی اخراجات جو اس پر خرچ ہوتے ہیں اس سے کم نہ ہو۔ سوسائٹی کا کام نہ تو منافع کمانا ہے اور نہ ہی تجارت کرنا ہے بلکہ سوسائٹی کے بائی لاز نمبر 1 کے مطابق ممبران کی سہولت اور مفاد کے لئے ایک سکیم بنانا ہے۔ سب کوآپریٹو سوسائٹیز اسی اصول کے تحت اپنے ممبران کو رہائشی پلاٹ مہیا کرتی ہیں لہذا فیز II میں جن مختلف ممبران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے پلاٹ کے سائز کے مطابق قیمت مقرر کی گئی جو پہلے سے زیادہ مقرر کی گئی جو کہ پہلی مقرر کردہ قیمت سے دگنا سے بھی زیادہ ہے جبکہ فیز I میں الاٹ کئے ہوئے پلاٹس سے کم از کم چار گنا زیادہ ہے۔
- حالانکہ فیز I میں پلاٹ کا سائز ایک کنال اور دو کنال ہے جبکہ فیز II میں پلاٹ کا سائز 17 مرلے اور 32 مرلے ہے۔ یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ ایک کوآپریٹو سوسائٹی اپنی مدد آپ کے اصولوں کے تحت کام کرتی ہے اور اس کی زمین یا الاٹمنٹ سرکاری نہیں ہے۔
- (د) سوسائٹی ہڈانے ماڈل بائی لاز کا حال اختیار نہ کئے ہیں تاہم سوسائٹی دفعہ 44- کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے بائی لاز میں درج ذیل ترامیم کیں جو کہ محکمہ نے مورخہ 12- اگست 2003 کو رجسٹرڈ کیں۔

- 1- دفعہ 12 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت سالانہ اجلاس عام منعقد کیا جائے۔
- 2- سالانہ اجلاس عام کے لئے کم از کم ممبران کا 20 فیصد کورم ہوگا۔
- 3- انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔
- 4- انتظامیہ کمیٹی کے ممبران متواتر دو میعاد کے بعد کمیٹی میں آنے کے لئے اہل نہ ہوں گے۔
- 5- پیچنگ کمیٹی میعاد ختم ہونے سے پہلے ایکشن نہ کروائے تو وہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔
- 6- ایکشن ہاتھ کھڑے کرنے کی بجائے خفیہ رائے شماری کے ذریعے ہوگا۔
- 7- ایک ایکشن کمیٹی تین ممبران پر مشتمل تشکیل دیا جائے گا جس میں سے دو ممبران سوسائٹی ہڈا کے ممبر

ہوں گے جو کہ الیکشن میں حصہ نہ لے رہے ہوں گے اور الیکشن کمشنر جو کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا افسر اسٹنٹ رجسٹرار کے رینک سے کم نہ ہوگا۔

### محکمہ خوراک ضلع شیخوپورہ، 2003 تا حال، فراہم کردہ رقم اور اخراجات سے متعلقہ تفصیل

- \*6875: چودھری محمد اکرم گجر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) جنوری 2003 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع شیخوپورہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (ب) کتنی رقم سے گندم خریدی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے پر خرچ کی گئی؟
- (ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

- (الف) محکمہ خوراک ضلع شیخوپورہ کو -/29,96,40,00,000 روپے فراہم کئے گئے تھے۔
- (ب) جنوری 2003 سے آج تک گندم کی خریداری پر زمینداروں کو ادائیگی -/88,26,96,287 روپے کی گئی۔ افسروں، اہلکاروں کی تنخواہوں اور TA/DA پر مبلغ -/15920609 روپے خرچ ہوئے۔
- (ج) جنوری 2003 سے گاڑی کی مرمت اور پٹرول پر مبلغ -/267856 روپے خرچ ہوئے۔

### پابندی کے دوران رجسٹرڈ ہونے والی کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد و تفصیل

- \*8116: محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر پابندی ہے، اگر ہے تو کس سال سے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے پابندی کے باوجود بھی چند کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ کی ہیں ان کی

تعداد اور نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے، نیز رجسٹرڈ ہونے والی سوسائٹیز کے بانی لازمی نقل بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) اگر جہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر پابندی اٹھانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 10- اپریل 1997 کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے زیر نمبری-6 (J&B) US کے تحت صوبہ بھر میں تمام قسم کی نئی انجمن ہائے امداد باہمی کی رجسٹریشن پر پابندی عائد کر دی تھی جو تاحال نافذ العمل ہے۔

(ب) حکومت کی پابندی کے دوران 4 سوسائٹیز رجسٹرڈ ہوئیں جن میں 3 کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اور ایک ملٹی پریچیز / جنرل سوسائٹی رجسٹرڈ ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

- 1- پاکستان ریٹائرڈ (پنجاب) ایپلائنگ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور
- 2- لاہور پریس کلب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور
- 3- بنگلز ایونیو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور
- 4- پاکستان ملٹی پریچیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ پنجاب لاہور

یہ تمام سوسائٹیز جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے رجسٹرڈ کی گئی تھیں رجسٹرڈ ہونے والی سوسائٹیز کے بانی لازمی فوٹو کا پتہ ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہیں۔  
(ج) فی الحال اس سلسلہ میں کسی قسم کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

کوآپریٹو سوسائٹیز کے فنڈز، فراہمی اور ملتان سے متعلقہ فنڈز کی تفصیل

\*8117: محترمہ زینب النساء قریشی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوآپریٹو سوسائٹیز کے لئے فنڈز صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت فراہم کرتی ہے؟

(ب) کوآپریٹو سوسائٹیز فنڈز کی تقسیم کا کیا طریقہ کار ہے، ضلع وار فنڈ دیئے جاتے ہیں یا آبادی کی بنیاد پر؟

(ج) سال 2002-03 تا 2005-06 ضلع ملتان کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور وہ کن کن سوسائٹیز کو دیا

گیا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی یا مرکزی حکومت کو آپریٹو سوسائٹی کو فنڈز فراہم نہیں کرتی بلکہ سٹیٹ بینک آف پاکستان پنجاب پراونشل کو آپریٹو بینک کو براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر حکومت پنجاب کی ضمانت پر فراہم کرتا ہے۔

(ب) کو آپریٹو سوسائٹیز کے لئے قرضہ جات جاری کرنے کے لئے فنڈز ضلع وار مختص کئے جاتے ہیں۔ بینک اور محکمہ امداد باہمی کا عملہ باہمی مشاورت سے فنڈز قرضہ جات کی تقسیم ہر ضلع، تحصیل، تھانہ کی سطح پر اور موجودہ انجمن ہائے کی تعداد اور سابق قرضہ کے اجراء کو مد نظر رکھ کر مختص کی جاتی ہے، تاکہ تقسیم کار مساوی رہے، یہاں پر یہ امر بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کسی فعال انجمن کو فنڈ کی وجہ سے قرضہ کے اجراء میں کوئی دشواری نہیں ہوتی بلکہ بینک کی طرف سے فعال کو آپریٹو سوسائٹیز کو پالیسی کے مطابق قرضہ جات کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(ج) سال 2002-03 تا 2005-06 کے دوران ضلع ملتان میں کو آپریٹو سوسائٹیز کے لئے جاری شدہ قرضہ جات اور مختص شدہ فنڈز کی تفصیل تتمہ (الف) اور جبکہ سوسائٹیز کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں قائم شوگر ملز، 2004 تا حال شوگر سبسی کی رقم

اور ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

\*7541: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں کل کتنی شوگر ملز ہیں ان کے ناموں اور جگہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟  
(ب) یکم جنوری 2004 سے آج تک ان شوگر ملز سے شوگر سبسی کی مد میں کتنی رقم حاصل ہوئی، تفصیل مل وار فراہم کریں؟

(ج) شوگر سبسی کی کتنی رقم کس کس ملز سے وصول کرنا باقی ہے؟

(د) اس عرصہ کے دوران شوگر سبسی فنڈز سے کتنی مالیت کے ترقیاتی منصوبے مکمل ہوئے؟

(ه) ان منصوبہ جات میں کتنے ابھی تک نامکمل ہیں؟

(و) اس وقت شوگر سبسی کی کتنی رقم کس کس آفیسر کے اکاؤنٹ میں جمع ہے؟  
وزیر خوراک:

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 40 شوگر ملیں ہیں۔ ان کے نام اور جائے تنصیب کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کرشنگ سیزن 2004-05 میں شوگر کین سبسی کی مد میں مبلغ 276.995 ملین روپے کی رقم داخل خزانہ سرکار ہوئی ہے مل وار تفصیل ادخال منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر کین سبسی کی مد میں 7.794 ملین روپے رقم وصول برائے 2004-05 ہونا بقایا ہے۔ مل وار تفصیل منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس عرصہ کے دوران شوگر سبسی فنڈ سے 132 ترقیاتی منصوبے مکمل ہوئے جن کی مالیت مبلغ 272.90 ملین روپے ہے تفصیل منسلکہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) 167 منصوبہ جات جن کی مالیت مبلغ 705.97 ملین روپے ہے ابھی تک زیر تکمیل ہیں تفصیل منسلکہ (ج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) اس وقت شوگر سبسی کی مد میں مبلغ 259.95 ملین روپے ضلعی رابطہ آفیسرز (D.C.Os) کے PLA اکاؤنٹ میں موجود ہیں تفصیل منسلکہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2004-06 کے دوران ضلع جھنگ میں کوآپریٹو

سوسائٹیز کو جاری قرض کی تفصیل

\*8168: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کوآپریٹو سوسائٹی کو قرض کس Mark-up پر فراہم کرتی ہے؟

(ب) مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کے دوران ضلع جھنگ میں کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز کو قرض حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز defaulter ہیں؟

(د) کیا حکومت کوآپریٹو سوسائٹی کو آٹھ فیصد Mark-up پر قرض دینے کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت کو آپریٹو سوسائٹی کو قرض فراہم نہیں کرتی بلکہ سٹیٹ بینک آف پاکستان، پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کو براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر حکومت پنجاب کی ضمانت پر فراہم کرتا ہے۔ بینک کی شرح مارک اپ کا تعین گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس Cost of Funds اور Operating Cost کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ موجودہ گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس 8.29 فیصد ہے۔ بینک ہذا کو آپریٹو سوسائٹیز کو از مورخہ 26-01-06 حسب ذیل شرح مارک اپ پر قرضہ جاری کر رہا ہے:-

1.	Crop Loan	12%
2.	MTF (Tractors & Implements)	15%
3.	Women Societies	12%
4.	Livestock Societies	12%
5.	Livestock Project Societies	12%
6.	Livestock Revolving Societies	12%

(ب) مالی سال 2004-05 اور دوران مالی سال 2005-06 ضلع جھنگ میں انجمن ہائے کو جاری کئے گئے قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال 2004-05		
(01-07-04 to 30-06-04)		
Societies	Borrowers	Amount
1699	13158	Rs. 310753718/-

مالی سال 2005-06		
(01-07-05 to date)		
Societies	Borrowers	Amount
1190	9229	Rs. 182124199

(ج) اس وقت ضلع جھنگ میں کل 174 کوآپریٹو سوسائٹیز Defaulter ہیں۔

(د) اس وقت پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کو سٹیٹ بینک آف پاکستان براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر فراہم کر رہا ہے۔ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک زرعی شعبہ کا دوسرا بڑا ادارہ ہے جو کہ سالانہ 8 سے 9 ارب روپے کے قرضہ جات تقسیم کر رہا ہے۔ بینک کی شرح مارک اپ کا تعین گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس Cost of Funds اور Operating Cost کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ موجودہ گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل

ریٹس 8.29 فیصد ہے۔ موجودہ حالات میں بینک کے لئے ممکن نہ ہے کہ شرح سود کو 8 فیصد تک لایا جاسکے تاہم اگر سٹیٹ بینک آف پاکستان بینک ہذا کو Production & development قرضہ جات کے لئے Subsidized Funding کرے تو پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک بھی Reciprocal Basis پر اس طرح کی مراعات چھوٹے کسانوں کو دینے کے لئے اقدامات کرے گا۔

وہاڑی، سال 2006 میں گندم کی خریداری سے متعلقہ تفصیل

\*7822: میاں ماجد نواز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) سال 2006 اپریل، مئی میں گندم کے آنے والے سیزن کے لئے حکومت کا وہاڑی میں گندم کی خریداری کے کتنے مراکز قائم کرنے کا ارادہ ہے، ان جگہوں کے نام کیا ہیں؟
- (ب) اس سیزن کے دوران حکومت کا کتنی گندم خرید کرنے کا ارادہ ہے اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ج) اس ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنا بار دانہ فراہم کرنے کا حکومت کا ارادہ ہے؟
- (د) کیا حکومت نے اس ضلع میں گندم کی خریداری کے لئے تیاری شروع کر دی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

- (الف) سال 2006 اپریل میں گندم کے آنے والے سیزن کے لئے حکومت پنجاب محکمہ خوراک ضلع وہاڑی میں خریداری گندم کے لئے 6 مراکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ درج ذیل جگہوں پر قائم کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام مرکز
1-	ماچھی والہ
2-	اڈا غلام حسین
3-	لڈن
4-	پپلی
5-	پی آروہاڑی



6- بنی ٹیل و ہاڑی

- (ب) سیزن 2006 کے دوران حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے ضلع و ہاڑی کے لئے 85 ہزار میٹرک ٹن خریداری گندم کا ہدف مقرر کیا ہے جس کے لئے 884.4 ملین رقم درکار ہے۔
- (ج) اس ضلع میں گندم کی خرید کے لئے 723207 بوری پہلے سے وہاں موجود ہے اور مزید محکمہ خوراک 126793 بوری دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔
- (د) حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں خریداری گندم کے لئے انتظامات کی تیاری جنوری 2006 سے شروع کر رکھی ہے جو یکم اپریل 2006 سے پہلے ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی۔

سال 2004-06 کے دوران ضلع جھنگ میں کوآپریٹو بینکس کی

برانچوں اور قرض کی تفصیلات

\*8169: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع جھنگ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی کتنی برانچیں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟
- (ب) مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کے دوران ان برانچوں سے کتنا قرضہ کن کن اداروں / فرموں کو دیا گیا ہے، ان کے نام، پتاجات اور قرض کی رقم کی تفصیل بتائیں؟
- (ج) ان برانچوں کے انچارج صاحبان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی درج ذیل چھ برانچیں کام کر رہی ہیں۔

1- جھنگ: فوارہ چوک جھنگ صدر

2- چنیوٹ: سرگودھا روڈ نزد گورنمنٹ گرلز کالج برائے خواتین چنیوٹ

3- بھوانا: جھنگ چنیوٹ روڈ برب روڈ بھوانا

4- لالیاں: چنیوٹ سرگودھا روڈ نزد لاری اڈا لالیاں

5- شورکوٹ: شورکوٹ روڈ نزد ریلوے سٹیشن شورکوٹ کینٹ

6- موڑگڑھ مہاراجا: موڑگڑھ مہاراجہ احمد پور سیال روڈ

(ب) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی مذکورہ بالا برانچوں نے 2004-05 اور دوران مالی سال-2004

05 کسی ادارے / فرم کو قرضہ جاری نہیں کیا اور صرف کوآپریٹو سوسائٹیز کو اور شخصی (Individual) قرضہ جات جاری کئے۔

(ج) ضلع جھنگ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی برانچوں کے موجودہ مینجرز صاحبان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	برانچ	نام	عمدہ / گریڈ
1-	جھنگ برانچ	مہر نور محمد خان	مینجر
2-	چنیوٹ برانچ	محمد الیاس کانجو	آفیسر
3-	بھوانا برانچ	محمد انور بیگ	آفیسر
4-	لالیاں برانچ	محمد نصر اللہ خان	آفیسر
5-	شورکوٹ برانچ	محمد ارشد	آفیسر
6-	موڑگڑھ مہاراجہ برانچ	محمد حیات	آفیسر

گندم کی خرید، کوالٹی چیکنگ اور سٹاف سے متعلقہ تفصیل

\*7907: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) یکم جولائی 2005 سے آج تک صوبہ کی ضرورت کے لئے وفاقی حکومت کی معرفت کتنی گندم درآمد شدہ خرید کی گئی اور کتنی رقم سے خرید کی گئی اور اس کی فی من قیمت کتنی بنتی ہے؟
- (ب) درآمد شدہ گندم کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے کتنی لیبارٹریز یا دیگر سامان حکومت کے پاس ہے، نیز یہ لیبارٹریز کہاں کہاں واقع ہیں؟
- (ج) اس وقت حکومت کے پاس گندم کا کتنا ٹاک موجود ہے، تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟
- (د) حکومت کا آئندہ سیزن میں کتنی گندم خریدنے کا ارادہ ہے؟
- (ه) حکومت پنجاب نے یکم جنوری 2005 سے 31۔ جنوری 2006 تک کتنی گندم کن کن صوبوں کو مہیا کی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) یکم جولائی 2005 سے آج تک صوبہ پنجاب میں وفاقی حکومت کی معرفت کوئی گندم درآمد نہ کی گئی۔

- (ب) درآمدی گندم کی کوالٹی وفاقی حکومت چیک کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کے زیر انتظام مختلف لیبارٹریز جیسا کہ NARC کی اسلام آباد میں گرین کوالٹی ٹیسٹنگ لیبارٹری اور کراچی میں گرین کوالٹی ٹیسٹنگ لیبارٹری (GQTL) ہیں، سے گندم کی کوالٹی کے ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔
- (ج) مورخہ 06-03-25 کو محکمہ خوراک حکومت پنجاب کے پاس 16,28,436 میٹرک ٹن گندم موجود ہے، جس کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:-

ذخیرہ گندم (میٹرک ٹن)	نام ضلع	نمبر شمار
85923	راولپنڈی	-1
12036	انک	-2
26596	جہلم	-3
2762	چکوال	-4
113520	گوجرانوالہ	-5
19320	گجرات	-6
25076	سیالکوٹ	-7
77349	لاہور-I	-8
36039	لاہور-II	-9
10173	قصور	-10
28298	اوکاڑہ	-11
67809	شیخوپورہ	-12
53869	فیصل آباد	-13
48380	ٹوبہ ٹیک سنگھ	-14
75124	جھنگ	-15
76415	سرگودھا	-16
0	خوشاب	-17
17178	میانوالی	-18
28919	بھکر	-19
94673	ملتان	-20
38624	لودھراں	-21

53234	دہاڑی	-22
60648	ساہیوال	-23
12211	پاکپتن	-24
34811	خانپوال	-25
25917	ڈیرہ غازی خان	-26
91876	منظفر گڑھ	-27
86601	راجن پور	-28
58742	لیہ	-29
88130	بہاولپور	-30
108369	بہاولنگر	-31
69720	رحیم یار خان	-32
1628436	میرزاں	

(د) حکومت پنجاب نے سال 2006-07 میں خریداری کا ابتدائی ہدف 20 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا ہے۔

(ه) حکومت پنجاب کی طرف سے دیگر صوبوں / ایجنسیوں کو یکم جنوری 2005 تا 31 جنوری 2006 درج ذیل گندم فراہم کی گئی ہے:-

نمبر شمار	نام صوبہ / ایجنسی	(فراہم کردہ گندم)
1-	سندھ	31026
2-	ناردرن ایپیا	12651
3-	آزاد جموں کشمیر	5000

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کوآپریٹو بینک کے ملازمین کے خلاف کیسز کی تفصیل

\*8575: رائا سرفراز احمد خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کوآپریٹو بینک پنجاب میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے افسران / اہلکاران کے خلاف کرپشن، اختیارات کے غلط استعمال اور نااہلی کی بناء پر کارروائی کی گئی اور کون کون سی سزائیں دی گئیں؟
- (ب) ان افسران / اہلکاران سے سرکاری خزانہ کو پہنچنے والے نقصانات وصول کئے گئے تو کتنی کتنی

مالیت کے یہ نقصانات کون کون سے افراد سے وصول کئے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ ادارہ ہے، اسے سٹیٹ بینک آف پاکستان نے شیڈولڈ بینک کا درجہ مورخہ 11-11-1955 کو دیا۔ اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں اور اس بینک کے اپنے Rules & Regulations ہیں، جس کے تحت بینک اپنے ملازمین کو سزا دیتا ہے۔ بینک کے 361 ملازمین کے خلاف بینک رولز کے تحت کارروائی کی گئی جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

تعداد	سزا	نمبر شمار
58	One Annual Increment withheld/ stopped	1
10	Dismissed	2
1	Removed	3
6	Compulsorily Retired	4
11	Reduction to Lower Post	5
190	Warned/ Consigned to Record	6
63	Censured	7
88	Pay reduced to Lower Stage	8
361	Total	

اس کی مزید تفصیل تہمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران کچھ افسران / اہلکاران نے مختلف ہتھکنڈوں سے بینک کو مبلغ -/ 4509500 روپے کا نقصان پہنچایا اور بینک نے ان کے خلاف بینک قوانین کے مطابق انضباطی کارروائی کر کے اب تک مبلغ -/ 565459 روپے وصول کر لئے ہیں۔ بقیہ وصولی کے لئے ضروری اقدامات جاری ہیں۔ ان کی تفصیل تہمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مسٹر عبدالغفور، برانچ مینجر اور مسٹر محمد حسن وٹو، کیشیئر / آفیسر، منڈی احمد آباد برانچ میں امانتداروں کے کھاتوں میں متوازی بنکاری کر کے مبلغ -/ 4417502 روپے خورد برد کئے ان کے خلاف محلمانہ کارروائی مکمل ہو چکی ہے، جبکہ متاثرین امانتداروں کے کیسز مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

کوآپریٹو بینک قصور، 2004 تا حال۔ قرضہ اور بھرتی کی تفصیل

\*8576: رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوآپریٹو بینک ضلع قصور نے مالی سال 2004 سے آج تک کتنی مالیت کے قرضہ جات کتنی مدت میں تقسیم کئے، ان کی تحصیل وار تفصیلات مہیا کی جائیں، نیز یہ قرضہ جات کون سے مقاصد کے لئے جاری کئے گئے؟

(ب) بنک ہذا میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے افراد کو کون کون سے عہدوں پر تعینات کیا گیا اور بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک نے ضلع قصور کی دو تحصیلوں پتوکی اور قصور میں مالی سال 2004 سے تاریخ 18-08-06 تا 17-07-04 (18-08-06) تک مختلف مدت میں مبلغ-/49,89,76,653 روپے کے قرضہ جات جاری کئے ہیں۔ جن میں سے مبلغ-/20,00,12,740 روپے تحصیل قصور میں اور مبلغ-/29,89,63,913 روپے تحصیل چویناں میں تقسیم کئے ہیں، جاری شدہ قرضہ جات کی مدت / مقاصد کی تحصیل وار تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے۔ اسے سٹیٹ بینک آف پاکستان نے شیڈولڈ بینک کا درجہ مورخہ 07-11-1955 کو دیا۔ اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں۔ بنک ہذا کے تعیناتی کے قوانین ہیں، جس کے تحت بنک ملازمین کو ان کے عہدوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔

مزید عرض ہے کہ بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پچھلے آٹھ سال سے ہر قسم کی نئی تقرری پر پابندی عائد کر رکھی ہے، البتہ اس دوران مندرجہ ذیل سٹاف کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے بھرتی کیا گیا۔

1- وقار احمد ولد رشید محمد، بطور ڈرائیور، مڈل، ڈومیسائل، راولپنڈی (دوران سروس فوٹیدگی ملازمین کوٹا)

- 2- شوکت محمود ولد گلہار، بطور کلرک، آئی کام، ڈومیسائل مظفر گڑھ  
 علاوہ ازیں کچھ ملازمین کو (جن کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) بنک کی پالیسی  
 کے مطابق کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا جن کے والدین دوران سروس وفات پا چکے تھے۔  
 سراجیہ کالونی اور اسٹیٹ انٹرپرائز ہاؤسنگ سوسائٹیز کے ادغام سے متعلقہ تفصیل  
 \*8699: ملک محمد اقبال چٹڑ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-  
 (الف) اسٹیٹ انٹرپرائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (مرغزار سوسائٹی) نزد اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور محکمہ  
 امداد باہمی کے پاس کب رجسٹرڈ ہوئی اور اس کے ممبران کی تعداد کتنی ہے۔  
 (ب) محکمہ امداد باہمی کے تحت سراجیہ کالونی ملتان روڈ کب رجسٹرڈ ہوئی اور اس کے ممبران کی تعداد کتنی  
 ہے؟  
 (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سراجیہ کالونی ملتان روڈ لاہور اپنے ممبران سمیت اسٹیٹ انٹرپرائز  
 کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (مرغزار سوسائٹی) نزد اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور میں ضم ہو چکی ہے؟  
 (د) کیا ایک سوسائٹی کسی دوسری ہاؤسنگ سوسائٹی میں ضم ہو سکتی ہے، تو کس قانون و قاعدہ کے تحت؟  
 وزیر امداد باہمی:  
 (الف) اسٹیٹ انٹرپرائز آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور محکمہ امداد باہمی سے  
 4 جولائی 1979 بمطابق رجسٹریشن نمبر 941 رجسٹرڈ ہوئی۔ سوسائٹی کے موجودہ ممبران کی  
 تعداد 2410 ہے۔  
 (ب) محکمہ امداد باہمی کے پاس سراجیہ کالونی نام کی کوئی ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں ہے۔  
 (ج) سراجیہ کالونی چونکہ چند لوگوں کی مشترکہ زمین تھی اور اس کے مختار عام (خالد محمود) کی درخواست  
 پر سراجیہ کالونی کو اسٹیٹ انٹرپرائز آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ملتان روڈ لاہور میں ایک  
 اقرار نامہ کے تحت شامل کیا گیا تھا، معاہدہ کے مطابق سراجیہ کالونی کے ممبران کی تعداد 40 تھی۔  
 (د) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 (ترمیم شدہ) 2006 کی دفعہ 15 کے تحت کوئی بھی دو یا اس سے زائد  
 سوسائٹیز ایک دوسرے میں مدغم ہو سکتی ہیں نیز کوئی سوسائٹی دو یا اس سے زائد سوسائٹیز میں تقسیم

بھی کی جاسکتی ہے مزید برآں دفعہ A-15 کے تحت ایک سوسائٹی کسی کمپنی یا کارپوریٹ باڈی میں ضم ہو سکتی ہے۔

مارچ 2005 کے دوران "سسٹا آٹا" کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

\*7973: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) مارچ 2005 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے پروگرام "سسٹا آٹا" کی فراہمی کے تحت کن کن فلور ملز سے کتنی مالیت میں آٹا خرید کیا گیا تھا، ان کے نام اور آٹا کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
- (ب) کتنی رقم فلور ملز کو آٹا کی فراہمی کے لئے ادا کی گئی، کتنی رقم ابھی ادا کرنا باقی ہے، جن فلور ملز کو ابھی تک ادائیگی نہیں کی گئی، اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ان کو کب تک رقم ادا کر دی جائے گی، ان ملوں کے نام اور رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ احمد فراز فلور ملز اور الحالیق فلور ملز ڈی جی خان کو ابھی تک اس سکیم کے تحت خرید کردہ آٹا کی رقم نہیں دی گئی ہے حکومت کب تک ان ملوں کو رقم کی ادائیگی کرے گی؟

وزیر خوراک:

- (الف) مارچ 2005 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے پروگرام "سسٹا آٹا" کی فراہمی کے لئے جن فلور ملز سے آٹا خرید گیا ان کی تفصیل ملز واریوں کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) متعلقہ تمام فلور ملز کو سپلائی آٹا سسٹم کی مکمل ادائیگی کر دی گئی ہے، راولپنڈی ڈویژن میں کسی فلور ملز کی سبسڈی کی ادائیگی بتایا نہ ہے۔

گوجرانوالہ ریجن:

سسٹا آٹا پروگرام کے تحت فلور ملوں کو فراہم کی گئی رقم ضلع وار درج ذیل ہے:-

گوجرانوالہ	حافظ آباد	سیالکوٹ	نارووال	گجرات	منڈی بہاؤ الدین
3090875	533475	1305650	282100	1772500	417250

تمام فلور ملز کو رقم کی ادائیگی کر دی گئی ہے کسی فلور ملز کو ادائیگی باقی نہ ہے۔

لاہور ریجن:-

جو رقم ملوں کو آٹا کی ادائیگی کے لئے ادا کی گئی ہے اس کی مل وار تفصیل جواب (الف) میں درج



ہے، اس سکیم کی تین فلور ملوں کی ادائیگی بوجہ چیک ڈی سی او آفس سے تصدیق کی وجہ سے زیر التواء ہے جو کہ جلد کر دی جائے گی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

62800	1- الفیاض (تصور)
15000	2- نیو میاں (شیخوپورہ)
700925	3- گنج بخش (اوکاڑہ)

سرگودھا ریجن:-

سکیم 2004-05 کے دوران سستا آٹا بیچ کے تحت ضلع میانوالی کی درج ذیل فلور ملز نے تعدادی 79608 تھیلہ آٹا وزنی 10 کلوگرام فراہم کئے تھے۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	تعداد تھیلہ آٹا فراہم کردہ	کل رقم سبسڈی	ادا کردہ رقم
1-	میانوالی فلور ملز	24462	611550	NIL
2-	حمزہ فلور ملز	47840	1196000	"
3-	فائن فلور ملز	3710	92750	"
4-	عظیم فلور ملز	3596	89900	"

وجوہات: فلور ملز کی طرف سے بروقت بل موصول نہ ہونے کی وجہ سے گرانٹ lapse ہو گئی تھی، ڈی سی او صاحب نے دوبارہ گرانٹ کی فراہمی کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کیا ہوا ہے۔ فیصل آباد ریجن:-

مارچ 2005 سکیم 2004-05 فیصل آباد میں مبلغ-/4035775 روپے فلور ملوں کو بطور آٹا کی سپلائی کے لئے سبسڈی ادا کی گئی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی کل رقم -/2766598 روپے فراہم کی گئی تھی اور جھنگ میں کل رقم-/5059850 روپے فراہم کی گئی تھی، اب ریجن میں کسی فلور ملز کو رقم کی ادائیگی باقی نہ ہے۔

ملتان ریجن:-

مارچ 2005 سکیم 2004-05 ملتان ڈویژن میں وزیر اعلیٰ سستا آٹا پروگرام کے تحت کوئی کلیم باقی نہ ہے۔

بہاولپور:-

ضلع بہاولپور اور ضلع رحیم یار خان میں تمام فلور ملز کو ادائیگی کر دی گئی ہے البتہ ضلع بہاولنگر میں کسی ملز کو سبسڈی کی ادائیگی نہ ہوئی ہے کیونکہ بجٹ گرانٹ lapse ہو گئی تھی، جو نہی بجٹ موصول ہو گا ملوں کو ادائیگی ملز اور تفصیل پیرا (الف) میں پہلے ہی دے دی گئی ہے۔

ڈیرہ غازی خان ریجن:

دوران سکیم 2004-05 وزیر اعلیٰ سستا آٹا پروگرام کے تحت مستحقین خاندان کو آٹا مہیا کیا گیا نیز سبسڈی کی جتنی رقم دی اور جتنی دیہی ہے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

احمد فراز فلور ملز سبسڈی کی رقم مالیت مبلغ -/360,000 روپے جو کہ قابل ادائیگی تھی فنڈ کی عدم دستیابی کی بناء پر نہ ہو سکی تھی۔ تاہم ادائیگی ماہ اپریل 2006 میں کر دی گئی ہے۔

البتہ الخالق فلور ملز ڈیرہ غازی خان کی رقم سبسڈی مبلغ 148750 تا حال قابل ادائیگی ہے۔

مزید برآں ضلع راجن پور سے متعلقہ فنڈز دستیاب تھے۔ ڈی سی اور راجن پور نے ادائیگی کے لئے چیک خزانہ بھجوا یا لیکن DAO نے ادائیگی سے اس بناء پر اعتراض کر دیا کہ مالی سال 2004-05 ختم ہو چکا ہے۔ لہذا مالی سال 2005-06 میں ادائیگی نہ ہو سکتی ہے تا وقتیکہ محکمہ خزانہ سے نئے مالی سال میں ساہق سبسڈی کی رقم وصول نہ ہو جائے۔ اس بابت ادائیگی کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کہا گیا ہے جو نہی فنڈز دستیاب ہوئے، متعلقہ ڈی سی اور صاحبان اس ادائیگی کا بندوبست کروادیں گے۔

(ج) احمد فراز فلور ملز کی ادائیگی کے ضمن میں وضاحت درج بالا جواب کی جا چکی ہے، مذکورہ فلور ملز کی ادائیگی سبسڈی باقی نہ ہے۔ البتہ الخالق فلور ملز کی رقم مبلغ -/148750 روپے ادا ہونا باقی ہیں جو نہی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے فنڈز موصول ہوئے جناب ڈی سی او ڈیرہ غازی خان کے ذریعے ادائیگی کر دی جائے گی۔

ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ۔ سال 2004-06 کا بجٹ اور اخراجات

\*8287: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ کے ماتحت کون کون سے اضلاع ہیں؟

(ب) مذکورہ ڈپٹی ڈائریکٹر کو سال 2004-05 اور 2005-06 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان میں سے کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

- (د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کے تیل اور مرمت وغیرہ پر خرچ ہوئی؟  
 (ہ) یہ سرکاری گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں، ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر خوراک

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ کے ماتحت چھ اضلاع گوجرانوالہ، حافظ آباد، سیالکوٹ، نارووال، گجرات اور منڈی بہاؤالدین ہیں۔

(ب) مالی سال 2004-05 کے دوران ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ گوجرانوالہ کو مبلغ -/28135000 روپے جاری کئے گئے اور مالی سال 2005-06 کے دوران مبلغ -/31531000 روپے جاری کئے گئے۔

(ج)

تخواہوں کا خرچہ مالی سال 2004-05

Rs.18379189/- ٹی اے، ڈی اے

Rs. 422932/- تخواہوں کا خرچہ مالی سال 2004-05

Rs. 24330680/- ٹی اے، ڈی اے

Rs.212623/-

(د)

سرکاری تیل کا خرچہ مالی سال 2004-05

Rs.439268/-

مرمت کا خرچہ مالی سال 2004-05

Rs.90727/-

سرکاری تیل کا خرچہ مالی سال 2005-06

Rs.379670/-

مرمت کا خرچہ مالی سال 2005-06

Rs. 86246/-

(ہ)

سر دار احتشام الحق، DDF، گوجرانوالہ

گریڈ نمبر 18

محمد اقبال ڈوگر ADF، گوجرانوالہ

گریڈ نمبر 17

چودھری محمد فاروق DFC گوجرانوالہ

گریڈ نمبر 16

روحیل بٹ DFC سیالکوٹ

گریڈ نمبر 16

میاں ریاض الدین DFC گجرات

گریڈ نمبر 16

(گجرات ضلع میں اس وقت کوئی گاڑی زیر استعمال نہ ہے)

گوجرانوالہ۔ سال 2006 میں گندم کی خرید سے متعلقہ تفصیل

\*8357: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ ضلع میں محکمہ خوراک نے کتنی گندم موجودہ سیزن میں خرید کرنے کا ٹارگٹ افسران کو دیا ہے؟

(ب) اس ضلع کو حکومت کی طرف سے گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم دی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع کو گندم کی خرید کے لئے کتنا بار دانہ فراہم کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کے افسران اس ضلع سے گندم خرید کرنے کی بجائے دیگر اضلاع سے گندم خرید رہے ہیں، جس کی وجہ سے کسانوں کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ گندم کی قیمت موصول نہ ہوئی ہے؟

(ه) کیا حکومت گوجرانوالہ میں کسانوں سے بھی گندم خرید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں گندم خرید کرنے کا ٹارگٹ 800000 بوری مقرر کیا گیا۔ کاشتکاران کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹارگٹ بڑھا کر 1022000 بوری کر دیا گیا اس کے بعد 1157000 بوری اور پھر 1167000 بوری کر دیا گیا جس کے عوض 1165957 بوری گندم خرید ہوئی۔

(ب) ضلع کو گندم خرید کرنے کے لئے ٹارگٹ کے مطابق -/832400000 روپے دیئے گئے بعد میں ٹارگٹ بڑھنے کی وجہ سے یہ رقم -/1214263500 روپے ہو گئی۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ کو کل 1413756 بار دانہ برائے خریداری گندم فراہم کیا گیا۔

(د) یہ درست نہ ہے ضلع بھر میں کل 1165957 بوری گندم صرف اور صرف مقامی طور پر خرید کی گئی ہے۔ اس ضلع کے ہدف کی گندم دوسرے اضلاع سے خرید کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ه) محکمہ خوراک نے ضلع گوجرانوالہ کے ہدف کے عوض 1165957 بوری گندم صرف اور صرف ضلع گوجرانوالہ کے کاشتکاران سے ہی خرید کی ہے۔

### چیچہ وطنی۔ گندم کی خرید کے بند سنٹرز سے متعلقہ تفصیل

\*8364: چودھری محمد ارشد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی خرید کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے چیچہ وطنی میں جو فلیگ سنٹر قائم کئے گئے تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو وہ کس رول کے تحت بند کئے گئے؟
- (ب) گندم کی خرید کا عارضی سنٹر 119/7DR کب بنا تھا اور کتنی گندم کی بوریاں ہر سال گورنمنٹ اس سنٹر کے تحت کسانوں سے خریدتی تھی؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سنٹر کی طرح ایک سنٹر نور شاہ (ساہیوال) میں بھی قائم تھا، اسے بند کرنے کے بعد دوبارہ کھول دیا گیا یہ کس رول کے تحت کھولا گیا؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر مذکورہ بالا سنٹر کو نہ کھولا گیا تو کسانوں کی گندم جو کہ بیچنے کے لئے تیار پڑی ہے وہ خراب ہو جائے گی؟
- (ہ) کیا یہ درست ہے کہ 119/7DR فلیگ سنٹر (چیچہ وطنی) کو بند کرنے میں محکمہ کے کرپٹ افسران کا ہاتھ ہے؟

وزیر خوراک:

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ تحصیل چیچہ وطنی میں 90/12L, 150/9L فلیگ سنٹرز کھولے گئے ہیں۔ پالیسی کے تحت ایک خریداری مرکز کا دوسرے خریداری مراکز سے فاصلہ بیس کلو میٹر ہونا چاہئے۔ 119/7DR سنٹر محکمہ خوراک کے کسوال مرکز سے صرف سات یا آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے لیکن دریائے راوی سے زیادہ دور نہ ہے۔ زیادہ بارش اور سیلاب کی صورت میں گندم کے خراب ہونے کے اندیشے کی بناء پر اس سال نہیں کھولا گیا۔
- (ب) گندم کی خرید کا عارضی سنٹر 119/7DR پہلی دفعہ 2001-02 میں قائم ہوا تھا۔ ہر سال گورنمنٹ اس سنٹر پر کسانوں سے جو گندم خریدتی رہی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

6881.300 میٹرک ٹن	2001-02
6725.200 میٹرک ٹن	2002-03
7131.000 میٹرک ٹن	2003-04

2004-05 8993.100 میٹرک ٹن  
2005-06 9744.500 میٹرک ٹن

(ج) یہ درست ہے کہ سنٹر نور شاہ کو خریداری میں شامل نہ کیا گیا کیونکہ گزشتہ سال پرائیویٹ سیکٹر خریداری کے لئے بڑے پیمانے پر موجود رہا ہے جس بناء پر محکمہ کو خریداری کے لئے بہت کم گندم دستیاب ہوئی لیکن اس سال پرائیویٹ سیکٹر کا خریداری میں شامل نہ ہونے کی بناء پر اور زمینداران / کاشتکاران کے اصرار پر سنٹر کو دوبارہ کھولا گیا نیز اس سنٹر کا فاصلہ ساہیوال سے بیس کلو میٹر سے بھی زائد ہے جو کہ پالیسی کے تحت آتا ہے۔

(د) 119/7DR کے ملحقہ سنٹرز اقبال نگر اور کسووال کا موازنہ برائے خرید گندم سکیم -2005 اور 2006-07 درج ذیل ہے۔

سنٹرز	سکیم	ٹارگٹ	خرید گندم	فیصد
119/7-DR	2005-06	12000 M.T	9744.5	81.2%
کسووال	2005-06	18000 MT	8425.6	46.8%
اقبال نگر	2005-06	18000 MT	10324.3	57.35%
119/7-DR	2006-07	---	---	---
کسووال	2006-07	11000 M.T	11310	102%
اقبال نگر	2006-07	10500 M. T	10500	100%

علاقے کے تمام گندم مراکز خرید گندم، اقبال نگر اور کسووال پر خرید ہو چکی ہے اور علاقے کے لوگوں کو سرکاری نرخ کے مطابق ادائیگی ہو چکی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ یہ سنٹر گورنمنٹ کے بہترین مفاد میں بند کیا گیا ہے جو کہ کسووال سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اس سنٹر کو کھولنے پر محکمہ کو مزید انتظامی اخراجات ذخیرہ کاری برداشت کرنے پڑنے تھے۔ دوئم یہ کہ سیلاب کی صورت میں گندم کو نقصان سے بچانے کے لئے بند کیا گیا۔

جہلم، راولپنڈی، چکوال۔ سال 2006 میں گندم

کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

\*8405: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) راولپنڈی، جہلم اور چکوال میں حکومت نے کتنی گندم موجودہ سیزن میں خرید کرنے کا افسران کو ٹارگٹ دیا تھا؟
- (ب) ان اضلاع میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم اور بارदानہ حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا؟
- (ج) ان اضلاع میں محکمہ خوراک کے انچارج افسران کے نام، عمدہ اور گریڈ بیان فرمائیں؟
- (د) ان اضلاع میں گندم کی خرید کے کس کس جگہ سنٹرز قائم کئے گئے تھے؟
- (ه) ان اضلاع میں کس کس جگہ گندم سٹور کرنے کے گودام ہیں اور ہر گودام میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

وزیر خوراک:

نمبر شمار	نام ضلع	ٹارگٹ (میٹرک ٹن)
1-	راولپنڈی	2000.000
2-	جہلم	1000.000
3-	چکوال	1000.000
	میران	4000.000

(ب)

نمبر شمار	نام ضلع	مختص کردہ رقم	بارदानہ (پی پی تھیلا)
1-	راولپنڈی	20810000	40000
2-	جہلم	10405000	20000
3-	چکوال	10405000	20000
	میران	41620000	80000

(ج)

نمبر شمار	نام ضلع	انچارج (ضلع)	انچارج افسر (سنٹر)	نام سنٹر	عمدہ	گریڈ
1-	راولپنڈی	چودھری محمد آصف	-	-	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	16
2-			نادر خان نیازی	اسلام آباد II	سنٹور تین آفیسر	16
3-			چودھری فاروق احمد	گوجران	فوڈ گرین انسپکٹر	7
4-			شزاوہ خان	ٹیکسلا	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	11
5-	جہلم	محمد بابر خان	---	---	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	16
6-			چودھری ظفر اللہ	جہلم	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	11

7	فوڈ گرین انپیکٹر	سوباہ	محمد امین	-7
7	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	کھیوڑہ	محمد اسلم	-8
16	فوڈ گرین انپیکٹر	--	---	-9
11	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	چکوال	محمد بابر خان	-10
7	فوڈ گرین انپیکٹر	تلہ گنگ	ملک امیر	-11
			ظفر اقبال	-11

(د)

نمبر شمار	نام ضلع	نام سنفر
-1	راولپنڈی	اسلام آباد-II
-2		گو جرخان
-3		ٹیکسلا
-4	جہلم	جہلم
-5		داراپور (فلگ سنفر)
-6		چک شادی (فلگ سنفر)
-7		سوباہ
-8	چکوال	چکوال
-9	چکوال	تلہ گنگ

(ہ)

نمبر شمار	نام ضلع	نام سنفر	کل گنجائش (میٹرک ٹن)
-1	راولپنڈی	اسلام آباد-I	39425
-2		اسلام آباد-II	58378
-3		اسلام آباد-III	60769
-4		بتر، راولپنڈی	47615
-5		گو جرخان	12000
-6		واہ کینٹ	8647
-7		ٹیکسلا	3500
-8		سالہ	6668
-9		کوٹہ	3400
-10	جہلم	میران	250402
-11		جہلم / دینہ	19700
		سوباہ	7877.800



تخصیص بورے والا۔ گندم کے گوداموں، گنجائش اور خرید کردہ  
گندم کی تفصیل

\*8458: ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ خوراک کے بورے والا تحصیل میں کہاں کہاں گندم سٹور کرنے کے گودام ہیں اور ان میں گندم سٹور کرنے کی گنجائش کتنی کتنی ہے؟
- (ب) اپریل / مئی 2006 کے دوران کتنی گندم اس تحصیل میں خرید کی گئی؟
- (ج) گندم کی خرید کے لئے کہاں کہاں سنٹرز قائم کئے گئے تھے؟
- (د) اس تحصیل میں کس تاریخ سے گندم کی خرید شروع کی گئی؟
- (ه) اس تحصیل میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم اور بارदानہ حکومت نے فراہم کیا تھا؟

وزیر خوراک

(الف) محکمہ خوراک کے بورے والا تحصیل میں گندم سٹور کرنے کے گودام / گنجائش درج ذیل ہیں۔

گودام	گنجائش	بزر	گنجائش
1- بورے والا	12	6000 M. Tones	140
2- گلو	04	2000 M. Tones	84
			3000

- (ب) اپریل / مئی 2006 کے دوران محکمہ خوراک نے اس تحصیل میں گندم خرید نہ کی ہے کیونکہ یہ تحصیل پاسکو کو برائے خرید گندم مختص کی گئی تھی۔
- (ج) اس تحصیل میں گندم خرید کے لئے محکمہ خوراک نے سنٹرز قائم نہ کئے ہیں۔
- (د) اس تحصیل میں امسال محکمہ خوراک نے گندم خرید نہ کی ہے۔
- (ه) حکومت نے محکمہ کی اس تحصیل کے لئے رقم فراہم نہیں کی کیونکہ یہ پاسکوا ایریا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزراء حضرات کی ٹریننگ کروائی جائے۔ جب آپ نے خود فرمایا کہ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے تو رانجھا صاحب نے ان کو متوجہ کیا کہ سپیکر صاحب آپ کو کہہ رہے ہیں کہ بقیہ سوالات

کے جوابات لیکن حیرت یہ ہے کہ انہوں نے پھر بھی کھڑے ہو کر چیئر کو مخاطب نہیں کیا بلکہ انہوں نے لاء منسٹر صاحب کی طرف دیکھا ہے یا چو دھری ظمیر صاحب کی طرف دیکھا ہے۔  
جناب سپیکر: وہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان وزراء کی ٹریننگ کروائیں۔ یہ سب کچھ راجہ بشارت صاحب کو ہی سمجھ رہے ہیں۔ آج تو مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ بقیہ سوالات کے جواب چیئر کو کہنے کی بجائے راجہ صاحب کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں۔

### تحریر استحقاق

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحریک استحقاق ٹیک اپ کرتے ہیں۔  
محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ زاہدہ سرفراز صاحبہ!

محترمہ زاہدہ سرفراز: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب نے پارلیمنٹ کے چار سال پورے ہونے پر پارلیمنٹ کے عملے کو ایک تنخواہ بطور اعزاز یہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ ہماری پنجاب اسمبلی کے بھی چار سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے ہو چکے ہیں اور چار سال پورے کرنے میں پنجاب اسمبلی کے عملے کی بھی محنت اور مشقت بلاشبہ شامل ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے عملے کو ایک ماہ کی تنخواہ بطور اعزاز یہ دینے کا اعلان کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تحریک استحقاق نمبر 11 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! تحریک پڑھیں۔

وکلاء کے ساتھ اظہار تکلیف کرنے پر لاہور پولیس کا معزز ممبران سے ناروا سلوک

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 13- مارچ 2007 کو صبح جب سپیکر صاحب نے پنجاب اسمبلی کے اس دن کے اجلاس کے اختتام کا اعلان

کیا تو ہم معزز ممبران اسمبلی دودو ہو کر ہائی کورٹ لاہور وکلاء کے ساتھ اظہار تکہمتی کے لئے پنجاب اسمبلی سے روانہ ہوئے تو موقع پر موجود پولیس کی کثیر تعداد نے چاروں طرف سے ہمیں گھیر لیا اور شدید دھکم پیل شروع کر دی اور کئی ممبران اسمبلی کو دھکے دیئے۔ ایک خاتون رکن محترمہ طلعت یعقوب کو پولیس نے کھینچ پٹانی کی جس سے اس کی جوتیاں اتر گئیں اور وہ بمشکل زمین پر گرنے سے بچیں۔ ہم سب تو آئین کے مطابق پرامن احتجاج کر رہے تھے۔ اس دیدہ دلیرانہ زیادتیوں سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کو کل کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: اس کا چونکہ جواب ابھی نہیں آیا تو یہ تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 12 چودھری تسنیم ناصر صاحب کی طرف سے ہے۔

ایس ایچ او تھانہ صدر جہلم اور ایس ایس پی جہلم کی جانب سے معزز رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹے مقدمہ کا اندراج

چودھری تسنیم ناصر: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 16- نومبر 2006 کو چوکی کالا گجراں، تھانہ صدر جہلم میں ضلعی انتظامیہ کے ایما پر ایس ایس پی جہلم اور ایس ایچ او چوکی کالا گجراں چودھری اختر نے میرے خلاف ایف آئی آر زیر دفعہ 390 درج کی۔ میرے خلاف ایک غریب گھرانے کی دو بچیوں کو ڈرا دھکا کر دفعہ 164 کے جھوٹے بیانات کروائے گئے۔ اس طرح میرے خلاف چوکی انچارج سب انسپکٹر، ناظم شاہ، علی اکبر شاہ، ایس ایچ او چودھری اختر اور ایس ایس پی ضلع جہلم نے جھوٹا کیس تیار کیا اور مقدمات درج کئے گئے۔ بعد ازاں کیس کی انکوائری ایس ایس پی کرائم برانچ راولپنڈی نے کی۔ جس میں، میں بے گناہ پایا گیا اور کیس کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مجھے باعزت بری کر دیا۔ گزارش ہے کہ ایک جھوٹے، بے بنیاد اور من گھڑت کیس میں ملوث کر کے مجھے پریشان کیا گیا اور میری سیاسی حیثیت کو

نقصان پہنچایا گیا۔ جس سے بحیثیت رکن اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک بات میں واضح کر دوں کہ ایس ایس پی ضلع جہلم نے آٹھ دن کے اندر پی او 4 ڈکلیئر کیا اور مجھے encounter کرانے کی کوشش کی گئی اور اس مقدمے کی پیروی میں نے خود کی اور جس ایس ایس پی نے مجھے انکوائری میں بری کیا میں اس کو داد دیتا ہوں اور جس نے اس بے گناہ اور شریف شہریوں کو پریشان کیا میری آپ سے التماس ہے کہ آپ میرا یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کریں۔

وزیر قانون و پالیسی امور: جناب سپیکر! اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا لہذا اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس کو دو دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک محمد وقاص صاحب کی ہے۔ جی، وقاص صاحب!

ڈی او کالج راولپنڈی اور پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین

واہ کینٹ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ کے ایک انتہائی اہم معاملہ میں کی جانے والی بے قاعدگیوں پر بات کرنے کے لئے میں ڈی او کالج راولپنڈی سعد اللہ سے ان کے دفتر میں جا کر ملا۔ انہوں نے میرے تمام خدشات و اعتراضات کو درست تسلیم کیا لیکن اصلاح احوال سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں تحصیل ناظم ٹیکسلا کے حکم کا پابند ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میں یہ معاملہ پنجاب اسمبلی میں اٹھاؤں گا اور چونکہ آپ براہ راست ذمہ دار ہیں لہذا آپ کو ہی جواب دینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھے فکر نہیں۔ میری پشت پر تحصیل ناظم ہے۔ آپ میرا کیا بگاڑیں گے۔ ان سے مایوس ہو کر مورخہ یکم مارچ 2007 کو میں نے متعلقہ کالج کی پرنسپل رفعت مظہر سے فون پر بات کرنا چاہی۔ جب میں نے ان سے معاملہ پر بات کرنی چاہی تو انہوں نے کہا کہ آپ کس capacity میں مجھ سے بات کر رہے ہیں، کیا آپ میرے کالج کے گورنر لگے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں پنجاب اسمبلی کا ممبر ہوں اور چند بے قاعدگیوں پر آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے تو تحصیل ناظم کے احکامات کو دیکھنا ہے، میں بہت مصروف ہوں اور میرے پاس آپ سے بات کرنے کا وقت نہیں ہے۔ اس طرح انہوں نے ایک اہم عوامی مسئلہ پر میرے ساتھ بات اور عوامی مسئلہ حل نہ کر کے میرا استحقاق مجروح کیا ہے۔ درج بالا دونوں افسران میرے استحقاق کو مجروح کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں اضافہ یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ڈگری کالج واہ کینٹ گزشتہ دو سال سے قائم ہوا ہے۔ جس دن وہ قائم ہوا تھا اس میں درجہ چہارم کی نواسامیوں پر لوگوں کو رکھا گیا اور اس وعدے پر رکھا گیا کہ جب اسامیاں نکلیں گی اور باقاعدہ ان اسامیوں کا اعلان ہوگا تو ان کو مستقل کر دیا جائے گا۔ دو سال سے ان کو کوئی تنخواہ نہیں دی گئی اور ان بے چاروں سے کام لیا جاتا رہا اور جب اسامیاں نکلیں تو وہاں کے تحصیل ناظم ٹیکسٹ لائٹ اپنے بندے رکھوا کر ان 9 بندوں کو بے روزگار کر دیا۔ یہ صریحاً ریادتی تھی حالانکہ میرٹ لسٹ جو بنی تھی اس پر ان کالج میں کام کرنے والے بندوں کا نام سرفہرست تھا اور جو لوگ غیر حاضر تھے یہاں تک کہ انٹرویو میں بھی نہیں آئے تھے ان کو بھرتی کر لیا گیا۔ اس معاملے میں جب میں ڈی او کالج سے ملا تو اس نے صاف تسلیم کیا کہ آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں لیکن میں نے تو تحصیل ناظم کے احکامات کو ماننا ہے۔ میں نے ان سے بات بھی کی کہ اب تو کالج واپس پنجاب گورنمنٹ کے پاس چلے گئے ہیں، آپ وزیر تعلیم کے ماتحت ہیں اور میں یہ معاملہ پنجاب اسمبلی میں اٹھاؤں گا۔ اسی طرح میں نے کالج کی پرنسپل سے بھی بات کی لیکن انہوں نے میری کسی بات کو اہمیت نہیں دی بلکہ الٹا میرے ساتھ تلخ اور ترش رویہ اختیار کیا اور صاف اور واضح طور پر کہا کہ ہم نے یہ بے قاعدگی کی ہے۔ یعنی کہ دیدہ دلیری دیکھیں کہ ہاں ہم نے یہ بے قاعدگی کی ہے۔ ہم نے آؤٹ آف میرٹ 9 لوگوں کو رکھا ہے اور جن کا حق تھا ان کو ہم نے نکالا ہے لیکن اس issue کے پیچھے چونکہ تحصیل ناظم ہیں اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس مسئلہ کو استحقاقات کمیٹی میں پیش کریں تاکہ ان لوگوں کو بلا یا جائے اور ان نوخاندانوں کو جو انہوں نے بے روزگار کیا ہے اس پر ان سے باز پرس ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تحریک استحقاق یہاں پر پیش کی ہے اس میں انہوں نے دو باتیں رکھی ہیں۔ ایک تو انہوں نے ریکورڈمنٹ کے حوالے سے یہ کہا کہ وہاں پر من پسندی کی گئی ہے

اور favoritism سے کام لیا گیا ہے۔ ان کی تحریک استحقاق کے حوالے سے میں نے تحقیق کی اور میں نے ڈی او کالجز کو بھی بلایا اور پرنسپل رفعت صاحبہ سے بھی میری بات ہوئی۔ وہاں پر جتنی بھی ریکورڈ منٹ ہوئی ہے وہ کلی طور پر میرٹ پر ہوئی ہے اور جو حکومت نے criteria بنا کر بھیجا تھا اس کو follow کیا گیا۔ میں معزز ممبر کی تسلی کے لئے جواب پڑھ دیتا ہوں شاید اس سے بات کلیئر ہو جائے۔

جناب سپیکر! ڈی او کالجز کی رپورٹ کے مطابق "یہ درست ہے کہ معزز رکن اسمبلی مورخہ 16/1/2007 کو ان کے دفتر تشریف لائے اور گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ میں درجہ چہارم کی اسامیوں پر ہونے والی تقریروں کے بارے میں استفسار کیا اور فرمایا کہ آپ نے درجہ چہارم کے ملازمین جو اس کالج میں عارضی طور پر کام کر رہے تھے کو سلیکٹ نہ کر کے ظلم کیا ہے اور ان کو بے روزگار کر دیا۔ میں نے کہا کہ تقریروں کا یہ پراسس میرے چارج سنبھالنے سے پہلے مکمل ہو چکا تھا۔ انہوں نے معزز ممبر کے خدشات و اعتراضات کو درست تسلیم نہیں کیا۔ یہ بات درست نہ ہے کہ میں نے ان کی خدمت میں کوئی دھمکی آمیز بات کی نیز یہ بھی درست نہ ہے کہ میں نے یہ کہا کہ تحصیل ناظم ان کی پشت پر ہیں۔ البتہ معزز رکن اسمبلی نے یہ ضرور کہا کہ وہ اس معاملہ کو اسمبلی اور کورٹ میں لے کر جائیں گے نیز انہوں نے اسی روز اس سلسلے میں پریس کانفرنس بھی کی جس میں ڈی او کنسلٹیڈیشن اور تحصیل ناظم ٹیکسلا کی ملی بھگت سے انہیں میرٹ کی دھجیاں بکھیرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

جناب سپیکر! اس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے جو معزز ممبر نے پریس کانفرنس کی۔ پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ معزز رکن اسمبلی نے مورخہ یکم مارچ 2007 کو انہیں کالج میں فون کیا۔ معزز رکن اسمبلی نے ان سے استفسار کیا کہ آپ نے تحصیل ناظم ٹیکسلا کو 8-مارچ کو کالج میں تقسیم انعامات کی تقریب کے فنکشن میں کیوں مدعو کیا۔ میں نے نہایت احترام سے کہا کہ وہ تحصیل ناظم ہیں اور کالج کی ترقی میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ نیز انہیں پہلے ہی invite کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے ناراضگی کے لہجے میں یہ کہا آپ چاہتے ہوں گے کہ کالج میں سلیکٹ نہ ہونے والے درجہ چہارم کے ملازمین ان کے پاؤں پکڑیں اور معافیاں مانگیں۔ میں نے ان کی تمام باتیں غور سے سنیں اور بڑے احترام کے ساتھ کہا کہ ہم میرٹ کی خلاف ورزی کیوں کریں گے۔ یہ درست نہ ہے کہ میں نے ان کی شان میں کسی قسم کی کوئی گستاخی کی۔ یہ بات حقیقت ہے کہ میں نے یہ ساری گفتگو ٹینڈر کھولنے کی میٹنگ کے دوران وقفہ کر کے سنیں البتہ ان سے معذرت کے ساتھ یہ ضرور کہا کہ اس وقت میٹنگ لے رہی تھی۔ ڈی او کنسلٹیڈیشن اور

پرنسپل کالج حضرات کی رپورٹ کے مطابق یہ درست نہ ہے کہ انہوں نے معزز ایم پی اے مذکورہ کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ اس تحریک کو مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے خود پرنسپل واہ کینٹ کالج سے بات کی اور میں نے پوچھا کہ آیا معزز ممبر آپ کے دفتر میں آئے تو انہوں نے کہا کہ دفتر میں نہیں آئے بلکہ ٹیلی فون پر ساری گفتگو ہوئی۔ انہوں نے یہاں پر دو اعتراضات اٹھائے ہیں کہ ڈی او کالج کے ساتھ ان کی تلخ کلامی ہوئی اور پرنسپل کالج کے ساتھ ان کی تلخ کلامی ہوئی۔ اس بارے میں دونوں نے یہ فرمایا کہ جتنی بھی ریکورڈ ٹمنٹ ہوئی ہے وہ میرٹ پر ہوئی ہے۔ پہلے جو عارضی طور پر نو بندے لگے تھے شاید وہ معزز ممبر کے بندے تھے لیکن جب ریکورڈ ٹمنٹ ہوئی اور criteria کو follow کیا گیا تو وہ لوگ criteria کو meet نہیں کرتے تھے لہذا fresh ریکورڈ ٹمنٹ ہو گئی۔ نئی ریکورڈ ٹمنٹ جو کہ میرٹ پر ہوئی اس پر انہوں نے اعتراض اٹھایا ان سے انہوں نے بات چیت کی اور ان کا آپس میں تکرار ہو گیا۔

جناب سپیکر! وقاص صاحب نے پریس کانفرنس کی اور پورے میڈیا کو بلایا اور انہوں نے ڈی او کے خلاف، پرنسپل کے خلاف باتیں کیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہو یا پرنسپل نے خدا نخواستہ ان کی ڈائریکٹ insult کی ہو۔ ان کو مسئلہ صرف ریکورڈ ٹمنٹ کے حوالے سے ہے کہ ریکورڈ ٹمنٹ میرٹ پر نہیں ہوئی۔ اس کی ساری رپورٹ میں نے یہاں پر منگوالی ہے اور جو نہی وہ رپورٹ آئے گی تو میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا اور معزز ممبر کو میں یقین دلاتا ہوں کہ جتنی بھی ریکورڈ ٹمنٹ ہوئی ہے وہ میرٹ پر ہوئی ہے اور criteria follow ہوا ہے پھر بھی اگر اس ساری activity میں تلخ کلامی ہوئی ہے تو میں انہیں اس بارے میں بلا کر ضرور تسلی کر ادوں گا لیکن جہاں تک استحقاق مجروح ہونے کا تعلق ہے تو میرے نزدیک اور قانون کے مطابق ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا لہذا اس تحریک کو مسترد کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میاں عمران مسعود صاحب ہمارے بڑے معزز بھائی ہیں لیکن یہ جب بھی ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں تو کبھی بھی انہوں نے اس ہاؤس کے فاضل ممبران کی favour میں یا ان کے حق میں کبھی کوئی ایسا privilege آپا جائے، یہ واحد منسٹر ہیں جو اس کے خلاف بولتے ہیں اور یہ انہیں اعزاز

حاصل ہے۔ ان کی جتنی بھی privileges آئیں چیک کر لیں۔ ان کو آپ کبھی بھی اسمبلی میں نہیں دیکھیں گے یہ آپ کو گرلز کالج میں یا گرلز سکولوں میں نظر آئیں گے اور ان کے چیف گیسٹ بنیں گے۔ یہ جائیں ہم بڑا خوش ہوتے ہیں ماشاء اللہ یہ سمارٹ اور خوبصورت ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ انہوں نے دو باتیں خود تسلیم کی ہیں اور کہا ہے کہ میں نے پوچھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جی یہ ہوا ہے۔ میں نے دیکھا ہے اور اگر یہ ہوا تو، اگر وہ ہوا تو، اگر مگر انہوں نے تو تین دفعہ اگر مگر بولا ہے تو یہ فاضل ممبر پر و فیسر و قاص صاحب بڑے ہمارے منجھے ہوئے شریف پارلیمنٹیرین ہیں اپنے حلقے اور اس ہاؤس میں بھی اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے فاضل ممبر ان بھی اس بات کی گواہی دیں گے لہذا میری درخواست یہ ہے کہ اس کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کریں۔ یہ تو اسی D.E.O کا اور اسی پرنسپل کا انہوں نے جواب پڑھا ہے اور انہوں نے تو تحقیق کی ہی نہیں ہے تو یہ کمیٹی کو جائے۔

جناب سپیکر: میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ متعلقہ پرنسپل کو بھی بلو الیں اور معزز رکن کو مطمئن کریں۔ کافی تفصیل کے ساتھ اور تسلی بخش جواب منسٹر صاحب کی طرف سے آگیا ہے لہذا میں اس motion کو out of order قرار دیتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اگر آپ اس تحریک استحقاق کو in order قرار نہیں دیتے تو پھر یہ رحم بھی ہم نہیں چاہتے۔  
وزیر تعلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔  
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! بگو صاحب نے جو "خواجہ دا گواہ ڈڈو" والی بات کی ہے تو وہ میرے بڑے اچھے دوست اور بھائی بھی ہیں لیکن خواجہ اٹھ کر ایک ایسی بات کر دینا جس کا کوئی اس privilege سے relevant نہیں ہے تو مجھے ان کی بات پر کوئی زیادہ خوشی نہیں ہوئی۔ کوئی بات نہیں اگر یہ سپورٹ میں اٹھے ہیں لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک privileges کا معاملہ ہے، اللہ کی مہربانی ہے کہ ایجوکیشن سیکٹر میں اکاڈمک privilege motions آئی ہیں اور جہاں تک ممبرز کی privileges کا معاملہ ہے تو میں نے ہدایات دے رکھی ہیں کہ کوئی بھی ممبر چاہے اپوزیشن یا ٹریڈری پنچوں کا ہو، یہ ہمارے تمام آفیسرز پر یہ بالکل پابندی ہے کہ ان کی عزت اور تحریم میں کوئی کمی نہ لائی جائے۔



جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلی تحریک استحقاق عبدالرشید بھٹی صاحب کی ہے۔ جی، بھٹی صاحب!

جمخانہ مال روڈ لاہور کی انتظامیہ کا معزز رکن اسمبلی کو کلب

کے اندر جانے سے روکنا

جناب عبدالرشید بھٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 22- مارچ 2007 بوقت 8:30 بجے میں ایک دوست کے کھانے کی دعوت پر لاہور مال روڈ پر واقع جمخانہ کلب میں گیا۔ جب میں گیٹ کے اندر داخل ہوا تو دربان نے مجھے روک لیا کہ آپ اس طرح اندر نہیں جاسکتے ہیں۔ میں نے دربان سے کہا کہ بھائی میں نے کیا گاڑا ہے تو دربان نے کہا کہ آپ نے چادر اوڑھ رکھی ہے اس لئے آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں بہت پریشان ہوا کہ میں کہیں انگلینڈ میں یا کسی اور ملک میں تو نہیں آ گیا۔ میں نے دربان سے پوچھا کہ اور کون کون سے لباس والے بندے کو اندر جانے کی اجازت نہ ہے۔ اس نے فرمایا کہ چادر اور کرتہ پہننے والا بھی اندر نہیں جاسکتا۔ میں نے کہا کہ میں پنجاب اسمبلی کا ممبر ہوں اور دو لاکھ سے زیادہ پنجابی ووٹروں کا نمائندہ ہوں جن کا لباس چادر کرتہ ہے۔ آپ نے مجھے روک کر میرا استحقاق مجروح کیا ہے جس پر کلب کی انتظامیہ نے کہا کہ ہمارے ہاں ایم پی اے کی کوئی حیثیت نہیں۔ خیر چونکہ میرے دوست نے مجھے چادر اتارنے پر مجبور کر دیا میں نے چادر تو اتار دی مگر مجھے ایسے لگا جیسے میری چادر نہیں اتری بلکہ میری ہر شے چھین لی گئی ہے۔ مجھے لاہور جمخانہ کلب بہت بری لگی۔ (قلمی)

جناب سپیکر! پنجاب کی دھرتی کے اس شہر جسے پنجاب کا دل کہا جاتا ہے۔ اس کے نام پر کلب ہو۔ تمام ممبرز پنجابی ہوں اور چیئرمین دانشور چیف سیکرٹری ہو اور وہاں ہمارے پنجاب کے لباس کی توہین کی جاتی ہو اس سے بڑھ کر کسی قوم کی اور کیا تذلیل ہو سکتی ہے۔ اس تعصبانہ رویہ کی وجہ سے میرا ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب کے 8 کروڑ و سنیکوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور سالہا سال سے ہو رہا ہے۔ آئین پاکستان کے Chapter-II اور بالخصوص آرٹیکل 25-14 اور 28 کی لہلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ لاہور جمخانہ کلب کی انتظامیہ نے میرا اور پورے صوبہ پنجاب کے کروڑوں عوام کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ (نعرہ ہائے

تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب نہیں آیا اس لئے اسے کل تک کے لئے pending فرمائیے میں کل اس کا ضرور جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: ابھی اس کا جواب نہیں آیا اس لئے یہ motion کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

جناب عبدالرشید بھٹی: جناب سپیکر! میری اک گل سن لینا۔ ایندے وچ کوئی ایسا ٹیکنیکل مسئلہ تے ہے نہیں جیندے جواب آن دی لوڑاے۔ اک ایناں دارول اے۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! کل تک کے لئے میں نے pending کر دی ہے تو اس کا جواب آجائے گا اور اس پر بات کر لیں گے۔ اگلی تحریک استحقاق رائے فاروق عمر خان کھرل صاحب کی ہے۔ جی، کھرل صاحب!

رائے فاروق عمر خان کھرل: جناب سپیکر! یہ پچھلے اجلاس میں پیش ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اقبال صاحب!

ڈی او (آر) اوکاڑہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

(۔۔۔ جاری)

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ پڑھی گئی تھی اور میں نے فاضل دوست سے کہا تھا کہ اگر وہ agree ہیں اس کو پیش کرنے کے لئے تو میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: رائے صاحب کی motion کو in order قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کرتا ہوں۔

رائے فاروق عمر خان کھرل: شکریہ۔ جناب سپیکر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میں ایم ایم اے والوں سے اظہار ہمدردی کے

لئے بات کر رہی ہوں کہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے کہا ہے کہ ان سے دور رہیں۔ یہ بتایا جائے کہ کیا بے نظیر کوئی ڈاکٹر ہے یا ڈاکٹرناسٹک ٹول ہے کہ دور سے ہی انہوں نے اندازہ کر لیا کہ ان کو کوئی خطرناک بیماری ہے۔ ویسے تو یہاں بگو صاحب بڑے چچہ بچھ کر بولتے ہیں۔ کوئی تو اپنی عزت نفس بچائیں اور محترمہ بے نظیر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کریں۔ ہمیں تو بہت زیادہ دکھ ہوا ہے کیونکہ آخر ہمارے معزز ممبر ہیں۔ ان کی کوئی بے عزتی یا ان کو taunting کرے ویسے تو یہ جڑ کر بیٹھتے ہیں لیکن ان کی میڈم نے کہا ہے کہ جی علیحدہ علیحدہ رہیں تو یہ ہماری طرف سے بھی اظہار ہمدردی نوٹ کر لیجئے گا۔ دوسرے یہ ایجوکیشن منسٹر سے کام کرواتے ہیں۔ اس وقت جا جا کر کہتے ہیں کہ آپ جیسا کوئی منسٹر ہی نہیں ہے تو یہ اپنی زبان ایک رکھا کریں۔ ایم ایم اے کا مطلب ہے کہ قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یہ جب کام کروانے جاتے ہیں تو سر جھکا دیتے ہیں غلاموں کی طرح اور جب یہاں آتے ہیں تو پھنسیر سانپ بن جاتے ہیں۔ انہیں کہیں کہ اڑدھاسانپ نہ بنا کریں اور انسانوں کو مانا کریں۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ زاہدہ سرفراز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری بہن نے جب اپنے دکھ کا اظہار کیا تو مجھے بھی اپنا دکھ یاد آ گیا ہے۔ جن دنوں قاضی حسین احمد اسلام آباد میں سڑکوں پر رُل رہا تھا، میں نے ٹی وی میں دیکھا ایک جگہ وہ سڑک پر لیٹا ہوا ہے دوسری جگہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ ایک پولیس افسر کی داڑھی کو ہاتھ لگا رہا ہے یقین کریں مجھے بہت دکھ ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: [\*\*\*\*] وہ اس کے باپ کے برابر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ چودھری جاوید احمد صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک اہم معاملہ کی طرف اس ہاؤس کے توسط

سے اپنی حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میرے یہ تمام بھائی ہم سب elect ہو کر آئے ہیں جن کے representatives ہیں ان کا ایک مسئلہ ہے کہ آج کل چھوٹے اضلاع میں ٹی ایم ایز ایک کمرشلائزیشن پر ٹیکس وصول کر رہی ہے چھوٹے کاروبار کرنے والوں اور چھوٹی انڈسٹری لگانے والوں سے وہ انتہائی زیادہ ratio سے ٹیکس لگا رہے ہیں۔ میں اپنی حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے کا نوٹس لیں اور اس کی وضاحت کریں کہ جو لاہور کا ریٹ ہے وہ چھوٹے اضلاع میں apply نہ ہو جس طرح کہ ہمارا پسماندہ ضلع پاکستان ہے وہاں پر بھی بہت زیادہ ریٹ ہے اس طرح سے کاروبار بند ہو جائیں گے اور ہماری حکومت کا وہ ایجنڈا جو بے روزگاری ختم کرنے کا ہے۔۔۔

### تحریریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، اب ہم Adjournment Motions take up کرتے ہیں۔ یہ تحریک شیخ علاؤ الدین صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، شیخ صاحب!

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: راجہ صاحب! چلنے دیں۔ جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا جس طرح محترمہ نے نواز شریف صاحب اور بے نظیر بھٹو صاحبہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو میں نے الفاظ ہی کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔۔۔

راجہ ریاض احمد: میری عرض سن لیں، میری عرض تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر مزید بات نہیں ہو سکے گی، تشریف رکھیں۔ جی، شیخ صاحب!

\* جنم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لوہاری گیٹ لاہور کی میڈیکل مارکیٹ میں سرکاری ہسپتال

سے چوری ہونے والی ادویات کی برآمدگی

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ امر اس معزز ایوان کی فوری توجہ کا طالب ہے کہ لاہور کی لوہاری گیٹ میڈیکل مارکیٹ میں ایک بار پھر سرکاری ہسپتالوں سے چوری شدہ ادویات کی بڑی مقدار پکڑی گئی ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ یہ مکروہ کاروبار عرصہ دراز سے صوبائی دارالحکومت سے شب و روز جاری ہے۔ ایک طرف حکومت اربوں روپے خرچ کر کے عوام کو صحت کی سہولت ہم پہنچانا چاہتی ہے لیکن دوسری طرف ہسپتالوں کا عملہ جس میں اوپر سے نیچے تک سب ملوث ہیں۔ انتہائی ڈھٹائی اور دیدہ دلیری سے اس مکروہ دھندے کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اگر ظاہری پکڑ دھکڑ کبھی ہوئی بھی ہے تو چند دنوں میں نادیدہ ہاتھوں نے اپنا جادوئی کمال دکھا کر مسئلے کو نمٹا دیا۔ ایک اعلیٰ اعمدہ دار نے Health Expo 2006 کا افتتاح کرتے ہوئے انتہائی جامع الفاظ میں دو ایسوں کی ناقابل برداشت قیمت کے بارے میں نیشنل اور ملٹی نیشنل کمپنیوں سے بہت کچھ کہا ہے لیکن ان کمپنیوں کے کرتا دھرتا بے حس ہیں اور دنیا میں دو ایسوں کی ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ہر 100 گھنٹے میں منافع 2- ارب 48 کروڑ ڈالر سے تجاوز ہے۔ اس اضافے سے ان کے منافع کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ وفاقی اور صوبائی بجٹ میں صحت کی مد میں گزشتہ بجٹ کے مقابلہ میں تقریباً 300 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جو ماہرین کے مطابق کافی نہ ہے۔ ایک طرف ہسنگی ترین اور جعلی ادویات کا سیلاب ہے دوسری طرف سرکاری ہسپتالوں سے بیشتر دو ایسوں کی چوری، ہسپتالوں کے ارباب اختیار کا کردار، ان حالات میں 300 فیصد تو کیا 3000 فیصد، سیلتھ بجٹ میں اضافہ بھی بیکار ہوگا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس میں فاضل دوست نے دو مسئلے اٹھائے ہیں ویسے تو تحریک التوائے کار ایک مسئلے کے بارے میں ہوتی ہے دو مسئلوں کے بارے میں آ نہیں سکتی یہ technically بنتی نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اپنے فاضل دوست کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ جہاں تک دو ایسوں کی چوری، سٹوریج اور ان کی تقسیم کار کا تعلق ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ میں آتی ہے۔ دو ایسوں کی امپورٹ ایکسپورٹ اور باقی پالیسیاں فیڈرل گورنمنٹ میں آتی ہیں۔ میں اپنے فاضل دوست کو ذرا اس کی وضاحت کر دوں۔ جہاں تک چوری کا تعلق انہوں نے بتایا کہ میڈیکل سٹور سے جا کر وہی دو ایسوں جو ہسپتال کو دی جاتی ہیں بکتی ہیں میرے فاضل

دوست نشاندہی فرمائیں کہ کس ہسپتال سے دوائیاں چوری ہو کر وہاں چلی گئی ہیں اور کبھی ہیں میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر پورا نوٹس بھی لوں گا اور اس ہسپتال کی جتنی بھی انتظامیہ ہے اس کے خلاف ایکشن بھی لوں گا۔ میں ان کو پورا یقین دلاتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اگر بالفرض کوئی معاملہ اس طرح کا ہوتا بھی ہے میں نہیں کہتا کہ سو فیصد معاملات ٹھیک چل رہے ہیں اگر کہیں ہو بھی تو اس کی نشاندہی پرائیکشن لیا جاتا ہے۔ اگر میرے فاضل دوست مجھے گائیڈ کریں گے تو میں سمجھوں گا کہ یہ میری مدد کر رہے ہیں اور میں اس پر انشاء اللہ پورا ایکشن لوں گا۔ جہاں تک دوسری بات انہوں نے ملٹی نیشنل کمپنیوں کی کی ہے، دوائیوں کی قیمت کی بات کی ہے۔ دوائیوں کی pricing, import and export یہ سارا فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے اس پر جو بھی میرے فاضل دوست تجویز دیں گے اس کو میں recommend کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوا سکتا ہوں اس لئے میری استدعا ہے کہ بجائے اس موشن کو پریس کرنے کے وہ میرے ساتھ بیٹھیں جو بھی ان کی تجاویز ہوں گی اس پر انشاء اللہ تعالیٰ اٹھنڈے دل سے پورا غور بھی کریں گے اور اس پر انشاء اللہ تعالیٰ عملدرآمد بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیخ صاحب! منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ہولڈ کیا ہے کہ ہر صوبہ اپنی دوائیوں کی price خود دیکھ سکتا ہے اگر منسٹر صاحب کہیں گے تو میں رولنگ لا کر دے دوں گا۔ نمبر دو یہ کہ دوائیوں کی جو چوری ہو رہی ہے وہ ان کو بھی پتا ہے کہ کیسے ہو رہی ہے اس میں کہاں کون ملوث ہے۔ میں تو منسٹر نہیں ہوں منسٹر تو یہ ہیں جب میری یہ تحریک آئی تھی تو ان کو چاہئے تھا ان کو پتا ہے کہ یہ میو ہسپتال سے ہو رہی ہیں ہنگام ہسپتال سے ہو رہی ہیں ہر جگہ ہر ہسپتال سے ہو رہی ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں ابھی تو میں نے ایک اور بات بھی اس معزز ایوان کو نہیں بتائی وہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو دوائیاں under the tender خریدی جاتی ہیں وہ دوائیاں جعلی دوائیوں سے بدل دی جاتی ہے۔ ان بچاروں کو اگر Augmentin دی جاتی ہے جو کاغذوں میں original خریدی جاتی ہے اور ان کو جعلی دی جا رہی ہوتی ہے۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ اگر محترم منسٹر صاحب یہ کہہ دیں کہ میں ان کو نشاندہی کروں it is not my duty یہ تو ان کو پتا ہے ان کا پورا محکمہ سب جانتا ہے اور ان کو بھی پتا ہے کہ دوائیاں کہاں چوری ہو کر کیسے بک رہی ہیں۔

دوسرا میں یہ عرض کروں جناب! کہ بڑی محنت سے Adjournment Motion تیار ہوتی ہے میرے پاس ہر چیز کا figure موجود ہے۔ میں منسٹر صاحب کو اور اس ہاؤس کو یہ بتاتا ہوں کہ دماغی امراض کی ایک دوائی ہے Zeprex وہ -/2198 روپے کی بک رہی ہے جس کی اصل قیمت -/158 روپے ہے۔ تو خدا کے واسطے اس کو یہاں ایوان میں لائیں میں اس کے figure دیتا ہوں یہ مجھے اس کا جواب دیں کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ اگر میں figure نہیں لاسکوں گا میں resign کر دوں گا اگر میں ان کو ثابت نہ کروں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جن چیزوں کی بھی آپ نشانہ ہی کریں گے انہوں نے commitment دی ہے on the floor of the House کہ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میرا فرض پورا ہو گیا لیکن میں ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: نہیں فائدہ ہوگا۔

شیخ علاؤ الدین: نہیں۔ جناب! کبھی بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ میری جتنی بھی Adjournment Motions ہیں وہ آپ نے اگر کبھی کہا بھی بیٹھنے کا تو اللہ جانے کہاں بیٹھنا، آخرت میں بیٹھنا میں نے ان کے ساتھ جا کے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے بڑی عزت اور احترام کے ساتھ ان کی بات کا جواب دیا ہے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی شوق ہے اور نہ میں ان کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ معاملے کا حل positive طریقے سے کرنا چاہئے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ۔۔۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا: جناب سپیکر! کوئی منسٹر یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بیٹھنے کا شوق نہیں ہے۔۔۔ جناب سپیکر: نولائیا صاحب! پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! انہوں نے موشن دی ہے اور میں اس کا جواب دے رہا ہوں ابھی تک آپ نے اس کو admit نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر: احسان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی!

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے صرف اتنی عرض کرنی ہے کہ انہوں نے تحریک التوائے کارڈی ہے اور میں اس کا جواب دے رہا ہوں ابھی تک جناب نے اس کو admit نہیں کیا ہے جب تک آپ اس کو admit نہیں کریں گے اس پر دوسرے ممبران کو بولنے کی ضرورت نہیں ہے وہ خود بات کر رہے ہیں اور نہ ہی انہوں نے کسی کو وکیل کیا ہے وہ بڑی اچھی بات کر رہے ہیں۔ میں نے دو باتیں کی ہیں کہ ان کی موشن کے دو حصے ہیں ایک حصہ وہ ہے جو فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے میں آپ سے پوری ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں کہ دوائیوں کی price controlling کی ساری فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہوتی ہے لیکن یہ بھی نہیں کہ ہم اتنے بے بس ہیں کہ ہم ان کو سفارشات بھجوا سکتے ہیں اور بھجواتے رہتے ہیں اس لئے میں نے ان کو کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ بیٹھیں جہاں کہیں کوئی کوتاہی ہے ہم اس کی پوری recommendation بنا کر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجیں گے۔ نصیر خان صاحب یہاں صوبائی اسمبلی کے ممبر اور منسٹر بھی رہے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے اندر وہ بڑے قابل ترین آدمی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ سارا مسئلہ discuss کر سکتے ہیں اور جو خامیاں ہیں وہاں پر اس کو دور کر سکتے ہیں۔ میں نے یہ عرض کی تھی اور باقی بات جو چوری والی ہے میں نے کہا کہ یہ ہمارا فرض ہے ہم پوری ڈیوٹی دے رہے ہیں ہم اس پرائیکشن بھی لیتے ہیں اور بندوں کو suspend بھی کرتے ہیں۔ ایسی بات نہیں کہ جو مرضی چاہے چوری کرے۔

جناب سپیکر! ہم نے بڑا positive کام کیا ہے، دنیا کے اندر سب سے بڑی ایمر جنسی میوہسپتال کی ہے۔ آپ وہاں پر چلے جائیں، وہاں پر 24 گھنٹے دوائیاں مفت مل رہی ہیں جس میں پانچ سے لے کر دس ہزار روپے کا ٹیکہ بھی شامل ہے اور اس کے علاوہ ایک بندہ بیٹھا ہوا اعلان بھی کر رہا ہے کہ آپ کو جو دوائی چاہئے یہاں مفت مل رہی ہے اور 24 گھنٹے ایمر جنسی میں دوائی مفت مل رہی ہے۔ اور یہی عمل سارے ہسپتال والے دہرا رہے ہیں۔ گورنمنٹ اس پر پورا کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، علاؤ الدین صاحب!

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ یہ بڑی زیادتی ہے۔ دیکھیں! میری بات بھی اب سن لی جائے۔ وہاں پر پانچ ہزار کی دوائی مل رہی ہو یا پچاس ہزار کی مل رہی ہو، مل رہی ہے یا نہیں، یہ اس وقت میرا سوال نہیں، اس پر بھی میں آپ کو ریسرچ دے دوں گا، اس پر میری ریسرچ ہے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے



لیکن اس وقت میری جو گزارش ہے، فرض کیجئے کہ اگر پچاس کروڑ، پانچ کروڑ یا بیس کروڑ کی دوائیاں آئیں، پچاس لاکھ کی دے دیں تو باقی کہاں گئیں؟

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے، میری تو دعا ہے کہ منسٹر صاحب اتنے زیادہ powerful ہوں کہ وہ ہماری مشکلات حل کر سکیں۔ میں اب منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے پچیس سال پرانے ملازموں کو جو کرپشن میں، جو جعلی ایم ایل سیز میں شامل تھے انہیں چونیاں کے ہسپتال سے نکلوا یا، محترم چیف منسٹر نے مہربانی کی، ان کو پچیس سال بعد نکالا، آرڈر میری جیب میں ہیں، پانچ دنوں کے اندر وہ دوبارہ وہاں پر پہنچے ہیں، اسی طرح تین ہزار روپے میں جعلی ایم ایل سی مل رہا ہے۔ اسی طرح جعلی دوائیاں چونیاں ہسپتال میں مل رہی ہیں۔ اسی طرح سب کچھ ہو رہا ہے۔ میں نے آپ کو بتانا یہ تھا اور میں اپنی helplessness آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے منسٹر صاحب سے کہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ منسٹر صاحب نے کہا کہ میں بے بس ہوں۔ اب منسٹر صاحب بتائیں کہ انہوں نے مجھے یہ نہیں کہا؟ وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بات کر رہے ہیں اور on the floor of the House اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے ان آدمیوں کے چیف منسٹر صاحب سے آرڈر کروائے تھے۔ اب آپ سپیکر ہیں، اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ سارے رولز اینڈ ریگولیشنز کو سمجھتے ہیں، آپ منسٹر بھی رہے ہیں۔ ایک آرڈر جو چیف منسٹر صاحب کی طرف سے ہوتا ہے اس کو undo بھی وہی کر سکتے ہیں، منسٹر تو اس کو نہیں کر سکتا۔

شیخ علاؤ الدین: میں تو نہیں کہہ رہا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! سنیں پلیز۔

وزیر صحت: میں نے انہیں یہ کہا تھا کہ آپ نے مجھ سے تو کوئی آرڈر نہیں کروائے۔ آپ نے چیف منسٹر پنجاب سے آرڈر کروائے ہیں۔ He is my boss، ان کے آرڈر کو میں defy نہیں کر سکتا۔ میں نے ان کو یہ بات کہی تھی کہ میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

وزیر صحت: بات سنیں۔ ذرا بات سن لیں۔ مجھے بات کرنے کا موقع دیں، بعد میں آپ بات کریں اور بڑی تسلی سے کریں۔ میں تو آپ کو جواب دینے کے لئے کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! سن لیں پلیز۔۔۔ جی، چودھری صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جب آرڈروں کی cancellation ہوئی ہے اس میں ہمارے ایم پی ایز دوسرے جو ہیں انہوں نے آکر وہ آرڈر چیف منسٹر صاحب سے cancel کروالئے۔ اب وہ matter between the M.P.As ہے اور معاملہ چیف منسٹر صاحب کے domain میں ہے۔ اس میں، میں نے انہیں کہا تھا کہ جہاں سے آرڈر ہوئے تھے وہاں سے cancel ہو گئے ہیں۔ اب اس کے اوپر بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ بیٹھیں، میں ان دوسرے ایم۔پی۔اے صاحبان کو بھی بٹھالوں گا۔ آپ سے بیٹھ کر آپ کا فیصلہ کروادیں گے۔ میں نے تو یہ بات کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ ہو گیا اور یہ ہو گیا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! کوئی ایم پی اے وہاں کا نہیں ہے۔ ان کو یہی نہیں پتا کہ

I am the only M.P.A from Chunian.

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میں گزارش کروں۔

شیخ علاؤ الدین: بتائیے۔

جناب سپیکر: آپ ایک چیز منسٹر صاحب کے نوٹس میں لے آئے ہیں اور انہوں نے on the floor of the House کہا ہے کہ اس کا ہم ازالہ کریں گے۔ آپ ان کو چیئرمین مل لیں۔ انشاء اللہ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔ یہ motion dispose of کی جاتی ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹے کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے ہاؤس کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفے کے بعد

جناب سپیکر بوقت 7:00 کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! health Minister صاحب بھی اگر ذرا بیٹھ جائیں تو میں بات کرتا ہوں۔ میرا point of order یہ ہے کہ آج یہاں پر شیخ علاؤ الدین صاحب نے جو ایک تحریک التوائے کار پڑھی ہے اور اس پر کافی زیادہ بحث ہوئی ہے اور اس میں جو معاملہ سامنے آیا ہے اس میں میری گزارش ہے کہ جس طرح لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کسی بھی صوبے اور ملک کے لئے بڑا اہم ہے اسی طرح یہ صحت کا معاملہ بھی بڑا اہم ہے اور جو انہوں نے categorically یہاں پر figures پیش کئے اور جن ہسپتالوں کے بارے میں کئے اور جو ملازم نکالے گئے اور پھر انہیں واپس لیا گیا۔ یہ بڑا اہم issue اور بڑی اہم تحریک التوائے کار ہے لہذا میری گزارش یہ ہے کہ اس کو in order قرار دے کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس پر مزید بات نہیں ہو سکتی۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 123 بھی شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں 123 پیش کر چکا ہوں۔ اس دن منسٹر صاحب نہیں تھے تو اس پر تو جواب آنا تھا۔ اگر آپ کہیں تو میں 124 پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر کلچر تشریف رکھتے ہیں؟۔۔۔ تو یہ کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ یہ motion pending کی جاتی ہے۔ Next ہے۔ 124، جی، شیخ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر تحریک پیش کرنا چاہ رہے ہیں؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): میں جناب سپیکر سے بہت مؤدبانہ ہاتھ جوڑ کر request کرنا چاہتا ہوں کہ ایشیا کی سب سے بڑی ہائی کورٹ بار لاہور میں 17۔ مارچ کو دکلاء پر جو تشدد ہوا، آنسو گیس پھینکے گئے تو اس حوالے سے 18۔ مارچ کو میں نے تحریک التوائے کار داخل کی تھی۔ اس کو اگر out of turn کر لیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان آج راولپنڈی میں آئے میں وہ پروگرام چھوڑ کر آیا اور اگر یہ نہیں کرنا چاہتے تو میرے ضمیر پر بوجھ ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! اس تحریک کا نمبر بتادیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): اس کا نمبر شاید نہیں لگا۔

جناب سپیکر: نمبر نہیں لگا۔ سیکرٹری صاحب! اس کو ذرا دیکھ لیں۔ عباسی صاحب! اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ جی، شیخ صاحب!

چائلڈ لیبر کے خلاف قانون سازی اور انہیں ماہانہ مالی امداد دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤ الدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے اور انتہائی تشویش کا باعث ہے کہ یونائیٹڈ نیشنز (UN) کے ادارے UNESCO کی ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً سٹھ لاکھ بچے جن کی بہت بڑی تعداد پنجاب سے ہے۔ چائلڈ لیبر میں مصروف ہیں۔ یہ بچے اوسطاً 3 سال تک سکولوں میں بھی رہے ہیں لیکن گھمبیر معاشرتی مسائل کی وجہ سے بچوں کی اتنی بڑی تعداد شرمناک ماحول میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ اونٹ ریس کے لئے دبئی اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک میں جانے والے بچے اس کے علاوہ ہیں۔ دنیا میں اس معاملے میں ہم سے زیادہ خراب صورتحال صرف نائیجیریا کی ہے۔ بچوں سے مشقت کے خلاف سخت قوانین اور نگرانی کے ساتھ ایسے تمام بچوں کے خاندانوں کو ایک انقلابی سپورٹ پروگرام کے تحت فوری ماہانہ مالی امداد دینا ضروری ہے۔ جن کی ادائیگی صرف سکولوں کے ذریعہ کی جائے جو ان بچوں کی تعلیمی ترقی کے تابع ہو اور والدین قانونی طور پر ان کو سکول بھیجنے کے پابند ہوں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر صاحب کی طرف سے چٹ آئی ہے کہ ملتان سے انہوں نے آنا تھا، ان کا جہاز لیٹ ہو گیا ہے تو یہ بھی پھر کل تک کے لئے pending کر لیں؟

شیخ علاؤ الدین: ٹھیک ہے۔ جناب!

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی۔ motion کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

راجہ محمد شفق خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے request کی ہے کہ میری تحریک کو out of turn لیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! میں کیا out of turn لوں۔ ابھی میرے پاس پہنچی نہیں ہے۔ دیکھ لیتے ہیں۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو کہا ہے کہ وہ trace کریں کہ وہ کہاں ہے۔ 126-

شیخ علاؤ الدین صاحب!

### لاہور اور راولپنڈی کی فیکٹریوں کا دریائے راوی اور نالہ لئی میں ہزاروں ٹن مضر صحت waste کا پھینکا

شیخ علاؤ الدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ امر حیران کن اور اس معزز ایوان کی فوری توجہ کا طالب ہے کہ ملک میں 1997 Pakistan Environment Protection Act کی کھلم کھلا خلاف ورزی جاری ہے۔ حالات یہ ہیں کہ صرف دریائے راوی میں روزانہ ہزاروں ٹن انتہائی مضر صحت Industrial Waste پھینکے جا رہے ہیں۔ ایک اور مستند رپورٹ کے مطابق 1500 ٹن انتہائی مضر صحت Industrial Waste جو Pharmaceutical Industries, Oil and Ghee Mills ماربل اور پلاسٹک فیکٹریوں سے راولپنڈی کے نالہ لئی میں روزانہ پھینکا جا رہا ہے۔ شوگر ملیں Scrubber Components کے بغیر چلائی جا رہی ہیں۔ پنجاب حکومت بلاشبہ Environment Protection پر ایک خطیر رقم خرچ کر رہی ہے تاکہ لوگوں کو اور آنے والی نسلوں کو بہتر ماحول مہیا کیا جاسکے لیکن اس معزز ایوان کے اراکین یہ جان کر حیران ہوں گے کہ پچھلے 6 ماہ سے Environment Tribunal کا کوئی چیئر مین ہی نہیں ہے۔ چیئر مین نہ ہونے کی صورت میں cases کیسے proceed ہو رہے ہوں گے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان انڈسٹریز کے کرتادھرتا قوم کی صحت سے کھلے عام کھیل رہے ہیں۔ ان کو سادہ الفاظ میں ایسا کہنا چاہئے کہ جیسے ایک مجرم کے خلاف کنفرم جرم کی FIR درج کرانے کے بعد پولیس اگر خدا نخواستہ یہ کہہ دے کہ ابھی کوئی عدالت میسر نہ ہے۔ اس لئے مجرم کو پکڑا نہیں جاسکتا۔ ہاں اس دوران وہ مزید تباہی پھیلاتا رہے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عملی طور پر Environment Protection Department پر لگنے والا تمام سرمایہ، افرادی قوت بالکل بیکار اور ضائع ہو رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شیخ صاحب! یہ تحریک بھی کل تک کے لئے pending کرتے ہیں۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ارشد بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! شفقت عباسی صاحب walkout کر گئے ہیں۔ راجہ بشارت صاحب کے گرائیں ہیں تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: میں منسٹر ایجوکیشن سے گزارش کروں گا کہ انہیں واپس ہاؤس میں لے آئیں۔ جناب آصف سعید خان منیس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000-1999 اور ان پر آڈیٹر

جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II

کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب آصف سعید خان منیس: جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 1999-

2000 اور اس سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی

رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ پیش ہوئی۔

رپورٹیں

(توسیع)

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریر استحقاق نمبر 71,72/2004،

3,5/2007 اور 2,32,33,34,37,51/06

کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان

میں پیش کرنے کی معاد میں توسیع

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

تحریر استحقاق نمبر 71,72/2004، تحریر استحقاقات نمبر 2,32,

33,34,37,51/2006۔ تحریر استحقاقات نمبر 3,5/2007 کے بارے میں مجلس

استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معاد میں مورخہ 31- مئی 2007 تک

توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

تحریر استحقاق نمبر 71,72/2004، تحریر استحقاقات نمبر 2,32,

33,34,37,51/2006۔ تحریر استحقاقات نمبر 3,5/2007 کے بارے میں مجلس

استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معاد میں مورخہ 31- مئی 2007 تک

توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

تحریر استحقاق نمبر 71,72/2004، تحریر استحقاقات نمبر 2,32,

33,34,37,51/2006۔ تحریر استحقاقات نمبر 3,5/2007 کے بارے میں مجلس

استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معاد میں مورخہ 31- مئی 2007 تک

توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ڈیڑھ دو سال سے pending پڑی ہے۔ میں

آپ کی وساطت سے چیئر مین صاحب کو گزارش کروں گا۔۔۔

## رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحریر استحقاق نمبر 58/05-38 اور

1,9,11,28,29,30,41,43,44,46/06

کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! تحریک استحقاق نمبر 38/05، پیش کردہ جناب محمد اشرف خان ایم پی اے، تحریک استحقاق نمبر 58/05، پیش کردہ جناب محمد وارث کلو ایم پی اے / پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، تحریک استحقاق نمبر 1/06، پیش کردہ سید محمد رفیع الدین بخاری، ایم پی اے، تحریک استحقاق نمبر 9/06، پیش کردہ چودھری خضر الیاس ورک ایم پی اے، تحریک استحقاق نمبر 11/06، پیش کردہ جناب محمد ثقلین انور ایم پی اے تحریک استحقاق نمبر 28/06، پیش کردہ ملک محمد اقبال چنڑ، ایم پی اے، تحریک استحقاق نمبر 29/06، پیش کردہ حاجی مدثر قیوم نر، ایم پی اے / پارلیمانی سیکرٹری، تحریک استحقاق نمبر 30/06، پیش کردہ محترمہ کنول نسیم، ایم پی اے، تحریک استحقاق نمبر 41,42/06، پیش کردہ جناب حفیظ اللہ خان ایم پی اے، تحریک استحقاق نمبر 43/06، پیش کردہ جناب محمد قمر حیات کاٹھیا ایم پی اے / پارلیمانی سیکرٹری۔ تحریک استحقاق نمبر 44/06، پیش کردہ میاں محمد اصغر، ایم پی اے اور تحریک استحقاق نمبر 46/06، پیش کردہ ملک اصغر علی قیصر ایم پی اے، کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی رپورٹیں پیش ہوئی۔ سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب۔۔۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!



ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کی کمیٹی برانچ نے موجودہ چار سالہ دور میں انتہائی غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایوان کی جانب سے refer ہونے والے 96 بلوں اور 87 تحریک استحقاق کے بارے میں بروقت رپورٹیں پیش کر کے حکومت اور اسمبلی کی کارکردگی بڑھائی۔ کمیٹی برانچ کی اعلیٰ کارکردگی پر قومی اخبارات میں خبریں بھی چھپتی رہتی ہیں۔ میں کمیٹی برانچ کی اعلیٰ کارکردگی پر سفارش اور گزارش کروں گا کہ اس برانچ کے عملہ کی حوصلہ افزائی کے لئے دو ماہ کی تنخواہ کے برابر اعزازیہ دیئے جانے کا اعلان کیا جائے۔

رپورٹیں

(توسیع)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8671 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید محمد رفیع الدین بخاری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"نشان زدہ سوال نمبر 8671 پیش کردہ جناب ارشد محمود بگو، ایم پی اے کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ

30- اپریل 2007 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 8671 پیش کردہ جناب ارشد محمود بگو، ایم پی اے کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ

30- اپریل 2007 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 8671 پیش کردہ جناب ارشد محمود بگو، ایم پی اے کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ  
30- اپریل 2007 تک توسیع کر دی جائے۔"  
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: رائے اعجاز احمد سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے  
ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریر استحقاق نمبر 6/06 کے بارے میں سب کمیٹی فنانس  
کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رائے اعجاز احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6 بابت 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص، ایم پی اے کے  
بارے میں سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر  
دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6 بابت 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص، ایم پی اے کے  
بارے میں سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر  
دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6 بابت 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص، ایم پی اے کے  
بارے میں سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر  
دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد  
میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006  
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان  
میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ پروین سکندر گل: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Ali Institution of Education, Lahore. Bill 2006 (Bill  
No.16 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں  
مورخہ 30- اپریل 2007 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Ali Institution of Education, Lahore. Bill 2006 (Bill  
No.16 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں  
مورخہ 30- اپریل 2007 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Ali Institution of Education, Lahore. Bill 2006 (Bill  
No.16 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں  
مورخہ 30- اپریل 2007 تک توسیع کر دی جائے۔"  
(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ وزیر قانون!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب (اراکین کی تنخواہیں،

الائونسز اور مراعات) مصدرہ 2007

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I move to introduce the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2007.

**MR SPEAKER:** The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2007 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2007.

ابھی اجلاس کے اختتام کے بعد میں ایڈوائزری کمیٹی کی مینٹنگ کروں گا۔ اس میں کل کے ایجنڈے

کے بارے میں طے کریں گے کہ کیا کرنا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایجنڈہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ میرے دوست صبح سے شور مچا رہے تھے اگر ہم اس وقت کہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کریں تو صورتحال یہ ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی نہیں ہیں تو کل بھی یہ اپنا کورم پورا رکھیں۔ یہ requisitioned اجلاس ہے تو ایجنڈہ جیسے آپ فرمائیں گے تو ہم طے کر لیں گے لیکن جو basic principle طے ہوگا۔ چونکہ جتنا مینڈیٹ حکومتی بنچوں کی طرف سے ملا ہے تو

basic requirements are to be fulfilled by the Opposition. Inshallah we

will co-operate. Thank you.

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!  
 رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ کہا ہے کہ کورم بڑا مسئلہ ہے۔ وہ  
 آپ سے پورا نہیں ہوگا۔ ہم نے آج ان کو کورم پورا کر کے دکھا دیا ہے۔  
 وزیر قانون و پارلیمانی امور: نظر آرہا ہے۔  
 رانا ثناء اللہ خان: جب اجلاس شروع ہوا اور جب ہم آپ سے کہہ رہے تھے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنی ہے  
 تو اس وقت کورم پورا تھا۔ اگر کورم پورا نہ ہوتا تو آپ باہر چلے جاتے۔ اب بات یہ ہے کہ آج لاء منسٹر نے خود یہ  
 بات کہی کہ آپ لاء اینڈ آرڈر پر آج کی بجائے کل بحث کر لیں۔ یہی اس وقت طے ہوا تھا۔  
 جناب سپیکر: شکریہ۔ آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اب اجلاس بروز جمعرات 29- مارچ 2007 کو صبح  
 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔